احسن البیان

[illegible]

اے پیغمبر ہمارے ان بندوں کو خوشخبری سنادو جو بات کو کان [illegible]

یہی تو وہ لوگ ہیں جنکو خدا نے ہدایت دی ہے

اور یہی تو صاحب عقل ہیں

کتاب مستطاب

المسمیٰ بہ

احسن البیان

فی تحقیق

الفرق والادیان

جسمیں تمام ادیان عالم اور فرق اسلامیہ پر نہایت تحقیق سے کلام تبصرہ اور تنقید کرتے ہوئے

اہل عالم کے لیے صحیح مذہب پیش کیا گیا ہے

مصنفہ

عبدالشکور سواتی سابق واعظ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس متوطن فیروزپور

باہتمام ... مطبع ...

کیپٹل پرنٹنگ ورکس دہلی

انتساب

خاکسار مصنف

اپنی اس ناچیز تصنیف کو جو ادیان

عالم اور فرق اسلامیہ کے حالات وغیرہ مین اپنے ناقص علم

کیمطابق لکھی گئی ہے ایک ایسے عالی دماغ جامع علوم مذہبیہ پاک نفس نیک

نہاد شخص کے نام منسوب کرتا ہے جو نہ صرف فخر جماعت اہلحدیث ہے بلکہ

فخر قوم و ملک رہ گون محدث بے بدل مفسر بے مثل فاضل اجل حامی الاسلام والمسلمین

ماحی بدع المبتدعین دافع نادیل الجاہلین ناصر سنن سید المرسلین

حضرتنا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب متع اللہ المسلمین بطول

حیاتہ فاضل امرتسری امیر جماعت اہلحدیث

کیا بلحاظ وسعت علم و فضل و شرافت و جاہت اور اعلی اخلاق اور کیا بلحاظ قومی ہمدردی و

خیر خواہی اور حمایت اسلام مسلمانان ہند مین اپنا نظیر نہین رکھتے

مولوی صاحب ممدوح نے جو کام ادیان باطلہ کی تردید اور فرق اسلامیہ کی تنقیح وغیرہ مین کیا ہے

وہ محتاج بیان نہین۔

لہذا ہم نہایت دلی جوش اور مسرت کے ساتھ ان احسانات کے شکریہ مین جو جناب

ممدوح نے عموماً اہل اسلام اور خصوصاً جماعت اہلحدیث پر کئے ہین اس کتاب کو حضرت

مولوی صاحب ممدوح کے نام نامی کے ساتھ نسبت دینے کی عزت حاصل کرتے ہین

ع

گر قبول افتد زہے عز و شرف

ناچیز

عبدالشکور

میواتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بہ بسم اللہ بگیرم خامہ را

تمام تعریفین اس ذات بے ہمتا وحدہ لاشریک لہ کیلئے مخصوص اور موزون ہین کہ جسنے تمام جہانوں اور کل کائنات بلکہ ہر منظر قدرت کو کتم عدم سے عالم شہود مین بہزار دلربائی ظاہر کیا اور اس کے قانون رحمانی نے اپنے فیوضات بے پایان سے ہر ایک چھوٹی اور بڑی مخلوق کو نہ صرف فیضیاب کیا بلکہ اس کے رحیمی ضابطے اور دیگر لامتناہی قوانین نے جو صفات ربانی کے نام سے موسوم کئے جاتے ہین ہر ایک ذرہ ہائے عالم کی بتدریج ترقی کی جنمین ایک حضرت انسان بھی ہے جسکی روحانی تربیت کیلئے اسنے بدو انسان سے لیکر تا نزول قرآن مجید اپنی آسمانی کتابین بھیجین اور اپنے برگزیدہ پاک بندے مبعوث کرتا رہا جو انسان کیلئے اپنے مالک سے رہنمائی کی ڈگری لیکر اور اسوہ حسنہ جامہ پہنکر جلوہ آرا عالم ہوتے رہے جنکو رسول یا نبی یا پیغمبر بولتے ہین۔ فقولوا ایہا المومنون الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین ایاک نعبد وایاک نستعین اہدنا الصراط المستقیم ع خاموشی از ثنائے تو حد ثنائے تو قربان اور سو دفعہ قربان اس رسول عالم خاتم انبیا سر چشمہ اولیا مظہر و دیعیات انسانیت احمد مجتبے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کہ جن کے وسیلے سے ہمکو خدا کا کلام ملا ہدایت ملی نور ملا اور اس کی سیدھی راہ ملی۔ ورنہ ہمارا تو کہین بھی ٹھکانا نہ تھا اور کہین بھی پناہ نہ تھی جسکے وسیلے سے خدا ملے اور خدا تک رسائی ہو فقولوا ایہا المومنون۔ ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنو صلوا علیہ وسلموا تسلیما اللہم صل علی سیدنا و نبینا و مولانا محمد النبی الامی و بارک وسلم شعر عشاق را خبر ز سیاہ و سفید نیست۔ جز دید یار فرصت گفت و شنید نیست

مسلمانوں سے عرض حال

سنو! سنو! مسلمانوں ذرا سنو! اور اے علوم و فنون کے مالک و مختار و سنو! اے مسلمانوں کے دینی و دنیوی بہبودی اور فوائد پر نظر کرنیوالو سنو! دل کے کانوں سے سنو! عبرت کی نگاہ سے سنو! خدا کی آسمانی کتابین و دیرینہ تاریخ کے پرانے

اوراق اور دنیا کے بوسیدہ آثار قدیمہ ہم کو کسطرح باواز دہل الکار الکار کر دلوں کو ہلا دینے والی یہ خبرین دے رہے ہین کہ
اے عادت اسلام کے متفرق اجزاؤں اور اے جثہ اسلام کے منتشر اور بکھرے ہوئے اعضاؤں دیکھو تمہارے اختلاف
تمہارے انحراف اور آپس کے جنگ و جدل نے زمانے کو برافروختہ کر دیا ہے کہ وہ شب و روز بلکہ ہر آن دانت پیس پیس کر تمکو
فنا اور ملیا میٹ کرنے پر تلا ہوا ہے دیکھو اور بغور دیکھو کہ تمہارے سروں پر نحبت اور ادبار کی کالی گھٹائین کسطرح ذلت اور
خواری کا مینہ برسا رہی ہین زمین تمہارے پیروں تلے غضب کے انگارے اگل رہی ہے نہ خشکی تمکو اپنے آغوش مین آرام سے بیٹھنے
دیتی ہے نہ تری تمکو اپنی طرف آنیکا موقع دیتی ہے نہ ایشیا تمکو اپنی شفقت مادری کی گود بھرتا ہے اور نہ یورپ تمہاری....
شفقت پدری کا خواستگار رہا افریقہ مین تمہارا یہ حشر کہ وہ تمہارے قدم رکھنے کا بھی روادار نہین آسٹریلیا مین خواری
کی یہ نوبت کہ تم وہان پھٹک نہین سکتے امریکہ کا تو پوچھنا ہی کیا ہے کہ تم اپنی ناقابلیت کے طفیل وہان تک پر نہین مار سکتے
پیارے مسلمانو! دنیا کی یہ نیرنگیاں ہین کہ گلستان کیساتھ خارستان بھی راحت کیساتھ مصیبت بھی رنج کیساتھ
خوشی بھی تلخی کیساتھ شیرینی بھی بھلائی برائی توام یعنی یہ متضاد و مجمع البحرین عالم ہے اسکے باشندے بھی جیسے صورت مین
مختلف ویسے ہی مذہب اور خیال مین بھی مختلف ہین اسمین ایک گروہ یہ کہتا ہے کہ ہم دنیا کیلئے پیدا کئے گئے ہین ہمارا کام ہے دنیا مین -
عیش و عشرت منانا اور مر جانا دوسرا گروہ یہ کہتا ہے کہ دنیا ہمارے لئے پیدا کیگئی ہمارا کام ہے کہ اس مزرعۃ الاخرۃ مین
زراعت کرنا اور دوسرے عالم کیلئے ذخیرہ کرنا پہلا گروہ دنیا کا ہو رہا ہے اور دوسرا دین سے لگ کر بامراد ہوا پہلا جہنمی دوسرا

جنتی یورپ کی بعض قومین دنیا کی چمک دمک پر مرتی ہین اور روحانیت سے غافل ہو گئی ہین وہ جسم ہین بے جان ہین نقش ہین نگینے نہین انہوں
نے ان نعمتوں کو جو روحانیت کیلئے ملی ہین ضائع کر دیا برباد کر دیا ایسے لوگوں کی شان مین خدا فرماتا ہے فویل للکافرین من عذاب شدید الذین یستحبون
الحیوۃ الدنیا علی الاخرۃ ویصدون عن سبیل اللہ ویبغونہا عوجا اولئک فی ضلال بعید افسوس ہے کافروں کے سخت عذاب پر یہ وہ ہین جو بمقابلہ آخرت
دنیاوی زندگی کو زیادہ پسند کرتے ہین یعنی دنیا کو دین پر مقدم کرتے ہین اور لوگوں کو خدا کی راہ سے روکتے ہین اسطرح کہ اسمین کجی ڈھونڈتے ہین یہی لوگ پرلے
درجے کے گمراہ ہین (سورہ ابراہیم) افسوس فی زماننا یہی حال مسلمانوں کا ہو رہا ہے کہ انکی کائنات دنیا ہو گئی ہے جسمین خدا کا نام نہ آئے اور مذہب
ان کے کوئی عقلی اور گمراہانہ فلسفی اعتراضوں کا نشانہ گاہ ہے انکا کام ہے دہریوں کے اعتراضوں کا دہرانا اور قرآن پر اور قرآن کے موشگافی احکام
جاہلانہ تشفی سے مطالب غور و فکر کے واسطے صرف اپنے ہم جولیوں مین اپنی بڑائی مارنا اور انکو خوش کرنا کہ ہم فلسفی تعلیم یافتہ اور آزاد خیال ہو گئے اور خدا ہی ہم
کو بے یہ دنیاوی خفیف کامیابیوں (سائنس کے ایجادات علم الافلاک علم الطبیعیات علم الارض علم الہیات ریلوں کا چلانا ٹیلیگراف دخانی جہاز ہوائی
جہاز ماہر قیاس دوربین خوردبین وغیرہ) پر مغرور ہو گئے ہین اے گروہ مومنین تم خدا کی باتین سنو اور خدا طلبی کی راہین ڈھونڈو غفلت سے
بچو کیونکہ یہ امر الہام ہے حیات دنیا دو بے حقیقت ہے تم اس پیچدار مت لگاؤ خدا کی دنیا مین رہو مگر خدا کے ہو کر دنیا چھوڑ نہین بلکہ دنیا دین ہو جائے دیکھنا
یہ فانی ہے فانی سے اگر دل لگاؤ گے فنا ہو جاؤ گے یہی روحانی موت ہے انیسویں ربیع الاول ۱۳۴۳ھ احقر رہ ابو رشید

جنتی فریق فی الجنۃ و فریق فی السعیر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آجکل کے مسلمان اسی اسلام کو خیرباد کہکر سبکدوش ہو چکے ہین (الاماشاءاللہ)
جسکو وہ رحمت للعالمین اور بشیر و نذیر لیکر آیا تھا ہماری اس حالت کا فوٹو یہ فقرہ ہے مسلمانان در گور مسلمانی در کتاب ہم جو
کچھ کہتے ہین وہ محض کہنے ہی کیلئے ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ صدہا انجمنون کے پیہم رزولیوشنوں اور ہزاروں قومی لیڈروں
کی دھوان دھار تقریرون کے باوجود بھی ہماری حالت روز بروز ابتر ہوتی جاتی ہے اور اسوقت اگر کوئی مذہب دنیا مین اپنے معتقدین
کی اخلاقی پستی کیوجہ سے انگشت نما ہے تو وہ مذہب اسلام ہے آہ ؎

جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے۔ پردیس مین وہ آج غریب الغربا ہے
جس دین کے مدعو تھے کبھی قیصر و کسرای۔ خود آج وہ مہمان سرائے فقرا ہے

کیوں؟ اسلئے کہ جو قوم اسکی مومن ہے وہ خود اسکی جانی دشمن ہے جو اسکی جڑ اکھیڑنا چاہتی ہے آپس کی عناد اور سرکشی
نے مذہب کی صورت مسخ کر دی ہے۔
تھا ایک اسلام مگر تتر بتر کیا۔ کئی سو پر تقسیم کر دیا۔ صدہا گروہ پیدا ہو گئے اور پھر ہر گروہ والا اپنی خاندانی روش پر مغرور ہے
ولکل وجھۃ ھو مولیھا (بقرہ ع ۱۸) اور ہر فرقہ اپنے حال مین بدمست ہے کل حزب بما لدیہم فرحون وہر کوئی اپنے ہی
اعمال کا شیدا اور دلدادہ اور اپنی ہی رفتار کو مقبول سمجھے ہوئے ہے زینا لکل امۃ عملھم (انعام ع ۱۳)
وہ اسلام جسنے سارے ادیان عالم کو اپنی وحدت کے رنگ مین رنگا دیا تھا مگر اسکے مومنین نے اسکو دیگر مذہبون کے رنگین رنگ دیا۔
اب جو دیکھو وہ اسلام بھی وہ اسلام نہ رہا جسے اسلام کہا جاتا ہے۔ اسلام آیا منتشر رشتوں کو جوڑنے وہ بھی ٹوٹ پھوٹ
کر ٹولیوں مین تقسیم ہو گیا۔ جس ملک مین جاؤ یورپ ہو یا ایشیا و افریقہ ہو یا امریکہ جہان جاؤ بر اعظم ہو یا جنگل ہو یا
آبادیان جس بلندی پر جاؤ جس بستی مین جاؤ گلستان ہو یا خارستان بوستان ہو یا ریگستان۔ تمام مین مسلمان پاؤ گے
مسلمانوں کی جماعتین پاؤ گے۔ مگر کس حال مین۔ منتشر اور متفرق گروہ گروہ جماعت در جماعت اور سب ایک دوسرے کو کافر مرتد
بدعتی کہنے والے آخر اسکی وجہ کیا! خدا واحد کی وحدانیت پر سب کا ایمان۔ سیدنا و نبینا محمد الرسول اللہ صلعم کی رسالت
پر سبکا ایمان۔ اور قرآن مجید کی حقانیت پر سبکا ایمان۔ پھر اختلاف کی اتنی شاخین کیوں پھوٹین۔ اور کہاں سے پھوٹ
کہ لگے مسلمان مسلمانونکو کافر و مرتد بدعتی بنانے اور مسلمانوں ہی سے جہنم سلگانے۔
مسلمانوں! اسکی وجہ یہی ہے کہ مسلمانوں نے کتاب اللہ کو پس پشت ڈالدیا اور محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو بجز زبانی محبت کے آپکی تعلیم کو صفحہ دل سے مٹا دیا اپنے اور اپنے آبا و اجداد کے بنائے ہوئے بیہودہ رواجون اور رسموں
کے پابند ہو گئے مسلمان نام ہی کے رہ گئے غلط روایتوں موضوع خبروں بلکہ اپنے من مانے فرضی کراؤں (عالموں و مولویوں)
کی من گھڑت باتونکو دستور العمل بنالیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون
عموماً کیا مسلمان اور کیا نا مسلمان مذہب اسلام کے اصول تحقیقات سے ناواقف شخص کو یہ شبہ دامنگیر ہے (یا ہو سکتا ہے)

کہ ایک خدا ایک رسول ایک کتاب ایک اسلام باین ہمہ اسمین بیشمار فرقے اور ان گنت ٹولیان نظر آتی ہیں پھر اس تفرقے سے نہ صرف اختلاف بلکہ اس اختلاف سے نااتفاقیان اور ان نااتفاقیوں سے اسطرح فساد عظیم برپا ہو رہا ہے کہ الامان الحفیظ اور طرہ یہ کہ ہر فریق دوسرے کو نہ صرف گمراہ بتاتا بلکہ تقریر و تحریر کے زور سے اپنی مخالف جماعت کو اسلام سے خارج کرتے ہوئے اپنے آپکو حامی دین اور خلد برین کا مستحق تصور کر رہا ہے اب معلوم نہیں ہوتا کہ کون حق پر ہے اور کون ناحق پر ۔ وللہ در القائل ۔

نہ سنی مین اور جعفری مین ہو الفت ۔۔۔ نہ نعمانی و شافعی مین ہو ملت
وہابی سے صوفی کی کم ہو نہ نفرت ۔۔۔ مقلد کرے نا مقلد پہ لعنت

ہے اہل قبلہ مین جنگ ایسی باہم
کہ دین خدا پر ہے ہنستے سارا عالم

کرے کوئی اصلاح کا گر ارادہ ۔۔۔ تو شیطان سے اسکو سمجھو زیادہ
جسے ایسے مفسد سے ہے استفادہ ۔۔۔ ہے حق سے پرے بر طرف اسکا جادہ

شریعت کو کرتے ہین برباد دونون
ہین مردود شاگرد و استاد دونوں

وہ دین جسنے الفت کی بنیاد ڈالی ۔۔۔ کیا طبع دوران کو نفرت سے خالی
بنایا اجانب کو جس نے موالی ۔۔۔ ہر ایک قوم کے دل سے نفرت نکالی

عرب اور حبش ترک و تاجیک و دیلم
ہوئے سارے شیر و شکر ملکے باہم

تعصب نے اس صاف چشمہ کو آکر ۔۔۔ کیا بغض کے خار و خس سے مکدر
بنے خصم جو تھے عزیز و برادر ۔۔۔ نفاق اہل قبلہ مین پھیلا سراسر

نہین دستیاب اب وہ ایسے مسلمان
کہ ہو ایک کو دیکھ کر ایک شادان

ہمارا یہ حق تھا کہ سب یار ہوتے ۔۔۔ مصیبت مین یارون کے غمخوار ہوتے
سب اک اک کے باہم مددگار ہوتے ۔۔۔ عزیزوں کے غم مین دل افگار ہوتے

جب الفت مین یون ہوتے ثابت قدم ہم
تو کہہ سکتے اپنے کو خیر الامم ہم

اگر کیھو لتے ہم نہ قول پیمبر — کہ ہیں سب مسلمان باہم برادر
برادر ہے جبتک برادر کا یاور — معین اس کا خود ہے خداوند داور

تو آتی نہ بیڑے پہ اپنے تباہی
فقیری میں بھی کرتے ہم پادشاہی

علما اختلاف پیدا کرنے والے ہوا کرتے ہیں (باغوائے شیطانی) علم قابلیت طباعی اور بڑائی ثابت کرنیکو۔ جس کتاب کو اٹھاکر دیکھو بربنا، تعصب اختلافات کی ایک طغیانی ہے۔ جوامنڈرہی ہے (تخرج منہم الفتنۃ وعلیہم تعود) ان علما کی تعریف یہ ہے کہ ان ہی سے فتنہ اٹھیگا اور انہی پر پڑیگا۔

کتنے افسوس اور رونیکا مقام نہیں ہے کیا یہ دل اور جگر کے ٹکڑے کرنیوالی بات نہیں ہے کہ مسلمان جنکے بھلے حال کو ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ترستے تھے وہ اس حال کو پہنچ گئے جس حال کو نبی خاتم المرسلین کے زمانہ میں آپ کے دشمن پہونچے تھے نفس و ہوا کا گھٹا ٹوپ بادل ایسا اٹھا کہ اسلام کا آفتاب چھپ گیا شعر

نہ رہا نام باقی نہ اسلام باقی
فقط رہ گیا نام اسلام باقی

مسلمان یہود ونصاریٰ کی چال پر چلے

بخاری و مسلم میں بروایت ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت ہے لتتبعن سنن من کان قبلکم شبراً بشبرٍ ذراعاً بذراعٍ حتی لو دخلوا جحر ضب   ہم قلنا یا رسول اللہ الیہود والنصاریٰ الی آخرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ تم اگلے لوگوں کے چالوں پر چلوگے بالشت بالشت بھر ہاتھ ہاتھ بھر میہاں تک کہ وے اگر سوسمار کے بل میں گھسے ہوں گے تو البتہ تم بھی گھسوگے میں نے (یعنی صحابہ نے) کہا کیا یا رسول اللہ یہود ونصاریٰ کی چال چلیں گے فرمایا یہی نہیں تو اور کون۔ قرآن نے یہود ونصاریٰ کے علماء سوء کی خبر دی ہے کہ وہ تحریف کتب منزل من اللہ کے مرتکب ہوئے یحرفون الکلم عن مواضعہ۔ یلون السنتہم۔ کیا اسیطرح بہت سے مسلمان قرآن کی تفسیر بالرائے کر کے (جسکا نمونہ کتب تفاسیر وغیرہ میں موجود ہے) تحریف القرآن کے مرتکب نہیں ہوئے ام الکتاب (قرآن) نے خبر دی ہے ان کثیرا من الاحبار والرہبان لیاکلون اموال الناس بالباطل ویصدون عن سبیل اللہ بہت سے عالم اور درویش لوگوں کا مال ناحق کھاجاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ کیا اسکا نمونہ گدی نشین صوفیوں اور پیروں نے اسلام میں نہیں پیش کر دیا۔ کیا آجکل کے رسمی پیر فقیر اس آیت کے صحیح مصداق نہیں بنے۔ کیا اسلام کے راہب (صوفی) مریدوں کا مال

نہین کھاتے - کیا مریدوں کو اللہ کی راہ سے نہین روکتے - کلام اللہ المجید من رب الحمید نے یہود و نصاریٰ کے عوام کیبی الکا
بہین الفاظ فوٹو کھینچا ہے اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ انہوں نے یعنی یہود و نصاریٰ اللہ کو چھوڑ کر علماء
و فقراء کو اپنا رب بنا لیا ہی - کیا یہی حالت عامۃ المسلمین کی نہین ہے - کیا قرآن و حدیث کو چھوڑ کر فقہ مروجہ
اور فتاوی علماء اور صوفیاء کے مکتوبات داخل درس تدریس نہین ہین - کیا اصلاح مریدین کیمتعلق تذکرہ کرامات اولیاء اللہ
ملفوظات وغیرہ کو کافی نہین سمجھا گیا - کیا ہندوستان کے مسلمانوں مین یہ بات نہین ہے کہ جس عالم کا غلغلہ بلند دیکھا گیا
اسیکو پوجنے لگے اسکے کہے پر چلنے - کیا لوگوں نے اپنے عالموں اور درویشوں کے اقوال اور افعال کو شریعت نہین قرار دیدیا ہے
اختلاف اور تفریق کی بابت حضور مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے افترقت الیہود علی احدی و سبعین او ثنتین و
سبعین فرقۃ و تفرقت النصاریٰ علی ثنتین و سبعین فرقۃ و تفترق امتی علی ثلاث و سبعین فرقۃ رواہ البیہقی و قال حسن
صحیح و اخرجہ الحاکم و ابن حبان فی صحیحہ نحوہ ترجمہ فرقہ فرقہ ہوئے یہود اکہتر یا بہتر فرقوں مین اور فرقہ فرقہ ہوئے نصاریٰ اکہتر
یا بہتر فرقوں مین اور میری امت فرقہ فرقہ ہوگی تہتر فرقوں مین روایت کیا اسکو بیہقی نے اور حسن صحیح کہا اور نکالا اسکو
حاکم اور ابن حبان نے مثل اس کے

حدیث کا یہ بیان حصریہ نہین ہے کہ تہتر ہی فرقے ہوں گے - یہ تعداد عرصہ ہوا پوری ہو چکی - فی زمانا فرق باطلہ کی تعداد کئی سو سے متجاوز ہے جنکا احصاء نہین ہوا علماء
کرام نے تہتر کا پتہ اسطرح دیا ہے جسکو ہم امام رازی کی حدائق الانوار سے نقل کرتے ہین آپ فرماتے ہیں کہ اسلام کے اصل فرقے چھ ہین معتزلہ - خوارج - صفاتی - جبریہ
قدریہ بھی کہتے ہین نام شیعہ مرجیہ ان ہی چھ فرقوں سے دو فرقے بن کر کل تہتر فرقے ہو گئے ہین حسب فرمودہ رسول اللہ صلعم کہ ستفترق امتی علی ثلاث و سبعین فرقۃ الناجی منہم
واحدۃ - اور لوگوں کو ان تہتر فرقوں مین اختلاف ہے کہ وہ کون کون ہین - ہم صرف ان فرقوں کے نام لکھتے ہین اور انکے مذاہب کی تفصیل نہین کرسکتے کیونکہ اس کتاب مین تفصیل کی گنجائش
نہین ہے - معتزلہ کے چودہ فرقے ہین - واصلی - ہذیلی نظامی - بشری - معمری - ثمامی - ہشامی - جعفری - جاحظی - خیاطی - جبائی - عیشمی - قضوی - ابوالحسینی اور
خوارج کے بیس فرقے ہین - محکمیہ - ازرقیہ - نجدیہ - بہیسیہ - عجاردیہ - طلقیہ - میمونیہ - حمزیہ - حلفیہ - اطرافیہ - شعیبیہ - حازمیہ - معلمیہ - مجہولیہ - ثعالبیہ اخنسیہ - معبدیہ
اباضیہ - حفصیہ - یزیدیہ - جبریہ کے صرف تین فرقے ہین جہمیہ (اس فرقے کا رد امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح مین بڑے زور سے کیا ہے) ضراریہ - نجاریہ - جبری
وہ ہین جو خدا کی قدرت کے منکر ہین - صفاتی وہ ہین جو خدا کو عالم بعلم اور قادر بقدرت کہتے ہین اور وہ چار ہین اشعری - سلفی - کرامی - مجسمی - شیعہ تین قسم ہین امامیہ - زیدیہ -
غالیہ - امامیہ کے بارہ فرقے ہین کیسانیہ مختاریہ - ہاشمیہ - بیانیہ زرامیہ - باقریہ - ناووسیہ - اخطیہ - شمطیہ اسماعیلیہ - موسویہ اثناعشریہ - زیدیہ تین فرقے
ہین - جارودیہ - سلیمانیہ - صالحیہ - غالیہ گیارہ فرقے ہین - سبائیہ - کاملیہ - علیائیہ - مغیریہ - منصوریہ - خطابیہ کیالیہ - ہشامیہ - نعمانیہ - نصیریہ - علویہ -
مرجیہ چھ فرقے ہین یونسیہ - عبیدیہ - غسانیہ - ثوبانیہ - صالحیہ - تومنیہ - یہ جتنے فرقے ہین سب اپنے بانیوں کے نام سے موسوم کئے جاتے ہین بعض اکثر کا تو وجود نہین رہا
بلکہ نئے نئے فرقے پیدا ہو گئے ہین یہ یک سب گمراہ ہین انکے گمراہ ہونیکی بڑی وجہ یہی ہے کہ ان کے بانیان باتباع القرآن والحدیث تھے اور لوگوں نے قرآن و حدیث کو چھوڑ کر نسبت انکی طرف
لگائی ہے اگر کوئی اس بات کی تحقیق کرے گا خود اس نتیجے پر پہنچیگا کہ مسلمانوں مین جب احبار و رھبان کی تقلید کا رواج شروع ہوا اسیوقت سے یہ گمراہ فرقے پیدا ہونے شروع ہو گئے
ہندوستان مین ہم نے اپنی آنکھوں دیکھے کتنے ہی فرقے پیدا ہو گئے ہین - جنکا بیان اصل کتاب مین آویگا انشاء اللہ

باقی حاشیہ صفحہ آئندہ پر ملاحظہ ہو

قرآن میں اللہ نے مومنین کو مخاطب کر کے فرمایا واعتصموا بحبل اللہ جمیعا و لا تفرقوا - اللہ کی شریعت کو سب ملکر پکڑ لو - اور فرقہ بندیاں مت کرو مسلمانوں نے اسکے خلاف اصل شریعت کو چھوڑ کر فرقہ بندیوں پر قدم مارا -

آہ مسلمانوں کیوں تمنے اس خدائی حکم کو بھلا دیا اور اپنی آبائی روش کے خلاف سمجھا - اور اپنے پیروں علماؤں درویشوں مولویوں کے اقوال و افعال کو شریعت قرار دے لیا ہے اور فرقہ بندیوں میں مبتلا ہوئے ہو - کیا تمکو پتہ نہیں کہ تمام انبیاء علیہم السلام فرقے میں منسلک تھے جسکو اسلام کہتے ہیں اور خدا نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے رضیت لکم الاسلام دینا - ہو سماکم المسلمین - پس اسلام کے مسلمانوں کی نسبت خدا سے ٹوٹ گئی ہے - یعنی حکم ایاک انکا یقین رہی ہے - وہ خدا ہی کو معبود نہیں سمجھتے بلکہ اوروں کو بھی خدا ہی صرف ان کا مقصود نہیں رہا - بلکہ وہ ماسوا اسکے جاندادہ ہو گئے ہیں - وہ خدا کے فرمان پر چلنے کو تیار نہیں - اسکے پیارے رسول کی اتباع سے غرض نہیں بلکہ اپنے احبار و رہبان کے فرمانبردار ہو گئے ہیں جس سے صدہا فرقے ہو گئے ہیں پھر ہر فرقہ اپنی جماعت کی حقانیت کو پیش کرتا اور خاندانی مذہب کی پالائش ہو رہی آپس کی خود پر کفر ہوتا ہے اور نفس و شیطان کے گدگدانے سے مضطربانہ اور بالآخر مفسدانہ حرکات کا موجب ہوتا ہے یہ سلسلے اوصاف یہود و نصاری کے ہیں جو آج معدوم مسلمانوں میں کیونکر آئے اعاذنا اللہ منہم

موضوع و غرض تصنیف کتاب

مجھے یہ دکھانا ہے کہ اسلام کا کونسا فرقہ اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم کا مطیع ہے اور کہاں تک مطیع ہے اور کونسا فرقہ ومن یطع الرسول فقد فاز فوزا عظیما کا مصداق ہے - لیکن میں دیکھتا ہوں کہ میرا یہ مقصد اسوقت تک پورا ہونا سخت مشکل ہے جبتک ہر فرقے کے حالات اور معتقدات کا بیان نہ کیا جاوے کیونکہ نفس اسلام جو شخصی رائے وغیرہ سے پاک ہے وہ تو خود تفرقہ شکن ہے - اور بہت کچھ صوری اور معنوی خوبیاں اور دینی اور دنیوی کی اپنے اندر رکھتا ہے کیونکہ وہ ما انزل اللہ سے ہے

اس زمانہ میں بہت سے عالم فاضل و سید و متقی مسلمان ایسے بھی ہیں جنکو اہل السنت ہونیکا دعویٰ ہے اور جنت کے منتظر بنے بیٹھے ہیں - لیکن حال یہ کہ محض رواج زمانہ اور التزام تقلید مذہب معین مکر یا عوض وہ ان ہی امور کو مشروع اور مسنون سمجھتے ہیں جو ائمہ اور اساتذہ اور پیروں نے مشروع اور مسنون بتایا ہے بلا سمجھے کہ عامل ہونا فی الحقیقت سنت پر عمل کرنا نہیں سچا اہل سنت والجماعت اور عامل سنت اور نجات یافتہ وہی شخص ہے جو بلا لحاظ اور بلا رو و رعایت کسی امام مجتہد غوث قطب پیر فقیر استاد صوفی مولوی بزرگ اور حکام دنیا کے جب کوئی امر قرآن اور صحیح حدیث سے ثابت ہو جائے تو اسکو بسر و چشم قبول کر کے عامل بنجائے اور اسکا تعلیم تعلم کا خادم بنجائے یا اللہ تو ہمکو اور ہمارے دوستوں کو عزیزوں اولاد بلکہ تمام مسلمانوں کو سچا پکا متبع سنت بنا - مولوی خرم علی مصنف مشارق الانوار کیا خوب فرمایا ہے

ہوتے ہوئے مصطفی کی گفتار　　مت دیکھ کسی کا قول و کردار

جب اصل ملے تو نقل کیا ہے
یہاں وہم و خطا کا دخل کیا ہے

(مشارق)

لیکن اس سے یہ فضائل ایک محقق کے ذہن میں جب ہی واضح ہو سکتے ہیں جب گمراہ اور مردود فرقوں کا حال ظاہر کیا جاوے۔ کیونکہ انکے متبعین نے اپنی اپنی راہوں اور کبراء کی کتابوں کو عین شریعت قرار دیکر اپنے کو اسلام سے وابستہ کر دیا ہے اور اپنا نام مسلمان رکھے ہوئے ہیں حالانکہ نہ انکو اسلام صحیح سے تعلق ہے نہ وہ مسلمان ہیں (الا ماشاء اللہ) اسلئے اول ہم ان مسلمان فرقوں کے مختصر حالات اور معتقدات بیان کریں گے جو اپنے کو اسلام حقیقی کے مسلمان قرار دیتے ہیں اور اپنے کو جنت الفردوس کا مہمان سمجھ بیٹھے ہیں۔ کیونکہ اگر ہم اس کتاب میں اس مضمون کو طوالت دیں اور ہر فرقہ کا تجاوز عن الحق بیان کریں تو کتاب بہت ضخیم ہو جائیگی جو آجکل کے مذاق کے مطابق دلچسپ تو ضرور ہوگی مگر کچھ کام کی نہ ہوگی اور نہ کچھ نتیجہ خیز۔ اور پھر کیا محقق کیلئے اسکا ذخیرہ موجود نہیں ہے فلہذا میں ہر ایک مسلمان سے جو لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کا شریک ہے یہ چاہتا ہوں کہ وہ اپنی خواہشوں اور مذہبی توہمات اور خاندانی خیالات سے علٰحدہ ہو کر خالصاً للہ اس کتاب کو پڑھے۔ قائل کو نظر انداز کرے اور قول پر توجہ کرے۔ تعصب سے پاک ہو اور خدا کا خالص بندہ ہو کر اور خدا ہی کا طالب ہو کر اس کتاب پر غور و فکر کی نگاہ ڈالے جہاں میں اپنی طرف سے کچھ کہوں چھوڑ دے جہاں کہیں خدا اور رسول کی بات پاوے تو اسمیں غور و تدبر کرے اس تدبر کے بعد اسکا معاملہ خدا کیساتھ ہے۔ والذین جاہدوا فینا لنہدینہم سبلنا جن لوگوں نے ہماری راہ تلاش کی ضرور راہ دکھا دیتے ہیں ہم ان کو اپنی +

بیان مشہورہ و موجودہ مذاہب اسلام

روافض

اسلام میں یہ پہلا فرقہ ہے جو سب سے پہلے پیدا ہوا جسنے فرقہ بندی کی بدعت جاری کی یہ پہلی ہی صدی میں پیدا ہو کر دنیا میں پھیلنا شروع ہو گیا تھا۔ اسکے پیرو آجکل ایران عراق۔ عرب ہندوستان چین وغیرہ میں بکثرت پائے جاتے ہیں ہندوستان میں تعزیہ داری کی رسم کا بانی مبانی یہ ہی فرقہ ہے

ے تعزیہ پرستی کی رسم ہندوستان میں اسطرح آئی کہ جب آٹھویں صدی ہجری میں تیمور لنگ ہندپر حملہ آور ہوا اور اسکے پاوں جم گئے تو بوجہ انتظام ممالک فرصت زیارت کربلا نملی چونکہ شیعوں کے ہاں زیارت کربلا ایک بہت بڑا ذریعہ نجات کا سمجھا جاتا ہے شیعہ علماء نے فتوی دیا کہ آپ کربلا کے مقبرہ کی نقل منگوا کر اپنے پاس رکھ لیں آپکو زیارت کربلا کا ثواب حاصل ہوگا چنانچہ حسب فتوی علماء بادشاہ نے نقل تیار کروا منگائی جسے شیعہ جماعت کے علاوہ اہل السنت نے بھی زیارت گاہ بنالیا سچ ہے الناس علی دین ملوکہم۔ بادشاہ کی دیکھا دیکھی عوام اہل شہر نے صدہا نقلیں تیار کیں اور اپنے اپنے گھروں میں رکھ لیں زیارت سے ۔۔ دو قدم آگے بڑھا اور ہندوؤں کے دیکھا دیکھی پوجا پاٹ نذر نیاز منتیں کرنی شروع کر دیں۔ زمانہ بعد کبھی بادشاہ نے (غالباً عالمگیر نے) اسکے مفاسد عظیم دیکھکر تمامی شہر میں احکام جاری کر دیے کہ تعزیہ داری کی رسم صرف عشرہ محرم میں ادا کیجائے سال بسال نہیں مسلمانو بڑا افسوس ہے کہ عشرہ محرم میں کسقدر کاغذ اور بانس بیہودہ کاموں میں برباد کیا جاتا ہے اور پھر اسے ثواب سمجھا جاتا ہے نہیں کہتا ہوں کہ صرف دہلی میں جو تعزیہ داری پر خرچ ہوتا ہے اگر اشاعت اسلام پر خرچ ہو تو لاکھوں بہت بڑا فرض مسلمانوں کے سر سے اتر سکتا ہے کاش مسلمان غور کریں کہ اس بیہودہ رسم کو چھوڑ دیں۔ اے میرے ہمیشہ مولا ایسا ہی ہو۔ ۱۲ عبد الشکور

جسمین ہندوستان کے اہل سنت کے عوام بھی پھنس گئے ہیں - جو شرک کی حد کو پہنچ گیا ہے حب اہل بیت و علی کرم اللہ وجہہ میں بیجا توغل کرنیسے یہ فرقہ پیدا ہوا - حالانکہ قرآن کا حکم تھا - والذین آمنوا اشد حبا للہ - زید بن علی رضی اللہ عنہ نے اس فرقے کا نام رافضی رکھا تھا جسکے تین سو کے قریب فرقے پیدا ہوئے جنہیں بیس مشہور ہیں زیادہ عروج شیعوں کا اسوقت ہوا جب ۳۲۰ھ میں دولت بنی بویہ کے ہاتھ میں گئی اور ۴۳۳ھ تک وہ حکمران رہے - عراق و خراسان و ماوراء النہر میں مذہب شیعہ پھیل گیا اور دوسری طرف افریقہ میں اسماعیلی شیعہ کا مذہب پر پکڑ گیا اور ۳۵۸ھ میں انکی سعی سے بلاد عرب و مصر و شام و دیار بکر و کوفہ وغیرہ میں شائع ہو گیا - اس فرقے کی اصل بانی منافقین کی جماعت ہے جب خدا کے وعدے کے مطابق مسلمانوں کے مشورے سے کچھ اختلاف کے بعد حضرت ابوبکر صدیق امیر المومنین مقرر ہوئے اور آپکے بعد علی الترتیب مشیت ایزدی کے اقتضا سے حضرت عمر و عثمان ہوتے رہے تو اس جماعت منافقین نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور انکے عیال کو ٹٹی کی آڑ بنا کر (خلیفہ اول ہی کے عہد مبارک میں آیندہ کے اس عظیم الشان انقلاب کے شجرۃ الخبیث کو بیج بو دیا - چنانچہ گیارہ سال بعد خلافت عثمانی میں اس شجر کے بڑھے زہریلے اثر نے اسلامی دنیا پر اپنا قبضہ کرتے ہوئے مسلمانوں کے میلے میں انتشار شروع کر دیا اور بیشمار حدیثیں درباره مناقب اہل بیت وضع کریں - حالانکہ حضرت علی اور آپکے اہل و عیال انکی وضعی عبارتوں اور خود تراشیدہ مفہوموں کے ہرگز محتاج نہیں تھے - ان وضعی احادیث نے زہر کا اثر پہنچایا مسلمانوں نے ان وضعی احادیث کو آنکھ بند کر کے قبول کر لیا جب مسلمان ان روایتوں کے متحمل ہو گئے تو پھر اس قسم کی روایتیں وضع کیں کہ جنسے دوسرے صحابہ اور خلفاء کی تحقیر لازم آوے یہ وہ زمانہ تھا کہ اسلام کا میدان اکھڑ کے پراگندہ ہو چکا تھا بہت سے پاک نفوس کی انسانی قربانیاں ایک دوسرے کے ہاتھوں ہو چکی تھیں - اور خلفاء راشدین پر علانیہ طور تبرے اور تحقیر ہونے لگی - ہمارے محدثین علیہم الرحمۃ نے ان تمام مناقب والی روایتوں کو جنمیں اہل بیت یا خلفاء ثلاثہ اور دیگر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تحقیر یا تذلیل پائی جاتی ہے موضوع قرار دیا ہے (سفر السعادت مصنفہ علامہ مجد الدین صاحب قاموس) پس تفضیلیت اور تحقیریت کے خروج نے سب سے پہلے ایک اسلام کے تین ٹکڑے کر دیے (۱) خلفاء ثلاثہ اور دیگر صحابہ کے دشمن شیعہ (۲) اہل بیت کے دشمن خارجی (۳) دونوں سے یکساں ان کے مدارج مراتب کے موافق رکھنے والے اہل السنت ہیں - پہلے فرقے نے اپنا نام بوجہ طرفداری اہل بیت شیعہ رکھ لیا - اور پھر اپنے ان کم و بیش اختلافات کی وجہ سے بہت سے گروہ پیدا کر لئے (ان فرق کا شمار حدیث ستفترق امتی کے حاشیہ میں دیکھو) ایک گروہ والے ان میں نہایت ہوشیار تھے - انہوں نے یہ غور کر کے کہ حضرت علی اور انکے اہل و عیال آنحضرت کے نزدیک ہیں لہذا سلسلہ نبوت انکی طرف

حضور فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال پر ملال کے بعد جمیع صحابہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی جس سے وہ خلیفہ اول قرار پائے حضرت ابوبکر نے اپنی زندگی ہی میں صحابہ کے مشورے سے حضرت عمر کو خلیفہ بنا دیا تھا حضرت عمر کو جب ابو لؤلؤ نے زخمی کیا تو چونکہ زخم گہرا تھا اور زیست کی امید نہ تھی اس لئے حضرت عبدالرحمن بن عوف کو بلا کر خلافت سپرد کی آپنے بمشورہ دیگر اصحاب خلافت حضرت عثمان کو سونپی تمام صحابہ نے بیعت کر لی جنمیں حضرت علی بھی تھے - تاریخی واقعات ظاہر کرتے ہیں کہ حضرت علی نے بیعت تو ضرور کر لی تھی لیکن بتقاضاء البشریت رنجیدہ خاطر تھے یہی وجہ تھی کہ آپ کے شیعوں (حمایتوں) نے حضرت عثمان پر بڑے بڑے مظالم کئے مصر سے ہزاروں کی تعداد میں حضرت علی کے حمایتی یہ عقیدہ لیکر اٹھے کہ ہر ایک پیغمبر کا ایک وصی ہوتا ہے اور رسول اللہ کے وصی

در ثہ منتقل کر دیا۔ مگر جب دیکھا کہ مسلمانوں کا یہ عقیدہ پختہ ہے کہ آنحضرت پر نبوت ختم ہو گئی لہٰذا اب باب نبوت بند ہے تا قیامت
کوئی نبی نہ ہوگا اسلئے لفظ امام وضع کر لیا۔ اور اس کو نبوت کے مفہوم کا مرادف بنا کر یہ عقیدہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات
کے بعد آنحضرت کی تمام صفاتیں جو آپکی ذات سے مخصوص تھیں وہ سب اہل بیت میں منتقل ہو گئیں۔ اچھی طرح ذہن نشین
کیا گیا۔ اور پھر اس امام والے عقیدے کو ایک امام تک محدود نہیں رکھا بلکہ یہ عقیدہ قائم ہوا کہ جسطرح حضرت موسیٰ کے بعد
بارہ نبی ہوئے جو ان کے ماتحت تھے اسیطرح یہ بارہ اماموں کا سلسلہ بھی شمار کیا گیا ہے اور جو کچھ یہ بارہ امام فرماویں وہ
کلوحی من السماء ہے اس عقیدے کی اشاعت کیلئے بھی بہت وضعی روایات مشہور کر دیں کہ اچھے اچھے لوگ دام میں آگئے
ایک گروہ اہل تشیع میں رجعیہ بھی ہے جنکا عقیدہ ہے کہ حضرت علی شہید نہیں ہوئے بلکہ زندہ آسمان کیطرف چلے گئے اور
آخری زمانہ میں نازل ہوں گے (طبقات الکبریٰ مصری جلد ۲ ص ۳۹)

حضرت علی رضی اللہ عنہ خلافت صرف حضرت علی کا حق ہے۔ جب زبانی جمع خرچ سے کچھ کام نہ چلا تو شیعہ ہزارہا کی تعداد میں آندھی کیطرح مصر سے اٹھے اور مدینہ منورہ پر حملہ کر دیا اس وقت کچھ سرکاری فوج مدینے میں جمع تھی اس نے مجلس شوریٰ سے ان باغیوں کے قتل کا حکم دیا تیسرا کام رفو چکر ہو کر واپس مصر کیطرف چلے آئے کچھ عرصہ ٹھہر کر پھر جمع کر کے پہلا بمیسیوں ہزار ہا کی تعداد میں پھر دوبارہ مدینے پر حملہ کر دیا۔ بدقسمتی سے اسوقت تمام اسلامی فوجیں باہر تھیں شہر نبوی میں کہرام مچ گیا۔ باغی اپنے ناپاک مقصد میں کامیاب ہو گئے یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت ذی النورین سے زبردستی خلافت چھیننے تھے اور حضرت علی کو دلانا چاہتے تھے۔ مگر حضرت ذی النورین نے جواب دیا کہ یہ قمیص خلافت خدا داد ہے باغیوں کے کہنے سے اللہ کا دیا ہوا اتار نہ دوں گا۔ جسوقت یہ معاملہ اس کامل الحیاء والایمان کو پیش آیا آپ خطبۃ الجمعہ فرما رہے تھے کہ ان ظالم سفاک باغی شیعوں نے خطبے ہی میں مسجد نبوی کے منبر پر ہی پتھر مارنے شروع کر دیئے چہرہ لہو لہان ہو گیا عصا نبوی ہاتھ سے گر گیا۔ تو ایک شیعہ نے اٹھا کر دو ٹکڑے کر ڈالا حضرت خلیفہ زخموں کے باعث وہیں بیہوش ہو کر گر گئے تو بمشکل تمام اٹھا کر گھر کو لائے مگر ایسے پس لگی کہ مسجد نکلکر گھر کا محاصرہ کر لیا۔ جو بعض ہمسائیوں کے لوگ چھپ چھپا کر دانہ پانی پہونچاتے تھے ورنہ علانیہ طور پر خورد و نوش کا انتظام محال تھا۔ آخر دانہ پانی قطعی بند کر دیا گیا اور آخری تین دن تک پانی نہ ملا شہر نبوی کے محلوں اور گلیاں ظلم و ستم کے جولانگاہ بنے ہوئے تھے بالآخر وہ منحوس گھڑی بھی آگئی کہ ظالم باغی گھر کے اندر داخل ہو کر خلیفہ رسول کا کام تمام کرنے لگے محمد بن ابی بکر دیوار سے کود کر داخل بیت خلیفۃ الرسول ہو گیا آپکی ریش مبارک پکڑ لی تھی ایک دوسرے شیعہ نے بڑھکر کان کے نیچے چھری ماری تو خون کا فوارہ ابلا اور چھینٹا اس آیت پر پڑا فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم اس زخم کے کھاتے ہی حضرت عثمان گر پڑے تو ایک دوسرے شیعہ نے بڑھکر ایک ایسی تلوار ماری کہ حضرت ذی النورین کا دایاں ہاتھ کٹ گیا فرمایا یہ وہ ہاتھ ہے جس نے سب سے پہلے قرآن جمع کیا تھا اس میں دو شیعوں نے انکا کام تمام کر دیا اسکے بعد حضرت نائلہ اہلیہ محترمہ کی پردہ دری کرنے لگے انہوں نے دونوں ہاتھ کاٹ ڈالے آپکی لاش مبارک کی بے حرمتی کی گئی اگر ماتم کرنا ہے انا للہ و انا الیہ راجعون جانتے ہو مسلمانو یہ ماتم حسین کرنیوالوں کو تو معلوم ہے یہ کون شخص ہے جسکے ساتھ یہ معاملہ شیعہ نے کیا ہے یہ وہی ہیں کہ جنکے نکاح میں فخر الانبیاء کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے آئیں جب دونوں انتقال کر گئیں تو آنحضرت نے فرمایا کہ اگر میرے پاس ستر لڑکیاں بھی ہوتیں اور یکے بعد دیگرے فوت ہوتی جاتیں تو میں اپنی ستر لڑکیاں بھی عثمان کو دیتا۔ یہ وہی تھے جنکے اپنے ہاتھوں سے عراق و عجم مصر ایران ہندوستان خراسان فتح کیا تھا بعد میں شیعہ حضرات ہی کی بدولت جنگ صفین واقع ہوئی جسکی کہانی طویل ہے۔ یہ الم ناک قسم کے کشت و خون خلافت عثمانی سے لیکر شروع ہو کر سب برابر ہوتے چلے آئے ہیں۔ یہ سب سازشیں فرقہ بندی کی تھیں جنہے اسلام کی چلتی ناؤ میں نا اتفاقی و تفرقہ کے کلہاڑے سے سوراخ کر دیا انتہا من الکین میں ہی ہے اللہ ہم کرے لوٹنا ہو یارا لگی مشیعو اب بھی چیتو اور خدا کے حضور توبہ کرو کتاب اللہ کو مضبوط پکڑو اور افتراق و تفرقہ کی راہیں چھوڑ دو۔ اسلام کے اصولوں پر غور کر کے فرقہ بندیوں سے باز آؤ وما علینا الا البلاغ المبین ۱۲

ایک گروہ یہ کہتا ہے کہ موجودہ قرآن اصل قرآن نہیں ہے بلکہ اسمین بہت سے کچھ حشو و زوائد موجود ہین اور قطعی طور پر مکمل نہیں ہے یہ صحیفہ عثمانی ہے جسمین بہت کچھ رد و بدل ہے بلکہ ان کا قرآن اس کے علاوہ ہے جو دوازدہ اماموں کو نسلاً بعد نسل منتقل ہوتا ہوا امام مہدی کو ملا جسکو لیکر وہ غار سر من رأی مین چھپ گئے اور قرب قیامت مین لیکر ظاہر ہوں گے۔ شیعون کی مشہور معتبر کتاب اصول الکافی مین لکھا ہے۔ علی بن محمد عن بعض اصحابہ عن احمد بن محمد بن ابی نصر قال دفع الی ابو الحسن علیہ السلام مصحفا وقال لا تنظر فیہ ففتحتہ وقرات فیہ لم یکن الذین کفروا فوجدت فیہا سبعین رجلا من قریش باسمائہم واسماء آبائہم باب فضل القرآن صفحہ ۶۷۰ یعنی احمد راوی کہتے ہین کہ مجھکو امام رضا علیہ السلام نے ایک قرآن دیکر فرمایا اسے دیکھنا مت۔ پیچھے مینے کھولکر پڑھنا شروع کردیا تو سورہ بینہ پارہ ۳۰ مـ لم یکن الذین کفروا مین ستر آدمیونکے نام مع ولادت کے ملے جو قوم قریش مین سے تھے۔

یہ بھی روافضہ کے ایک فرقے حلولیہ کا مسلمہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جناب امیر علیہ السلام مین حلول کیا ہے اس فرقے کا عقیدہ ہے کہ انبیاء اور ائمہ خدا ہین یا خدا نے انمین حلول کیا ہے دیکھو کتاب مذاہب اسلام مؤلفہ مولوی نجم الغنی رامپوری صفحہ ۸۷ و ۸۸۔ شیعہ کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ بارہ امام (حضرت علی حسن حسین زین العابدین محمد باقر جعفر صادق موسیٰ کاظم علی رضا محمد تقی حسن عسکری محمد بن حسن عسکری) سوا رسول خدا کے سب سے افضل ہین بحار الانوار ج ۷ صفحہ ۱۴۴

شیعہ جماعت کے موجودہ عصر کے ایک نامور عالم مولوی سید علی حائری نے ایک تقریر ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۴۱ھ کو بمقام لاہور کی تھی جو کتابی صورت مین شائع ہوئی ہے اسمین لکھتے ہین جناب امیر فاطمہ حسن حسین (سوا پیغمبر) کے جملہ مخلوقات سے اشرف و افضل ہین خلق اور پیغمبر کے نزدیک سب سے زیادہ عزیز ہین صـ ۱۲ جناب امیر سوا ختمی نبوت صلعم کے تمام انبیاء سلف سے افضل ہیں صـ ۱۴ اس امر پر اجماع ہے کہ علی علیہ السلام سوا پیغمبر کے تمام انبیاء سے افضل ہین صـ ۱۶۔ شیعہ غلات ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو منافق جانتے ہین۔ یہ بھی اسی جماعت کا عقیدہ ہے کہ منصب نبوت سے منصب امامت افضل ہے۔ شیعون کی اذان کے الفاظ یہ ہین اشہد ان علی ولی اللہ وصی رسول اللہ بلا فصل۔ شیعونکا عقیدہ ہے کہ متعہ کو حضرت عمر نے حرام کیا ہے ورنہ عند الشرع حلال ہے۔ شیعہ کے ہان تقیہ بڑی فضیلت رکھتا ہے چنانچہ بعض آئمہ کا مشہور مقولہ ہے کہ من صلی وراء سنی تقیۃ فکانما صلی وراء نبی جس شخص نے تقیہ کرکے کسی سنی کے پیچھے نماز پڑھلی گویا اسنے نبی کے پیچھے نماز پڑھی۔ اہل تشیع کا عقیدہ ہے کہ حضور فخر عالم صلعم علی کی خلافت کا ذکر کرنے سے ڈرتے تھے کہ صحابہ مخالف ہو جائینگے (یہ وہ بدترین حملہ ہے جو شیعون نے حضور فخر دو جہان پر کیا ہے یہ اسکے مثل ہی نہیں بلکہ اس سے بدتر ہے جو عیسائی کہتے ہین کہ آنحضرت نے عرب سے شرک بت پرستی شراب خوری زنا باہم جنگ جدل سب کچھ چھڑا لیا مگر خانہ کعبہ کی عظمت کو نہ چھڑا سکے تھے) روافض سب سے السابقون الاولون من المہاجرین والانصار کے اکثر گروہ کو (نعوذ باللہ) گمراہ قرار دیتے ہین۔ شیعہ کا اعتقاد ہے کہ انبیاء کے بعد انکا مال ورثہ ہے بلکہ عام انسان کیطرح انکا ورثہ تقسیم ہوگا اور اسیوجہ حضرت ابوبکر وغیرہ کو غاصب قرار دیتے ہیں حالانکہ حدیث شریف مین آیا ہے لا نورث ما ترکنا صدقۃ انبیاء ورثہ نہیں چھوڑتے جو ہم چھوڑین وہ صدقہ ہے۔ ہم کہان تک اس فرقے کے تو غلات بیان کرین یہ فرقہ تو توغل کے باعث ایسی گمراہی مین پڑگیا ہے جسکی اصلاح تا ورود مہدی علیہ السلام جسکے مسلمان منتظر ہین ہوتی۔

نظر نہیں آتی عید غدیر اور ایام شہادت کے میلے جو اس گروہ کا مایۂ ناز و نجات بنے ہوئے ہیں وحشت اور بد تہذیبی کا پورا پورا نمونہ ہیں اللہم احفظنا۔ اس فرقے کی تردید میں متقدمین نے بہت سی کتابیں لکھ ڈالی ہیں۔ خصوصاً ابن تیمیہؒ اور ابن حزمؒ کی تصانیف میں اسکا رد خوب واضح طور پر ملتا ہے متاخرین میں سے بھی اسکی تردید کیطرف بعض علماء نے توجہ فرمائی ہے جیسے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ مصنف تحفہ اثنا عشریہ اور مولوی مہدی علی مصنف آیات بینات سابق شیعہ و مولوی سر سید احمد خان صاحب قابل الذکر ہیں جزاہم اللہ +

خوارجہ

یہ فرقہ وہی ہے جو شیعہ کے ساتھ پیدا ہوا انکو نواصب بھی کہتے ہیں اور حروریہ بھی انکا جماؤ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مقابل کیواسطے ہوا تھا اسکا بانی مبانی حسب بیان مشہور مؤرخ علامہ امینؒ ابن ابراہیم مصنف تاریخ واقدی (در صفحہ ۹۴) ایک شخص وہب ابو لہبی تھا جسکے ہاتھ پر حضرت علی کے خلاف بیعت کیگئی "اہلسنت و اہل تشیع بول اٹھے قد خرج عنا جس سے خارجی نام پڑا۔ زمانہ خلافت علی رضی اللہ عنہ تک اس فرقے کے پیرو چھپے ہوئے تھے جونہی خلافت علی نے قدم رکھا ہے یہ آن کودے اور آپکی بزرگی اور تقدم اور فضیلت ہی کا انکار نہیں کیا بلکہ خلافت سے انکار کر دیا اور تکفیر پر کمر باندھی (منہاج السنہ جلد ۳ صلا) یہ لوگ حضرت ابوبکر و عمر و عثمان ...... کی محبت میں توغل کرتے ہیں (مذاہب الاسلام مؤلفہ مولوی نجم الغنی رامپوری) بعض خوارج نے عبدالرحمن بن ملجم قاتل جناب امیر کی تعریف میں قصیدے کہے ہیں انکے بیس سے زیادہ فرقے ہیں (انکے نام عرض حال میں دیکھو) انمیں بڑے بڑے عالم تھے۔ اور انکے علوم و عقائد اہلسنت کے مخالف تھے شائع ہوئے۔ یہ لوگ اطراف بحرین و عمان میں بلاد حضر موت اور یمن کے مشرقی حصے اور اطراف موصل تک پھیلے اور ان کے اصول و فروع کل مملکت میں ظاہر و باہر ہوئے جہاں تک کہ یمن سے علی بن مہدی کا خروج ہوا اور اس نے اسفال کیطرف لوگوں کو دعوت دی شیعوں سے جنگ کی جنمیں انکو مغلوب کیا اور اپنے من مانے مذہب کی خوب اشاعت کی یہ مذہب ہندوستان میں موجود نہیں ہے البتہ بلاد اسلامیہ میں کہیں کہیں اسکے پیرو پائے جاتے ہیں۔ زمن صحابہ میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے خوارجہ سے مناظرہ کیا اور ایک جماعت کو حضرت علی مرتضیٰ نے انمیں سے قتل کیا۔ علامہ ابن خلکان رقمطراز ہیں کہ سلطنت امویہ کا نہایت مشہور لشکر اور سپہ سالار مہلب بن ابی صفرہ جو ایک نامور جنگجو اور بڑا متقی اور دیندار عالم تھا وہ ہمیشہ خارجیوں سے مقابلہ کرتا رہتا تھا اس فرقے کا رد الملل والنحل مصنفہ ابن حزم میں خوب پایا جاتا ہے اسجماعت نے بھی بہبود نامسعود کے رستے پر قدم مارا ہے فی زمانناا اس جماعت کا وجود کالمعدوم ہے سواسطے اس کے رد کیطرف زیادہ توجہ نہ کی گئی +

ٮ چونکہ کفر و اسلام شرعی حکم ہیں اور یہ بات معلوم ہے کہ جناب رسول خدا صلعم نے اسلام پیش کرتے وقت ان امور کو جنکی نسبت بعض فرق خوارجہ اور روافضہ کیطرف کیگئی ہے پیش نہیں کیا اگر ان امور کے خطا اور صواب سے کفر و اسلام لازم آتا تو واجب تھا کہ رسول اللہ صلعم انکو بیان فرماتے اور جب بیان نہیں فرمایا تو معلوم ہوا کہ انمیں خطا کرنا کفر کو مقتضی نہیں۔ اسلئے میں کہتا ہوں کہ روافضہ اور خوارجہ کے بعض فرقے ایسے ہیں جن پر کفر کا اطلاق صحیح نہیں ایسی کیسا خلاف اہلسنت کیسے خلاف قرینہ ہوگا اور کونسا خوارج میں تبریہ جو عبداللہ بن اباض یزید اباضی کے پیرو ہیں کافر نہیں کیونکہ عقائد کفریہ کے پیرو نہیں واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب ۲۳۲۱۲

معتزلہ یا نیچری

یہ فرقہ دوسری صدی میں پیدا ہوا جسکا اصل بانی واصل بن عطار رئیس المعتزلہ ہے جو سنہ ۸۰ھ میں مدینے میں پیدا ہو کر سنہ ۱۳۱ھ میں فوت ہو گیا انکے چودہ فرقے ہیں جو ایک زمانے تک پیدا ہوتے رہے ہر ایک فرقہ اپنے بانی کے نام پر نامزد ہوتا چلا گیا۔ واصلی[1] جو واصل بن عطا کے تابع ہیں ہذیلی[2] جو ابو الہذیل حمدان بن الہذیل العلاف کے تابع ہیں۔ نظامی[3] جو ابو اسحاق النظام کے تابع ہیں۔ بشری[4] جو بشر بن المعتمر کے تابع ہیں معمری[5] جو معمر ابن عباد کے تابع ہیں ثمامی[6] جو ثمامہ بن اشرس کے تابع ہیں ہشامی[7] جو ہشام بن عمرو الفوطی کے تابع ہیں جعفری[8] جو جعفر بن حرب اور جعفر بن بشر کے تابع ہیں جاحظی[9] جو ابو عثمان عمر بن بحر الجاحظ کے تابع ہیں خیاطی[10] جو ابو الحسین الخیاط ابو القاسم البلخی کے تابع ہیں۔ جبائی[11] جو ابو علی محمد بن عبد الوہاب کے تابع ہیں قضوی[12] جو قاضی عبد الجبار بن احمد الاسد آبادی کے تابع ہیں حسینی[13] جو ابو الحسین محمد بن علی البصری کے پیرو ہیں۔ یہ تمام فرقے گمراہ اور مرتد ہیں اللہم اہدہم

یہی وہ فرقہ ہے کہ جس نے اپنے عقائد فاسدہ کو غلبہ دینے کیلئے بہت سے اصول کے قاعدے اخذ کئے جنمیں خاص و عام مؤول مشترک ظاہر خفی جلی مفسر محکم مجمل مفصل۔ حقیقت مجاز صریح وغیرہ وغیرہ ہیں۔ اور یہی وہ قاعدے ہیں کہ جنسے آجکل مسلمان نہ صرف آپسمیں مکابرہ و مجادلہ کرتے ہیں بلکہ انکو جزو اسلام قرار دے بیٹھے ہیں جنکے لئے مدارس اسلامیہ میں طلباء اسلام کا ایک قیمتی وقت ضائع کر دیا جاتا ہے انہی کے بنائے ہوئے اور من مانے قاعدوں کے منکر کو گمراہ مرتد کافر کہا جاتا ہے حالانکہ ٹھیٹ اسلام سے انکو کوئی تعلق نہیں بلکہ اہل کتاب سے منقول ہیں (اس سے مراد اصول الفقہ ہے)۔ اس فرقے کے بعض عقائد حسب ذیل ہیں

نمبر۱ قرآن مخلوق ہے[ع] یعنی کلام البشر ہے (نمبر۲ خدا تعالی کسی سے ہمکلام نہیں ہوا نمبر۳ اس فرقے کی ایک شاخ ہے معمریہ۔

ع اسلام کی پہلی صدیمیں جہاں اور صدہا اختلافات اٹھے انمیں ایک یہ بھی تھا کہ کلام الٰہی مخلوق ہے یا قدیم۔ معتزلی مذاہب کے عالموں نے قسم قسم کے مظالم ائمہ اہل سنت پر کئے ہیں۔ ہم اگرچہ اس مسئلے پر کچھ لکھنے کو صحیح نہ سمجھتے اور بڑی بات خیال کرتے ہیں لیکن محض اس خیال سے کہ اگر میں غلطی پر ہوں تو شاید کوئی اہل علم اصلاح کر دیں میں جرات کرتا ہوں۔ کلام الٰہی کی دو قسمیں ہیں کلام نفسی[1] کلام لفظی[2] کلام نفسی خدا کی صفت ازلی ہے جو ذات الٰہی کیساتھ قائم ہے اور یہ الفاظ کے مدلول کا نام ہے کلام لفظی حادث ہے جو لوح محفوظ پر لکھا گیا تھا۔ اور جبرائیل کی زبان پر جاری کیا گیا۔ اور آنحضرت صلعم پر نازل کیا گیا کلام نفسی کیلئے صوت و حروف نہیں۔ اور ظاہر ہے کہ خدا کو صوت اور حروف کی ضرورت ہی نہیں۔ کلام لفظی کیلئے صوت و حروف ہیں۔ جنکی ضرورت انسانکو ہے۔ اسلئے کلام نفسی قدیم ہے اور غیر حادث اور کلام لفظی جو بتدریج کا فعل ہے اور حروف وغیرہ جو کا فعل سے بنتے ہیں سب حادث ہیں۔ مثلاً ہم ایک قرآن ہاتھ میں لیتے ہیں تو کاغذ سیاہی اور جلد یہ سب حروف یہ سب حادث ہیں معتزلہ کلام نفسی کو جو قائم بالذات ہے بالکل نظر انداز کر دیتے ہیں اور کلام لفظی جو حروف کی شکل کا نام ہے اس کو مخلوق کہہ کر خدا کی تنقیص کرتے ہیں اس واسطے جو قرآن کو مخلوق کہتا ہے اس کی تکفیر کا حکم دیا گیا ہے۔ ۱۲ واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

ہے جسکا عقیدہ ہے کہ زندگی اور موت خدا نے نہیں پیدا کین۔ قرآن بھی تالیف انسانی ہے نمبر۴ ہذیلی فرقے کا عقیدہ ہے کہ اسکا کلام (اللہ کا) کچھ مخلوق ہے اور کچھ غیر مخلوق اور اسکی قدرت غیر محدود نہیں ہے نمبر۵ آخرت مین نیا پیدا ہو گا نمبر۶ معتزلہ کے تمام فرقونکا مسلمہ عقیدہ ہے کہ شفاعت کوئی چیز نہین اسلئے کہ جو ایکبار جہنم مین داخل ہو جائیں گے ہرگز نہ نکلین گے نمبر۷ نماز جمعہ فرض نہین۔ نمبر۸ مردے کو ثواب نہین پہونچتا نہ مالی نہ بدنی نمبر۹ خدا تعالی العرش پر مستوی نہین ہوا نمبر۱۰ خدا تعالی ہر جگہ ہر مکان مین ہے نمبر۱۱ خدا تعالی کے صفات کے منکر ہیں۔ نمبر۱۲ جو احادیث و آیات صفات باری مین وارد ہوئی ہین انکی تاویل کو واجب جانتے ہین کہانتک انکے عقائد کفریہ بیان کرین۔ تفصیل کیواسطے علامہ ابن تیمیہ اور ابن حزم قرطبی کی تصانیف دیکھو

اس فرقے کو اسوقت فروغ ہوا جب عباسی دور سلطنت مین خلیفہ معتصم مامون نے یونانی حکیمونکے فلسفے کو یونانی سے عربی مین ترجمہ کرایا جس سے یہ فلسفہ عام طور پر شائع ہو گیا ان عربوں کے دماغ ابھی اس قابل نہیں ہوئے تھے جو ان علوم الٰہیات سے صحیح طور پر مستفید ہوتے اور ان کے ذریعے سے کام لیکر اسلام کیخدمت بمقابلہ اصحاب غیر شرائع کرتے اور اعلاء کلمۃ اللہ کا فرض ادا کرتے

بلکہ ان سے بڑی غلطی یہ ہوئی کہ انہوں نے شریعت محمدیہ کو یونانی فلسفے سے تطبیق دینا چاہا جس سے بہت سے اہم مسائل مین انکو تاویل کی راہ اختیار کرنی پڑی اور گمراہ ہو گئے ورنہ حق یہ تھا کہ فلسفے کو شریعت سے تطبیق دیتے۔ جہاں تطبیق نہ ہوتی وہاں فلسفے کا نقص خیال کرتے جیسا کہ جدید فلسفے نے قدیم فلسفے کی گردکر ڈالی ہے اور اب وہ تقویم پارینہ ہو نیکو ہے اس لئے یہ فرقہ درحقیقت ایک جدید عقلی فرقہ ہے جسکو مین متکلمین کی ایک گم شدہ شاخ سمجھتا ہوں۔ اس مردود فرقے نے عقل کو مدرک بالمغیبات جان لیا ہے بھلا کہاں وہ غیب الغیب اور کہاں اس غیب الغیب کے مغیبات لیکن شاباش متکلمین کو کہ انہوں نے اس علمی جولانگاہ کو خوب نباہا۔

مرحبا صد مرحبا! اس ذات کیلئے جو جماعت اہل حدیث کا فخر ہے اور علمی دنیا کا شمس (علامہ ابن تیمیہ) یعنی علوم شرعیہ اور حکمیہ کا مسلمہ بحر علام۔ جنکا قول ہے کہ دلیل عقلی پر دلیل سمعی مقدم ہے۔ لیکن آپنے علمی دنیا مین یہ ثابت کر کے دکھا دیا کہ ہر ایک مسئلہ اسلام کا مطابق عقل و النقل ہے دنیا کو عجوبہ میں ڈالدیا ہے اور ایسے لوگوں کو اپنی قابل قدر کتاب العقل والنقل تصنیف فرماکر یہ فرما گئے اور علمی طور پر بتا گئے۔ کہ جس شخص کو علم اور عقل مین توغل ہو وہ جسطرح چاہے ٹھیٹ اسلام کو پرکھ لے وہ ضرور عقل بعد نقل کی کسوٹی پر کھرا نکلیگا۔

اسی فرقے کی پس خوردہ کھانیوالی وہ جماعت ہے جسے نیچری کہا جاتا ہے جسکا بانی مبانی سر سید احمد خان بانی علیگڈھ کالج ہے جس نے بقول مولوی الطاف حسین حالی مصنف حیات جاوید اہم اہم مسائل مین علماء امت سے اختلاف کیا ہے اس فرقے کو بھی دراصل وہی غلطی لگی ہے جو معتزلہ کو لگی تھی۔ جسوجہ سے ہم اس فرقے کے حالات کو معتزلہ کے ذیل مین

ے عباسیونکے عہد خلافت مین بڑے بڑے اس کی بنیاد ڈ مسلمانوں نے ڈالی اہل یونان اہل ایران قدیم اور اہل شام کے فلسفی کارنامے عربی مین ترجمہ کئے گئے اسکا الیبن کی۔

لانے پر مجبور ہوئے۔ سر سید احمد خان کے پاس جو ضلالت، وگمراہی کا آلہ ہے وہ معتزلہ ہی کا پرانا ہتھیار ہے بلکہ آپکا قدم
ان سے بھی آگے ہے مرحوم کا قول ہے کہ دنیا مین نیچرل و خلاف عادت محال ہے اسلیئے جہاں کہین کوئی بات بسیر
نیچرل معلوم ہوتی ہے۔ وہین ہاتھ پاؤن مارنے شروع کردیتے ہین۔ اور تاویلوں کا ایسا جال بچھاتے ہین کہ مخالف کو نکلنے
کا موقع ہی مشکل سے ملے آپکی تصنیفات خصوصاً تفسیر القرآن کا اثر شہد وستانین بہت ہی برا پڑا۔ خصوصاً انگریزی تو تعلیم یافتہ
سوسائٹی جو علم وعقل سے محض نا آشنا ہونیکے باعث علوم شرعیہ سے کوری ہے۔ گمراہی کے دلدل مین جا پھنسی الاماشاءاللہ
کیونکہ آپکی تصانیف کو زیادہ تر یہی فرقہ دیکھتا ہے۔ قدیم روشس کے مسلمان تو پہلے ہی علماء کرام کے فتوے سے متنبہ ہوکر بدظن
ہو چکے ہین۔ تاویل سازی مین سر سید نے معتزلہ کے بھی کان کتر ڈالے ہین۔ جب کوئی امر ان کو اسلام مین عجوبہ انگیز، یا عجیب معلوم
ہوتا ہے تو فوراً چونک اٹھتے ہین اور تاویلین شروع کردیتے ہین حالانکہ خود ہی اپنی تفسیر القرآن جلد ۲ صفحہ ۴۳ پر لکھتے ہین"
یہ بات سچ ہے کہ تمام قوانین قدرت ہمکو معلوم نہین ہین جو معلوم ہین وہ نہایت قلیل ہین اور انکا بھی پورا علم نہین بلکہ ناقص ہے اسکا۔
نتیجہ یہ ہے کہ جب کوئی عجیب واقعہ ہو اور اسکے وقوع کا کافی ثبوت بھی نہین موجود ہے اور اسکا وقوع معلومہ قانون قدرت کیمطابق بھی نہ
ہوسکتا ہو اور یہ بھی تسلیم کر لیا جاوے کہ بغیر دہوکہ وفریب کے فی الواقع ہوا ہے تو تسلیم کرنا پڑیگا کہ بلا شبہ اس کے وقوع کیلئے کوئی قانون
قدرت ہے مگر ہمکو اسکا علم نہین" اب ہم سر سید کے بعض عقائد لکھ کر بحوالہ ناظرین کرتے ہین اور انصاف کے خواہان ہین خصوصاً ان
کے معتقدین بغور ملاحظہ فرماوین اور دیکھین۔ کہ ذیل کے کن کن مسائل مین خود اپنے مانے ہوئے مقدمہ کے خلاف شریعت کو۔
درہم برہم کرنیکے لیئے جنگ مارا ہے۔ ۱ سر سید کا عقیدہ ہے کہ مسیح کی پیدائش بغیر باپ کے نہین ہوئی دیکھو منصفو اکیا سر سید کو پیدائش
کے قانون قدرت کے دفعات معلوم ہین) لکھتے ۲ معجزہ کی کوئی حقیقت نہین نہ کوئی معجزہ ہوا ہے ۳ ملائکہ کوئی مخلوق نہین۔

(بقیہ) تصنیفات کے درس ہونیلگے ادھر افریقہ مین بھی سکی گرم بازاری ہوئی اور بڑے بڑے متکلم اور متفلسفین فی الاسلام پیدا ہوگئے جنمین امام غزالی سید مرتضی۔ علم الہدی۔ ابن رشد
تفتازانی امام رازی۔ علامہ ابن تیمیہ۔ ابن حزم۔ ابو نصر فارابی۔ ابن باجہ۔ ابن طفیل۔ ابوبکر ابن الصائغ بہت مشہور ہوئے اور اپنے علمی کارنامے چھوڑ گئے ہین۔ انمین سے بعض نے مسائل
فلسفہ کو عقائد اسلامیہ سے ملاکر انکی تطبیق اور تردید مین کوئی دقیقہ اٹھا نہین رکھا۔ اور ثابت کردکھایا کہ مذہب پاک اسلام سچا ہے اور علم کے مخالف نہین جو کچھ شکوک و ظنون ہین وہ اپنی نا فہمی کا نتیجہ ہین
قرآن نے فلسفہ کا نام عقل رکھا ہے اور عقل سے کام نہ لینے والوں کو پروردگار نے ملزم کیا ہے۔ واقعی بات یہ ہے کہ عقل اللہ تعالی نے اتنا بڑا جوہر دیا ہے اور اس سے کام لیے بغیر انسان معرفت کو پا۔
نہین سکتا مفردات راغب مین حدیث نقل کی ہے ماخلق اللہ خلقاً اکرم علیہ من العقل اللہ تعالی نے کوئی مخلوق پیدا نہین کی جسکی نگاہ مین عقل سے زیادہ بزرگ پیدا ہوا ہے۔
انسان کی فضیلت جو ہوئی ہے ہمارے نزدیک یہ کہنا بھی صحیح نہین کہ مذہب مین عقل کو دخل نہین۔ ہان یہ سچ ہے کہ وحی سے وہ باتین معلوم ہوتی ہین جنکو عقل دریافت نہین کر
سکتی۔ لیکن عقل کا عجز ان باتوں کے معلوم کرنیسے ورے ہے اور ان باتوں کا عقل کیمطابق ہونا اور انکی صداقت کی دلیل کو عقل سے تسلیم کرنا بالکل الگ ہے۔ وحی الہی عقل کو
جلا دینے والی چیز ہے۔ جو لوگ وحی الہی اور عقل کو ایک دوسرے کا مخالف قرار دیتے ہین وہ دونوں کی حقیقت سے محض بے خبر ہین۔
اس عقلی زور آزمائی کا نام حکماء کے یہان فلسفہ اور علماء اسلام کے ہان علم الکلام ہے ۱۲

نمبر۴ جنات کوئی انسانون سے جدا مخلوق نہین نمبر۵ شیطان .. کا کوئی خارجی وجود نہین نمبر۶ عیسی علیہ السلام
فوت ہو گئے نمبر۷ مہدی والی اور دجال والی احادیث صحیحہ غلط ہین نمبر۸ زمین کی پیدائش اور اسکا قیام وزلزلہ پہاڑون
کا قیام - درخت انسان حیوانات کی پیدائش کے حالات مسلمہ علماء اسلام کا انکار نمبر۹ سبع سموات کا انکار نمبر۱۰ عرش
کا انکار نمبر۱۱ کرسی کا انکار نمبر۱۲ لوح و قلم کا انکار نمبر۱۳ جنت دوزخ روحانی راحت ولذائذ وتکالیف وشدائد کا نام ہے
نمبر۱۴ سود لینا حلال ہے - کہان تک لکھین یہ تو تفسیر القرآن کے اغلاط کا نمونہ ہے واقعی بات تو یہ ہے کہ دین الٰہی کو
کامل طور پر محرف و مبدل کر دیا ہے - اور سید صاحب صحیح طور پر یحرفون الکلم عن مواضعہ و یلوون السنتہم کے مصداق بن
گئے ہین اعاذنا اللہ من ہذہ الجرأة - اس تحریف شریعت مین سر سید کیساتھ انکے حواری بھی ہین جنمین مولوی چراغ علی
(مصنف اعظم الکلام فی ارتقاء الاسلام والجہاد) اور مولوی مہدی علی اور مولوی شبلی مصنف سیف النعمان و سیرت نبوی
خاص قابل الذکر ہین - اور اب تو حیدر آباد دکن و پٹنہ وغیرہ مین ایک زبردست جماعت پیدا ہو گئی ہے - اور انکی ایک تصنیف
نیچریت کی تائید مین ہوتی ہی رہتی ہے - لیکن اہل السنت والجماعت کے لوگ اس خطرناک فرقے کے زہرناک اثر کو تاڑ گئے
ہین اسلئے وہ بھی بدل وجان اسکی خدمت کرتے رہتے ہین اللہ تعالیٰ اسے جلد دفع کرے - معتزلہ کے فتنے سے نیچریہ کا فتنہ
کم نہین - اگر کسیکو نیچریہ کے رد کے مطالعہ کرنیکا شوق ہو تو مولوی عبد الحق کی تفسیر حقانی اور مولوی ابو الوفا ثناء اللہ
کی تفسیر ثنائی ملاحظہ کرے ۱۲ منہ

دیکھو مقدمہ علم الکلام جسمین الخرافات اور نیچریت [illegible] ۱۲

مہدویہ

یہ بھی اسلام کا ایک فرقہ ہے جسکا بانی سید محمد جونپوری ہے جو ۸۴۷ھ مین شہر جونپور مین پیدا ہوا اتفاق سے آپکے والد کا نام عبد اللہ
اور ماں کا نام آمنہ تھا (اگرچہ مخالف اسکے منکر ہین اور مہدویہ فرقے کے پاس اس بات کیلئے کوئی دلیل نہین) جو ابتدا مین
صوفی بنے سیاحی کی حج کیا جھٹ سے دعوی مہدویت کر دیا - جسکو بہت سے لوگون نے مان لیا اور ابتک مانتے چلے آئے
ہین دکن میسور وغیرہ مین اسکے متبعین کی کافی تعداد موجود ہے اس فرقے نے مہدی والی حدیثون کی بنا پر سید محمد کو نہ
صرف مہدی مانا بلکہ یہ لوگ سید محمد کو مثل محمد جانتے ہین - مگر افسوس ہے کہ انھون نے علامات مہدی والی احادیث کو پس پشت
ڈال دیا جسقدر مدعیان مہدویت و نبوت ہو گذرے ہین ان سب مین یہ بات پائی جاتی ہے کہ علامات مہدی والی احادیث کو بالکل

عن ام سلمة قالت سمعت رسول اللہ صلعم یقول المہدی من عترتی رواه ابو داود وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلعم المہدی منی اجلی
الجبہة اقنی الانف یملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا یملک سبع سنین رواه ابو داود وعن ابی سعید الخدری قال ذکر رسول اللہ صلعم بلاء یصیب
ہذه الامة حتی لا یجد الرجل ملجأ یلجأ الیہ من الظلم فیبعث اللہ رجلا من عترتی واہل بیتی فیملأ بہ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا یرضی عنہ
ساکن السماء وساکن الارض لا تدع السماء من قطرها شیئا الا صبتہ مدرارا ولا تدع الارض من نباتہا شیئا الا اخرجتہ حتی یتمنی الاحیاء الاموات یعیش فی

نظر انداز کردیا ہے

بابیہ اور بہائیہ

اس مذہب کا بانی علی محمد بابی ہے جسکو آج تقریبا ایک صدی کا زمانہ گزرتا ہے یعنی ۱۸۱۹ء میں پیدا ہوا تھا یہ بھی مہدویت کا دعویدار تھا اسکے زمانہ میں محمد شاہ قاچار ایران کا بادشاہ تھا جو شیعہ تھا اسلئے باب اور بابیوں پر سختیاں کیگئیں اور ایسی سختی کیگئی جسکی نظیر کم ملیگی بابیوں کی تکالیف اور استقلال ایک زبردست یادگار ہے جو تاریخ انسانی میں ثبت ہوگی باب کا دعوی تھا کہ میں باب ہوں اس موعود کیلئے جو میرے بعد آویگا اور وہ من یظہرہ اللہ ہے چنانچہ وہ مر گیا اور شیخ بہاء اللہ نے موعود ہونیکا دعوی کردیا جس سے منسوب ہوکر جماعت بہائیہ کہلانے لگی۔ حسن خان حاکم فارس نے اسکے شعبدہ ہائے دیکھکر اسپر اعتقاد کرلیا۔ اسکا دعوی تھا کہ میرا کلام معجزہ ہے اور اپنا ایک نیا قرآن تصنیف کیا جسکو وہ بجائے قرآن شریف کے تعلیم دیتا۔ اور الہام و وحی کا مدعی تھا شراب کو حلال کردیا۔ رمضان کے روزے کم کردیئے عورتوں کو نو شوہر تک کی اجازت دی۔ اس فرقے کا اعتقاد ہے کہ قرآن کے بعد دوسری شریعت بھی آسکتی ہے۔ ایک اخبار میں بہائیوں کی تعداد تیس ہزار لکھی ہے۔ حقیقت میں یہ ایک بڑا بھاری الشان ہے اسکی جماعت تمامی ہند اور ایران میں

(بقیہ) ذالک سبع سنین او ثمان سنین او تسع سنین رواہ الحاکم فی مستدرکہ وقال صحیح خلاصہ مطلب یہ کہ ام سلمہ اور ابوسعید خدری راوی ہیں کہ امام مہدی نبی سے اور اولاد فاطمہ سے ہوگا اس زمانہ میں سخت مصائب کا سامنا ہوگا۔ یہانتک کہ ظلم کیوجہ سے آدمی کو کہیں ٹھکانا نہیں ملیگا پس وہ ظاہر ہوگا کشادہ پیشانی ہوگا ونچی ناک والا۔ پھر بھر دیگا زمین کو عدل انصاف سے جیسا کہ زمین ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔ تمام زمین و آسمان کی مخلوق اس سے راضی ہوگی سو بارش بکثرت ہوگی پیداوار خوب ہوگی اور زندے تمنا کرینگے کہ کاش ہمارے مردے زندہ ہوتے اور اس عیش و تنعم سے فائدہ اٹھاتے۔ جسکا زمانہ سات سال ہوگا۔ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور حاکم نے صحیح کہا۔

(۱) اس قسم کے مفتری مدعی بہت ہوئے جنکے مذاہب جاری نہیں ہوئے۔ اگر جاری ہوئے تو تھوڑے ہی عرصے بعد انکا خاتمہ ہوگیا جنمیں سے بعض کا مختصر حال یہ ہے (عبید اللہ) اس شخص نے ۲۹۶ھ میں مہدی ہونیکا دعوی کیا اسنے افریقہ میں خروج کیا اور ایک جدید مذہب جاری کیا جماعت کثیر اس کی تابع ہوگئی۔ کتنے ہی شہروں کو فتح کرکے مصر کو بھی فتح کرلیا اور ۳۲۲ھ میں اپنی موت سے مرگیا۔ اسکا زمانہ مہدویت ۲۲ سال اور ایک ماہ بیس یوم ہے دیکھو تاریخ ابن الاثیر ج ۸ صفحہ ۹ (عبد المومن) یہ شخص بھی افریقہ میں مہدی بنا اور لاکھوں آدمیوں نے اسکے ہاتھ پر بیعت کی اور ہزارہا آدمی اس کے مرید ہوکر جانثار بنگئے۔ حاکم مراکو وغیرہ سے جنگ کرتا رہا ۳۶۵ھ میں اپنی موت سے مرگیا اسکا زمانہ مہدویت و والیت ۳۴ سال ہے۔

(عبد اللہ بن تومرت) یہ شخص بھی مہدی موعود بنا ہوا تھا اور ہزارہا لوگ اس کے مرید ہوگئے۔ اپنے ابتدا میں امامت کا دعوی کیا اور بعد مہدویت کا حکومت حاصل کی۔ اور کسی موقعہ جنگ پر پیشین گوئیاں بھی کرتا تھا۔ چنانچہ ایک بار پیشین گوئی کے طور پر کہا کہ خدا کیطرف سے مجھکو اس موقع پر نصرت وعدہ دیگئی۔ اور ہم اس لڑائی میں فتح سے خوشحال پھر واپس آئینگے چنانچہ یہ بھی ہوئی اور لوگوں کو اسکے مہدی ہونیکا یقین کامل ہوگیا۔ یہ شخص علم و فضل میں بھی بڑا تھا اور بڑے عروج میں اپنی موت کیساتھ مرگیا اسکا زمانہ مہدویت ۱۰ سال ہے دیکھو تاریخ کامل ابن الاثیر۔

(حسن بن صباح) یہ دراصل شیعہ تھا باطنیہ فرقے سے اپنے کو منسوب کرتا تھا اسی شخص نے بھی ایک جابر مذہب ملک عراق آذربیجان و افریقہ وغیرہ میں جاری کیا مدعی الہام بھی تھا۔ ایک جہاز میں وہ سوار تھا کہ طوفان آگیا۔ اس نے پیش گوئی کے طور پر کہا کہ خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ یہ جہاز نہیں ڈوبے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا (باقی)

پھیلی ہوئی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے مرید بھی اب بہائی ہونے لگے ہیں۔ حال ہی میں ہمارے مہربان مولوی مہر محمد خان المتخلص بہ شاقب مالیر کوٹلوی سابق اڈیٹر الفضل جنہوں نے ہماری کتاب تاریخ میوات پر اخبار الفضل میں تبصرہ کیا تھا۔ اور مولوی محفوظ الحق وغیرہ بہائی ہو گئے ہیں جس پر احمدی جماعت میں غوغا مچا ہوا ہے۔ اس جماعت کی بڑی ترقی ہے کئی اخبار مختلف شہروں سے نکلتے ہیں۔ اس کے رد پر آجکل مولوی ابو الوفا ثناء اللہ امرت سری اڈیٹر اخبار اہلحدیث متوجہ ہوئے ہیں ہمیں امید کامل ہے کہ مولوی صاحب اس فرقے کی تردید کا سلسلہ ضرور اپنے اخبار میں جاری رکھیں گے۔

احمدی یا مرزائی یا قادیانی

یہ فرقہ مرزا غلام احمد قادیانی کیطرف منسوب ہے یہ تینوں نسبتیں جو سرخی میں دی ہیں آپکے پورے نام ہی میں موجود ہیں مرزا صاحب کی پیدائش ۱۸۳۸ء یا ۱۸۳۹ء میں ہوئی آپکے والد ماجد ایک عظیم الشان طبیب تھے مغلونکے عروج کے زمانے کی ملی ہوئی جائداد آپکے خاندان میں چلی آتی تھی جو سکھوں کے جور و ستم کی نذر ہو گئی بچی کچی عیاشی کی بھینٹ ہوئی مرزا صاحب اردو و فارسی کے علاوہ عربی کے بھی خاصے ادیب تھے۔ مذاہب عالم کی کتابوں کے پڑھنے کا بڑا شوق تھا اسلئے مذاہب سے اچھی واقفیت رکھتے تھے۔ اسلام کی تائید میں اور غیر مذاہب کی تردید میں ایک بڑی عظیم الشان کتاب براہین احمدیہ انعامی دس ہزار روپیہ لکھی جسمیں اچھی اچھی دلیلیں بہم پہنچ گئیں۔ جو واقعی طور پر اچھی تھیں جب سے مرزا صاحب کی طبیعت میں کبر و علو پیدا ہوا۔ دعوی امامت کر بیٹھے۔ امامت سے ترقی کرتے کرتے مجدد بنے مہدی بنے مسیح موعود بنے بالآخر نبی اور رسول بن کر باب نبوت کو پاش پاش کر دیا۔ (چنانچہ آجکل ضلع سیالکوٹ میں ایک شخص نے دعوی نبوت کیا ہوا ہے) مرزا صاحب نے اپنے دعوے کے ثبوت میں اسی کے قریب کتابیں لکھیں جنکو فضولیات سے بھر دیا ہے۔

وہ کہتا تھا کہ میں اس دنیا پر متصرف ہوں اور اسکے حکم کی تعمیل مثل تعمیل حکم خدا کے ہے اور جو اس سے روگردان ہوا وہ خدا سے روگردان ہوا۔ اور اسنے اپنے مریدوں کو پھنسانے کیواسطے ایک بہشت بنایا ہوا تھا چنانچہ ہزارہا آدمی اسکے مرید ہو گئے۔ اور اس کے گروہ کا نام فدائی تھا۔ اس مذہب کے ذریعہ حکمران ہو گیا۔ بالآخر ۱۷۱ برس ولایت۔ حکومت کر کے ہلاکو خاں نے مسلمانوں کو گمراہ کر کے ۶۵۸ھ میں دخل خاندان ہوا۔ (منقولہ از رسالہ حسن بن صباح مؤلفہ مولوی عبد الحکیم شرر لکھنوی) اسیطرح سجاح نامی عورت اور حاکم بامر اللہ اور اکبر وغیرہ نے اپنے مذہب جاری کئے تھے۔ ان لوگوں کے پیرو آج دنیا کے پردے پر ناپید ہیں۔

قرینہ مجھے کہتا ہے کہ اسیطرح یہ مہدی والے جھوٹے فرقے۔ سب ایک دن حرف غلط کیطرح مٹ جاوینگے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب جھوٹوں کے خروج کی خبری ہے چنانچہ فرمایا وانہ سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلہم یزعم انہ نبی اللہ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔ عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہونگے انکا دعوی نبوت کا ہوگا۔ اور میں نبوت کا خاتم ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آویگا۔

مہدی ہونیکا دعوی کرنے والے مرزا غلام احمد قادیانی کی بھی ۲۰ ہو گئے ہیں سارے جھوٹے اور مفتری علی اللہ گزرے ہیں سب کھوٹے نکلے امر حق مٹے سچ ہے یمو الباطل ۱۲

کہیں پیشگوئیوں کو معیار صداقت قرار دیا ہے کہیں مباہلہ کو معیار نبوت قرار دیا ہے کہیں وفات مسیح کے مسئلے کی آڑ لیکر گل افشانی کی ہے۔ کہیں عربی کی کتابیں لکھکر اعجازی دعوے کئے ہیں۔ حالانکہ انمیں ایک بات بھی معیار صداقت نہیں ہے نہ آج تک کسی نبی نے پیشگوئیوں کو معیار نبوت قرار دیا ہے۔ مرزا صاحب ہیں کہ اپنی تصانیف کو انہیں باتوں سے طرح طرح کے رنگ بھر بھر کر خلائق کو للکار للکار کر کہہ رہے ہیں ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلام احمد ہے۔

مرزا صاحب کے مریدین کہتے ہیں۔ کہ وہ مرزا صاحب مظہر نور کبریا ہے۔ مظہر محمد ہے اس نے صلیب کو توڑ دیا۔ نیچریوں آریوں برہمو سماج کی کمریں توڑ دی۔ شرک و کفر کافور ہو گئے۔ اسلام تازہ ہو گیا۔ عیسائیوں کے خدا کو فوت شدہ ثابت کر دیا۔ حالانکہ یہ تمام سفید جھوٹ ہے۔ نہ تو مرزا کے ہاتھ دو چار لاکھ عیسائی ہوئے۔ نہ مسلمانوں کا عیسائی ہونا بند ہوا۔ نیچریوں اور آریوں کا شور تو آجکل اتنا ہے کہ آج سے دس پندرہ سال قبل کبھی ہرگز نہ تھا تعلیم یافتہ لوگ بکثرت دھریہ لامذہب نیچری اور لامذہب ہوتے چلے جاتے ہیں۔ قبر پرستی۔ تعزیہ پرستی۔ منارہ پرستی۔ پیر پرستی زور پر ہے۔ آجتک تو دو چار ہزار مشرک ہندو مسلمان نہ ہوئے۔ نہ ہندو نہ سکھ نہ برہمو نہ آریہ۔ بلکہ مسلمانوں کی ایک قوم کی قوم ارتداد کے گڑھے میں گر گئی۔ اور شرک ہی کا چرچا پھیل گیا۔

ہمارے نزدیک حسب ذیل وجوہات ہیں جنکی بنا پر ہم مرزا صاحب کی تصدیق نہیں کرتے۔ اگر کسی احمدی کے پاس ان کے جوابات ہوں تو مجھے بھی مطلع فرماویں۔ (۱) پیشگوئی معیار نبوت و صداقت نہیں۔ نہ کسی نبی نے آجتک اسے معیار نبوت قرار دیکر اپنی قوم کے سامنے پیش کیا بلکہ برخلاف اسکے گاؤں کے قریب ہی ایک آدمی تھے کہ اخبار غیب اور پیش گوئیاں اسطرح پر دیا کرتے تھے کہ مرزا صاحب ہرگز انکے مقابلے کے متحمل نہ ہوتے۔ جیسا کہ ان کی پیش کردہ پیشگوئیوں سے معلوم ہوتا ہے۔ (۲) مرزا صاحب کا دعوی نبوت و رسالت خلاف قرآن و احادیث صحیحہ ہے جیسے آیت الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا۔ اور آیت خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی وغیرہ سے ثابت ہوتا ہے۔ (۳) مرزا صاحب کا بہشتی مقبرہ بنوانا اور پھر اسکے لئے۔ اعلان کرنا کہ جو کوئی اس مقبرے میں دفن ہو گا جنتی ہو گا۔ حالانکہ قرآن نے مدار نجات ایمان صحیح اور اعمال صالحہ کو قرار دیا ہے (۴) قرآن مجید انبیاء کی بڑی تعریف کرتا ہے مسیح کو روح اللہ اور کلمۃ اللہ اور انکی والدہ کو صدیقہ فرمایا ہے۔ یہود و نصاری نے فخر عالم کے برخلاف ہر چند قوموں کو بھڑکایا۔ اور جنگ کئے اور سخت کشت و خون کی نوبت پہونچی مگر کسی آیت یا حدیث

٥ مرزا صاحب نے پیشگوئیاں اس کثرت سے دی ہیں کہ اسکی جلدیں کی جلدیں بھر ڈالی ہیں۔ جنمیں اکثر غلط ہوئیں بعض مجمل (بقول خود) جنکی صحت کا اعتبار نہیں ورنہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان پٹیالوی اور مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب نے علی الاعلان دعوے کئے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کی کوئی پیشگوئی صحیح اور ثابت نہیں ہوئی (دیکھو الہامات مرزا مصنفہ ابو الوفا ثناء اللہ و کانا دجال مصنفہ ڈاکٹر عبد الحکیم مرحوم)

سے یہ امر ثابت نہیں کہ کسیطرح کسی دینی یا دنیوی غرض کیلئے انکسی کی تحقیر کیہو اور خفیف الفاظ باہر لائے ہوں۔ مرزا صاحب کی کتابیں حضرت مسیح اور مریم صدیقہ کی تحقیر سے بھری پڑی ہیں (دیکھو انجام آتھم صفحہ ۳۔ نور القرآن صفحہ ۱۳ آئینہ کمالات صفحہ ۵۹۸ واقع البلاء وغیرہ وغیرہ (۵) مرزا صاحب کے بعض الہامات انت منی وانا منک۔ ظہورک ظہوری۔ انت منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی۔ کیا یہ صاف خدائی دعوے نہیں ہیں کیا یہ قرآنی تعلیمات کا صاف صاف انکار نہیں۔ ارید ما تریدون بھی مرزا کا کلام ہے۔ العظمۃ لعد ۔ (۶) منارہ پر فضول روپیہ برباد کرنا (۷) قرآن وحدیث اور تیرہ سو سالہ اسلام کو مردہ قرار دینا (اتباع محمدی ایمان بالخدا اور تمام اعمال کو ہیچ قرار دینا) تمام علماء اسلام اور متبعین قرآن وحدیث کو کافر مرتد و دشنام بالیہود اور جہنمی قرار دینا (۸) علامات مہدی اور مسیح والی احادیث کیطابق نہ ہونا (۹) ترک جمعہ حالانکہ مرزا کا الہام ہے واللہ یعصمک من الناس (۱۰) پیشگوئیوں میں بیحد غلو اور کذب کی آمیزش تلک عشرۃ کاملۃ۔

یہ فرقہ آجکل خوب ترقی پر ہے جسکی ترقی حیرت انگیز ہے۔ یورپ و امریکہ و افریقہ۔ جاپان اور چین وغیرہ میں اس کے مشن قائم ہو چکے ہیں جو اشاعت اسلام کر رہے ہیں نہ ہندوؤں آریوں اور برہما جیوں سے بھی علمی جنگ کر رہے ہیں۔ عیسائیوں کا بھی ناطقہ بند کرنے پر کمر بستہ بیٹھے ہیں مگر با ینہمہ گمشدہ از راہ راست ہیں۔ یہ بھی ایک وحدہ لاشریک لہ کی صفت ہے جو اپنے مخالفوں سے بھی اپنا کام کرا لیتا ہے۔ ابو طالب کے ہاتھ سے جان سے مال سے افضل الرسل خاتم الانبیاء رہنمائے جن و انس کی پرورش کراتا ہے۔ اور وہ فخر عالم کو صلبی بیٹے سے زیادہ محبت و پیار کرتا ہے نبی صلعم بکمال شوق دین الہی کی تبلیغ کرتے ہیں

ؐ مرزا صاحب کی اکثر کیا تقریباً تمام پیشین گوئیاں غلط ثابت ہوئیں جنمیں بعض یہ ہیں (۱) طاعون سے قادیان کے بچے رہنے کی وحی غلط ہوئی (کشتی نوح) (۲) مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر کی بابت پیشین گوئی کی کہ وہ قادیان میں پیش گوئیوں کی پڑتال کو نہ آویں گے مگر مولوی صاحب ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو قادیان پہنچ گئے (۳) سید امیر علی شاہ صاحب سلادار سردار بہادر پانچسو روپیہ پیشگی لیکر دعا کی غرض سے فرزند لانیکا وعدہ کیا جسکی میعاد بھی تھی مگر نتیجہ کچھ نہیں (۴) مرزا صاحب نے الہامی خبر دی تھی کہ میرا گھر طاعون سے محفوظ رہیگا لیکن خاص مرزا صاحب کے گھر میں مولوی عبدالکریم وغیرہ مر گئے (۵) سلطان محمد کی وفات کی پیشین گوئی کہ وہ یوم نکاح سے ڈھائی سال کے اندر فوت ہو جائیگا حالانکہ وہ ابتک موجود ہے (۶) احمد بیگ کی دختر کی نسبت پیشگوئی کہ اسکے ساتھ آسمان پر نکاح ہو گیا۔ اور وہ ضرور واپس لائی جاویگی (۷) منشی الہی بخش اور محمد حسین بٹالوی کی بابت پیشین گوئی کرنا کہ وہ ضرور مجھ پر ایمان لاوینگے (۸) عبداللہ آتھم کی بابت پیشگوئی (۹) ڈاکٹر عبدالحکیم خان کی موت کی پیشین گوئی (۱۰) عمونوئیل ولیم کی بابت پیشین گوئی جسکی نسبت تھا کان اللہ نزل من السماء اور جسکی بابت ۱۸ اپریل کو خبر دی کہ اگر وہ حمل موجودہ میں نہیں ہوا تو دوسرے حمل میں جو قریب ہے ضرور پیدا ہوگا تلک عشرۃ کاملۃ۔

کیا کوئی احمدی ہے جو ہمکو ان پیشین گوئیوں کی پڑتال کرائے۔ اور انکی صداقت ظاہر کرے اے لوگو! خبردار ہو جاؤ قادیانی دھوکہ میں مت آؤ۔ اے ان پڑھے لوگو! تم پر افسوس ہو۔ اے لکھے پڑھے لوگو! تم پر ہزار افسوس اگر کوئی چیز بازار سے خریدنی ہوتی ہے تو خوب دیکھ بھال کر لیتے ہیں۔ مگر تم دین ایمان کو بھی بغیر دیکھے بھالے حاصل کرنا چاہتے ہو۔ نبی صاحب نے فرمایا لا نبی بعدی۔ (بخاری مسلم) مرزا صاحب فرماتے ہیں میں نبی اور رسول ہوں دونوں میں کس کو سچا مانو گے محمد الرسول اللہ صلعم کو یا مرزا غلام احمد قادیانی کو۔ احررہ ابو رشید غفرلہ ولکاتبہ رب العرش العظیم ۱۲/۱۲/۳۴

ؐ کیوں نہ ہو تریاق القلوب میں خود موسیٰ اور عیسیٰ اور محمد ہونیکا بھی تو دعویٰ کر چکے ہیں۔ منم مسیح زمان و منم کلیم خدا منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد۔

مگر ابو طالب کے مقدر میں ایمان و اسلام ازل کی نوشت میں نہیں ہے اسلئے وہ انکار کرتا ہے۔ آپ بار بار اصرار فرماتے ہیں۔ اور تبلیغ دین میں اتنا غلو کرجاتے ہیں کہ اللہ رب العالمین اپنے کلام اتارتا ہے۔ انک لا تہدی من احببت ولکن اللہ یہدی من یشاء۔ ہدایت پہنچانا تیرا کام نہیں بلکہ ہمارا کام ہے۔ مسلمانوں کو نماز میں پانچوں وقت میں مقتدی اور منفرد کیلئے الحمد کے اندر یہ دعا کو اسیلئے رکھا گیا ہے ایاک نعبد وایاک نستعین اہدنا الصراط المستقیم۔ اسمیں یہی راز ہے کہ ہدایت ہم سے مانگو۔۔۔۔۔۔۔۔ ہدایت ہم دینگے۔ کوئی شخص از خود ہدایت یافتہ ہو کر نجات حاصل نہیں کرسکتا۔

احمدیوں کے دو فرقے ہیں قادیانی[1] لاہوری[2]۔ پہلا فرقہ مرزا صاحب کو نبی اور رسول مانتا ہے جسکا صدر مقام قادیان ہے یہ جماعت بہت بڑی ہے۔ اسوال سلسلہ کا انتظام بالکل خلیفہ سے ہے جس سے تبلیغ اور درس تدریس اور لنگر خانہ کا کام چلتا ہے آجکل مرزا بشیر الدین محمود خلیفہ ثانی ہیں جو ۳۴ سالہ جوان ہیں۔ دوسرا فرقہ مرزا صاحبکو مجدد اور امام مانتا ہے۔ اسکا صدر مقام لاہور ہے۔ اسجماعت کو تبلیغ اسلام سے خاص ذوق ہے۔ آجکل اس جماعت کے سردار اور امیر جماعت مولوی محمد علی لاہوری ہیں جنھوں نے حال ہی میں تفسیر القرآن لکھکر نیچریت کی زبردست تائید کی ہے

مرزا صاحب کا دعوی زمانہ ولایت و نبوت وغیرہ ۲۸ سال ہے کیونکہ سنہ ۱۸۸۰ میں آپنے مجدد و امام ہونیکا دعوی کیا تھا۔ اور سنہ ۱۸۹۱ میں دعوی نبوت و مسیحیت ظہور میں آیا پھر مرزا صاحبکی وفات ۲۶ مئی سنہ ۱۹۰۸ کو بمقام لاہور ہوئی۔

در اصل یہ فرقہ اسلام پر ایک آفت ہے۔ جو مسلمانوں پر نازل ہوئی ہے۔ پہلے ہی مسلمان دین الٰہی سے ہر قسم کی بدعات اور رسوم و رواج و رغرضی گیدڑوں کے پھندے میں پھنس کر دور جا پڑے تھے اس نے آن کر ایک نیا ہی شاخسانہ نکالدیا۔ جسنے اسلام کے اس بوسیدہ کھنڈر کو اگر گرا نہیں دیا۔ تو سوراخ تو ضرور ہی کردیا۔ ہمارے مقدس علماء پہلے ہی سے مسلمانوں کے رسم و رواج اور تراش خراش کو رد کر رہے تھے۔ اور ان کے ازالے کی فکر میں تھے کہ یہ فرقہ ایک زبردست پہاڑ کی شکل بن کر آن کھڑا ہوا۔ علماء اسلام نے اس فرقے کی بیخکنی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا جسکا اجر اللہ کے ہاں ان کو ملیگا بالخصوص مولانا مولوی محمد علی سابق ناظم ندوہ حال مقیم مونگیر ڈاکٹر عبد الحکیم خانصاحب مرحوم (مرزا کے بیست سالہ مرید) مولوی انوار اللہ مصنف افادۃ الافہام و مولوی عبد الشکور اڈیٹر النجم لکھنو قابل ذکر ہیں۔ اور ان سب میں جماعت اہلحدیث کا فخر اور علمی دنیا کا سرتاج جسکے لئے مرزا صاحب وحی بھی اتار لائے تھے یعنی مولوی ثناء اللہ صاحب جسنے اپنی قادر الکلامی سے قادیانیوں کا ناطقہ بند کردیا ہے جنکو کوئی دن نہیں گذرتا کہ وہ مرزائی فرقے کی تردید[5] نہ کرتے ہوں قابل توصیف و تکریم ہے

[5] مرزائیہ فرقے کی تردید میں حسب ذیل تصنیفات قابل دید ہیں۔ الہامات مرزا شہادات مرزا تاریخ مرزا نکاح مرزا مصنفہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ عصائے موسی مؤلفہ مولوی محمد علی مونگیری۔ افادۃ الافہام مولوی انوار اللہ حیدرآبادی سیف چشتیائی و شمس الہدایہ مولفہ پیر مہر علی شاہ۔ گولڑوی المسیح الدجال کانا دجال وغیرہ مؤلفہ ڈاکٹر عبد الحکیم۔ خان مرحوم پٹیالوی شہادۃ القرآن مؤلفہ مولوی ابراہیم سیالکوٹی اشاعۃ السنہ مؤلفہ مولوی محمد حسین بٹالوی مرحوم ۱۲ حررہ ابو الرشید اللہم اغفر لہ ولکاتبہ وبارک فی علمہما ووفق لہما لما تحبہ وترضیٰ آمین آمین آمین یا رب العالمین ۱۲ ۱۲ ۱۲

چکڑالویہ (یا اہل قرآن)

یہ فرقہ بھی جدید ہے جسکے بانی مولوی عبداللہ چکڑالوی ہیں۔ چکڑالہ ضلع لاہور پنجاب میں ایک گاؤں کا نام ہے اسی نسبت سے اس
فرقے کو چکڑالوی کہا گیا یہ فرقہ بھی بہت ترقی پذیر ہے ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک مصر و شام وغیرہ میں بھی ہمخیال کے
لوگ ہو گئے ہیں۔ اس فریق نے تفریط کی راہ اختیار کرکے حدیث کی صداقت کا بالکل انکار کر دیا ہے۔ اور خطرناک سے خطرناک حملہ
جو کسی دشمن کو بھی کبھی کرنیکی جرأت نہ ہوئی اس سے بڑھکر حملہ صداقت حدیث پر مسلمانوں کے اس گروہ نے کیا ہے اور اپنا نام اہل قرآن
رکھا ہے اس گروہ نے نہایت بیباکی سے مجموعہ احادیث کو سراپا مجموعہ ہزلیات اور مفتریات قرار دیا ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک
علم الحدیث پر پہلا حملہ نہیں ہے۔ بلکہ بعض یورپین مصنفین اسپرنگر ولیم میور بہت ہی کمینہ صورتیں عرصہ ہوا کر چکے ہیں جنکا جھوٹا
سرسید وغیرہ نے کھایا۔ جو احادیث کے ایک عظیم الشان اہتمام کو غلط اور ناصحیح قرار دیکر عقل اور دیانت کا خون کر چکے ہیں۔
لیکن یورپین مصنفوں اور نیز سرسید احمد خان کو بیرونی حملہ اور خیال کیا گیا تھا کیونکہ سابق الذکر تو سرے سے مسلمان ہی نہیں۔
سرسید احمد خان کو آزاد خیال سمجھکر مسلمانوں نے پہلے ہی خیرباد کہہ دیا ہے۔ اسلیئے انکے انکار حدیث کا اثر بہت خفیف ہوا تھا
لیکن مولوی عبداللہ نے اپنی تقریرات اور تحریرات کے ذریعہ وہ جال پھیلا دیا تھا جس سے بعض سمجھدار آدمی بھی انکے دام میں پھنس
گئے۔ پھر اسکے ساتھ یہ بھی مسلمہ امر ہے کہ یہ لوگ تمام مجموعہ احادیث کو یکسر غلط اور غیر صحیح قرار نہیں دیتے لیکن مولوی صاحب نے من
کل الوجوہ تمام احادیث کو مجموعہ اباطیل قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں "فی الحقیقت حدیث میں اسقدر لغویات اور ہذلیات
اور دور از کار اور بے سر و پا باتیں مندرج ہیں کہ وہ اسکی شکل کو نہایت ہی بدنما بناتی ہیں۔ لیکن وضاعین احادیث نے یہ بڑی
کاریگری کی کہ اسکو خاتم النبیین کیطرف منسوب کیا۔ برہان القرآن صفحہ ۱۰۹" نہ صرف زمانہ محمد الرسول صلعم کے لوگ ہی کتاب اللہ
کیمقابلے میں احادیث الانبیاء پیش کرتے تھے بلکہ یہ ملعون کام اس سے بھی پہلے کا ہے۔ فرعون بھی اہلحدیث تھا۔ اور موسیٰ سلام علیہ
کیمقابلے یوسف سلام علیہ کی حدیث پیش کرتا تھا۔ اور انکو ختم المرسلین جانتا تھا برہان القرآن صفحہ ۱۱۷" حدیث کی تشریح و
تفصیل کتاب اللہ المجید کے سراسر خلاف ہے اسوجہ سے مجھے شک ہوا کہ حدیث محمد الرسول اللہ کا قول و فعل نہیں۔ اور میں نے دیکھا
کہ وہ ایک نہایت ہی کریہہ المنظر بدصورت درخت رو بدشکل مضحکہ خیز ہے اس کو رسول اللہ سلام علیہ سے کوئی تعلق نہیں ہے
آپکی وفات سے سینکڑوں برس پیچھے بعض خود غرض لوگوں نے از خود ہزلیات گھڑلیں اور کمال سیاہ دلی سے انکو ناحق محمد الرسول اللہ
کے ذمہ لگا دیا ہے۔ یہ کام زیادہ تر بعض یہودی و نصاریٰ دشمنان دین کا معلوم ہوتا ہے۔ جنہوں نے اسلام کی بیخکنی کی یہ بہتر
راہ سوچی کہ مسلمانی کیقالب میں لوگوں کو قرآن حکیم کیطرف سے ہٹا کر اور طرف لگا دیں تاکہ انمیں بھی وہی کفریات جاری ہوں جو۔

خود ان کے باطل مذہب میں موجود ہیں الزکاۃ والصدقات صفحہ ۱۲-۱۳۔ تمام جملہ کتب منزلہ من اللہ میں ہر ایک کتاب خصوصاً
قرآن مجید جملہ احکام وتمام مسائل دین اسلام کیبارہ میں مباح تک بھی ہر طرح مکمل مفصل مشرح کافی شافی وافی عافی ہوتی ہے
اسکے کسی مسئلہ میں اجمال نہیں ہوا۔ مناظرہ صفحہ ۱۸ اسلام کی ہر ایک چیز من کل الوجوہ مفصل و مشرح طور پر بیان کیگئی ہے تو اب
وحی خفی یا حدیث کی کیا ضرورت رہی بلکہ اسکا ماننا اور دین اسلام میں اسی پر عملدرآمد کرنا سراسر کفر شرک ظلم فسق ہے مناظرہ۔

ان حوالوں میں جو دعاوی مذکور ہیں وہ سات ہیں بلکہ میں کہتا ہوں کہ مولوی صاحب کے مذہب کی بنیاد یہی سات باتیں ہیں اور وہ حسب ذیل ہیں

(۱) مجموعہ احادیث کا کل انبار مجوسیوں سے لیا گیا ہے (۲) وضاعین حدیث نے حدیث کو نبی صلعم سے منسوب کر دیا ہے (۳) پہلے لوگ بھی احادیث الانبیا کو نہ مانتے تھے (۴) علم الحدیث نے اسلام کی شکل بگاڑ دی (۵) وضاعین حدیث یہود ونصاریٰ تھے (۶) قرآن مجید مفصل ہے اسمیں ہر شے کی تفصیل ہے (۷) قرآن کو حدیث کی ضرورت نہیں

پہلی بات کا جواب یہ ہے کہ زبانی جمع خرچ تو ایسی چیز ہے جس سے مخالفین قرآن کو افتراء علی اللہ کہہ سکتے ہیں۔ مولوی صاحب نے اسکا ثبوت سوا زبانی جمع خرچ کے اور کچھ نہیں دیا۔ سوچنا چاہیے کہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہر روز صدہا اور ہزارہا مقدمات عدالتوں میں ہوتے رہتے ہیں۔ حکام لوگ گواہوں کے بیانات پر اپنے فیصلے کرتے ہیں اور جس حاکم کی کوئی غرض یا ضد نہیں ہوتی اسکے فیصلے غالباً فیصدی دس بھی خلاف واقع نہیں ہوتے۔ تو جب اس زمانہ پر شور وفتن میں کہ امانت دیانت کوئی چیز نہیں رہی۔ تقویٰ پرہیزگاری کی جاچ نہیں۔ جھوٹ فریب دروغ وعدہ خلافی اور چالبازی کو ہنر خیال کیا جاتا ہے۔ اور خود غرضی کا عقلمندی اور ہوشیاری نام رکھا جاتا ہے۔ اور حکام وقت ہر ایک موقع واردات پر بھی نہیں جاتے۔ اور پولیس کی ملمع سازی اور وکلاء کی سخن طرازی اس ہوشیاری کی ہوتی ہے کہ مقدمہ کی اصلیت نہ کھلے لیکن ایسی کھلتی ہے۔ کہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جاتا ہے۔ اور بے ساختہ لوگ بول اٹھتے ہیں اچی حق بات ہے۔ اچی سچ کو آنچ نہیں۔ اور ایسی تحقیقات کی بناپر ہزاروں کو سزا موت دیجاتی ہے۔ اور لاکھوں کروڑوں روپوں کا تغیر وتبدل ہوتا ہے اور پھر کوئی دنیا کا عاقل اس کارروائی پر اعتراض نہیں کرتا۔ اور نہ واقع میں قابل اعتراض ہے اور پھر علم الحدیث کی تحقیقات جسکے متعلق آریوں عیسائیوں برہمو کے منصف محققین پکار اٹھے کہ واقعی طور پر اگر دنیا میں کسی انسان کا کارنامہ صحیح اور از روئے سند موجود ہے تو وہ محمد کا ہے۔ مورخین کو علم الحدیث کی تدوین میں جو تحقیق وتنقیح وتہذیب میسر ہوئی اسکا عشر عشیر بھی تاریخ کو نہیں حالانکہ تاریخوں کی بھی تغلیط نہیں کیگئی۔ محدثین کے بیان حدیث صحیح وہ ہے جسکی تعریف محدثین سے اسطرح منقول ہے الصحیح ینقل عدل تام الضبط متصل السند غیر معلل ولا شاذ۔ اسکو ایسے راویوں نے نقل کیا ہے جو یادداشت کے پختہ ہوں ایسے سلسلہ وار جسمیں کوئی راوی چھوٹا نہ ہو۔ اس روایت میں کوئی خرابی ہو لونہ شاذ ہو۔ (ترجمہ از شرح نخبۃ الفکر) صحت حدیث کیلئے پانچ قیود ذکر کیا ہے۔ جو اس تعریف میں پایا جاتا ہے (۱) سند کا متصل ہونا (۲) اسکے راویوں کا عدل کیساتھ موصوف ہونا (۳) ان کے حافظہ کا قوی ہونا (۴) اس روایت کا شاذ نہ ہونا (۵) اسمیں کسی قسم کی علت کا نہ ہونا۔ اب پانچوں کی خود تفصیل سنیے (۱) اسناد کا متصل ہونا) اسکا مطلب یہ ہے کہ کتابوں کے مصنفین نے جس اپنے شیخ سے حدیث روایت کی ہے اس شیخ پر لازم ہے کہ وہ اپنے شیخ کا اور وہ اپنے شیخ کا بیان کرے آنحضرت تک اسی سلسلے کو بیان کرے اور جسمیں کوئی راوی چھوٹ نہ جائے اگر کوئی راوی غلطی سے پاک ہو اور وجہ ترک ہوگیا وہ سند متصل نہ ہوگی بلکہ اسکو منقطع کہیں گے (مقبول نہ ہوگی) سند متصل جاننے کیلئے محدثین کو چند باتیں ضرورت ہوتی ہے (۱) ہر ایک راوی کا نام اور اسکی کنیت جانتا ہو (۲) ہر ایک راوی کے شیخ کو بھی جانتا ہو (۳) راوی اور اسکے شیخ کی جائے سکونت سے بھی واقف ہو (۴) راوی نے اگر طلب حدیث کیلئے سفر کیا ہے تو جائے سفر وسنہ وتاریخ سفر بھی معلوم ہو (۵) راوی اور اسکے شیوخ کی تاریخ ولادت ووفات بھی معلوم ہو (۶) راوی اور اسکے شیخ کی ملاقات کا بھی علم ہو تاکہ سند کے اتصال کا یقین کامل ہو جائے (۷) راویوں کا عدل کیساتھ موصوف ہونا عدل کے معنی یہ ہیں العدل ان یکون مسلماً عاقلاً

اصولی طور پر یہ فرقہ مسلمانوں سے الگ ہے کیونکہ اس فرقے کا اصول ہے کہ ہر نبی جو صاحب شریعت ہو اسکی تعلیم کے دو
حصے ہیں علمی اور عملی ۔ علمی تعلیم واجب التعمیل ہے عملی کے ہم مکلف نہیں اور اپنی سینہ زوری سے دعوی کیا ہے
کہ تمام شریعت علمی کے اندر آجاتی ہے عملی تعلیم کی حاجت نہیں حالانکہ انبیا کا دنیا میں معصوم عن الخطا ہوکر

(بقیہ) بالغا سلیما من اسباب الفسق وخوارم المروۃ وہ بشرط الطریقۃ ولا اللہ کی ارقیۃ ۔ یعنی راوی مسلمان ۔ عاقل بالغ فسق بے حیائی وغیرہ
عیوب سے پاک ہو ۔ اسکو صاحب عدل کہتے ہیں ۔ ایک لمبی قید اور زیادہ ہے کہ وہ عام طور پر بازاری لوگوں میں بیٹھ کر گپ شپ نہ اڑاتا ہو بلکہ بازار میں راہ چلتے حالت بے حیا
لوگوں کیطرح کھاتا پیتا اور پیشاب وغیرہ نکرتا ہو بلکہ اسکا متشرع اور متدین ہونا نہایت ضروری ہے ۔ اگر اسکے خلاف ہوگا تو وہ روایت صحیح نہ ہوگی (۳) راوی کا صفت ضبط کیساتھ بھی
موصوف ہونا ضروری ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ ہر راوی کا قوت حافظہ ایسا عمدہ ہو کہ حدیث کے الفاظ اور رواۃ وغیرہ کو خوب یاد رکھتا ہو اگر کوئی راوی اس صفت کیساتھ موصوف نہ ہوگا تو وہ
حدیث صحیح نہ ہوگی (۴) وہ روایت شاذ بھی نہ ہو اسکا مطلب یہ ہے کہ ایک حدیث ہے جو بہت سے طریقوں سے عمدہ عمدہ اور اعلی اعلی درجے کے راوی اسکو روایت کرتے ہیں مگر ایک دوسری
حدیث اسکے خلاف ہے جو باوجود اس کے کہ اسکے راوی بھی سب عمدہ ہیں لیکن کثرت نہیں ہے کیونکہ یہ دوسری حدیث صرف ایک طریقے سے مروی ہے ۔ لہذا محدثین کی اصطلاح میں اسکو حدیث شاذ
کہتے ہیں پس حدیث کے صحیح ہونے میں یہ بھی شرط ہے کہ وہ حدیث شاذ نہ ہو (۵) کوئی علت اسمیں نہ ہو محدثین رحمہم اللہ کے نزدیک صحیح کی تمام قیودات میں یہ قید نہایت دقیق اور بہت
مشکل ہے جسکے بارے میں حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں حل تتکلم فیہ الا قلیل یعنی اس حالت میں بہونچنے والے بہت تھوڑے لوگ ہیں ۔ اس جملہ تفصیلہ کا بیان ہے کہ علت کی دو
قسمیں ہیں کبھی علت سلسلہ سند میں ہوتی ہے اور کبھی متن اپنی نفس حدیث جسکو معلوم کرنا درایت کا کام ہے **ناظرین!** یہ ہے وہ انتظام جو حدیث کی صحت کیلئے کیا گیا ہے
اور پھر یہ انتظام تھا یہ ہے کہ اگر اسماء الرجال وسیر و تاریخ و طبقات و اصول حدیث کی تمام کتابیں یکجا جمع کی جاویں تو میں نہیں کہہ سکتا کہ کتنے اونٹ انکی بار برداری کو
درکار ہوں گے تخمینا پانچ لاکھ آدمیوں کا اسماء الرجال بہم سکونت و تاریخ ولادت وفات و کیفیت مذہب اسلام میں محض تدوین حدیث کی کمال پرہیز گاری کیغرض
سے فراہم کیا گیا ہے ۔ **اسکو مولوی صاحب نے لکھدیا کہ وہ مجموعہ مزخرفات ہے** ۔ کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا ہ
دوسری کا جواب اسطرح پر ہے کہ احادیث کو روایت کرنیوالے صحابہ ہی ہیں اور وہی قرآن کو روایت کرتے ہیں ۔ راویوں کیطرف سے قرآن و حدیث دونوں کا ایک حال ہے صحابہ کے بعد سے
ایک دونوں چیزوں راویوں ہی کے ذریعہ سے ہیں ۔ قرآن شریف کیواسطے مسلمانوں کو کشف یا الہام ہر زمانہ میں نہیں ہوتا ہے ۔ کہ یہ سمجھ لیا جائے کہ جو قرآن کے راوی ہیں وہ
بہت سی احادیث کے بھی راوی ہیں ۔ تیسرا اعتراض مولوی صاحب کا یہ ہے جو تار عنکبوت سے بھی کمزور ہے بلکہ ایک طرح سے ہماری تائید و حمایت کرتا ہے ۔ کہ پہلے لوگ
پہلی احادیث الانبیاء کو مانتے تھے ۔ معلوم ہوا کہ انبیاء کی عملی تعلیم محتجب ہے ۔ جبھی شروع اسلام یعنی ابتداء انسان سے یہی خیال اہل شرائع میں جاری رہا ہے کہ ہر نبی کی
عملی تعلیم عین شریعت ہے ۔ اور اس سات ہزار برس کے دنیا میں اس مسئلہ کا انکار کسی نے نہیں کیا ۔ مگر مولوی صاحب کو یہ حوصلہ ہوا چوتھا الزام حدیث
پر مولوی صاحب نے یہ لگایا ہے کہ حدیث نے اسلام کی شکل بگاڑ دی ۔ افسوس ہے کہ مولوی صاحب نے اس اعتراض میں بددیانتی سے کام لیا ۔ یہ الزام جب صحیح
ہو سکتا ہے جب مولوی صاحب دو چار حدیثیں ایسی پیش کرتے جنکی قرآن کتاب اللہ میں تطبیق نہ ہوتی ۔ لہذا مولوی صاحب کے پیروں کا فرض ہے کہ اس قسم کی احادیث پیش
کر کے مولوی صاحب کی پریشانی کو دور کریں ۔ میں کب ہوں ہرگز نہ کر سکیں گے پانچواں بہتان یہ ہے جو مولوی صاحب نے حدیث پر باندھا ہے کہ وضاعین حدیث یہود
نصاری تھے ۔ اگر وضاعین حدیث سے مولوی صاحب کی غرض یہ ہے کہ جملہ احادیث موضوعہ اور ان کے وضاع یہود و نصاری ہیں ۔ تب تو مولوی صاحب نے
دیانت و انصاف کا خون کر کے دین و ایمان کو گمراہی کے بحر الکاہل میں جا کر ڈبو دیا ہے ۔ کیونکہ احادیث کے وضاعین میں یہ بھی ایک
ظاہر ہے کہ مسلمان بھی ہیں اگر یہ منشا ہے کہ بعض وضاع احادیث یہود و نصاری نے وضع کی ہیں ۔ تو مسلم ہے ۔ مگر مولوی صاحب کو یا تو یہ معلوم نہیں یا دیدہ دانستہ
سچائی کا خون کر کے دین الہی کو خوردبرد کرنیکی فکر میں ہیں کہ جسطرح آج وہ وعید دین بین اور خوردبین سے ارض و سماوات کے مخفی اجرام
کی کاشف حال مانی جاتی ہے اسیطرح اسلامی روایات کی دوربین اور خوردبین یعنی اصول الدرایت والروایت کا بھی حرف حرف ایجاد ہوا تھا کہ بیشمار اجرام مخفیہ
اور صف خراب مادوں کا انکشاف ہو گیا ۔ انہی دوربینوں اور خوردبینوں کے ذریعہ نقادان حدیث نے معلوم کر لیا کہ یہ سچ ہے اور یہ جھوٹ ہے جیسے
دیکھو کر ایک شام دیکھا ۔ اٹھالی للحدیث ضوء کضوء النہار تعرفہ وظلمۃ کظلمۃ اللیل تنکرہ یعنی صاف کھلے دن کے مانند درخشاں ہے یقینی ہے کہ تو اس کو
پہچان لیگا ۔ اور دوسرے معنے ظلمت کی تاریکی ہے کہ تو خود اس کا انکار کر دیگا ۔ چھٹا دعوی مولوی صاحب کا یہ ہے کہ قرآن مجید مفصل ہے

تشریف لانا خود اس بات کی دلیل ہے کہ انکی عملی تعلیم بھی واجب التعمیل ہے۔ کیونکہ اللہ صاحب انکو نمونہ بنا کر دنیا
کیلئے مبعوث فرماتے ہیں۔ تو اسکی غرض یہی ہوتی ہے کہ اس نمونے کے نشان پر چلا جائے یہی معنی ہیں خدا کے اس کلام کے
لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجو اللہ والیوم الآخر اے بندو اس شخص کیلئے جو ایمان صحیح رکھتا ہے
اللہ کا رسول اچھا نمونہ ہے اللہ رب العالمین نے تو اپنے رسول کو مبین و شارح قرار دیا ہے وما انزلنا علیک الکتاب الا لتبین
لہم الذی اختلفوا۔ یعنی قرآن کو اس لئے اتارا ہے کہ بیان کے ذریعہ اختلاف کو مٹائے۔ اصل بات یہ ہے کہ
اہلقرآن کا فرقہ بمقابلہ آریہ سماج نکلا ہے اس نے قرآن کو چیستان اور معمہ بنا کر اسے کھینچ تان کر اسکی ہڈیاں مروڑ کر ایک
نئے مذہب کی بنیاد ڈالی ہے۔ الفاظ کے جوڑ توڑ سے ایسے معنی نکالے ہیں کہ قرآن کو سو دفعہ پڑھ جاؤ وہ معنی سمجھ
اسمیں ہر شے کی تفصیل ہے یہ بھی مولوی صاحب کا بڑا ہتھیار ہے جسے آجکل مولوی حشمت علی بھی استعمال کر رہے ہیں۔ مگر اس میں بھی مولوی صاحب اور
میزان کے حواری مولوی حشمت علی کو زبردست ٹھوکر لگی ہے۔ کیونکہ مولوی صاحبان یوں سمجھ بیٹھے ہیں۔ کہ مفصل کے معنی مشروح سمجھ لئے ہیں حالانکہ لغات
العرب میں تفصیل کا معنی تبیین کا بھی ...... ہے جسکے معنی بیان کرنا ہے جو نہایت واضح طور پر ہو اور مفید ہے (دیکھو لسان العرب وغیرہ) اور پھر اگر بقول آپکے
قرآن مفصل ہے تو آپکو چار سو صفحوں کی کتاب میں محض نماز کے مسائل لکھنے کی کیوں ضرورت لاحق ہوئی۔ ہم آپکی تشریح کو نہیں مانتے جو رسول اللہ کی تفسیر نکالتے ہیں
جو ایک حیثیت سے کتاب اللہ کے مفصل ہیں۔ تصنیف را مصنف نیکو کند بیان مقولہ عقلا کا ہے۔ پھر اگر اس میں ہر شے کی تفصیل ہے تو میں دریافت کرتا ہوں
کہ ساری دنیا کے حالات قرآن میں کہاں ہیں۔ سائنس تاریخ جغرافیہ ہندسہ کہاں سما گئیں۔ ممکن ہے کہ اسپر اہلقرآن یوں کہیں۔ کہ دین کی کہا ہیں۔ مگر میں دریافت
کرتا ہوں کہ دین میں تمدن و سیاست و معاشرت سب شامل ہے پھر ان سب کا مفصل بیان کہاں ہے۔ ساتواں دعویٰ مولوی صاحب کا یہ ہے کہ قرآن کو حدیث کی ضرورت
نہیں۔ یہ ایک ایسا سوال ہے جو بعض لوگوں کو الجھن میں ڈالنے کا باعث ہوتا ہے وہ اس پہ بہک جاتے ہیں۔ مگر یہ سوال خود مولوی صاحب نے ترجمۃ القرآن و تفسیر نماز و زکوۃ کی
کتابیں لکھکر حل کر دیا ہے۔ کیونکہ ان موٹی موٹی کتابوں کے لکھنے سے مولوی صاحب کا منشا یہی ہے کہ قرآن کریم کے اصلی منشا سے لوگوں کو واقف کر دیا جائے۔ جب مولوی صاحب
کتاب اللہ کی تفسیر کرنیکے مجاز ہیں۔ اور ان کے پیرو آپ سے استفادہ کر سکتے ہیں پھر اگر کسی نے رسول اللہ صلعم کی تفسیر (حدیث) کی ضرورت کو مانا تو کیا برا کیا۔ بلکہ اسکا ماننا فرض تھا
کیونکہ امت کیلئے انبیاء و رسل نمونہ ہیں احکام الٰہی کو لیکر آتے ہیں۔ اسلئے وہ معصوم بھی ہوتے ہیں۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجو اللہ والیوم الآخر
یعنی یہ اسوۃ حسنہ ہی تو ضرورت حدیث کا داعی ہے۔ یہ بات بھی ایک عجوبہ سے کم نہیں۔ کہ احادیث کا انکار علماء اسلام میں اب تک کسی نے نہیں کیا۔
میں نہیں کہہ سکتا کہ مولوی صاحب ایسے علم القرآن اور سمجھ بوجھ سے بے بہرہ ہیں۔ کہ دین الٰہی کیلئے اتنا بڑا انتظام جو تیرہ سو سال تک علماء سلف میں جاری تھی علماء اسلام
جاری رہا مگر سارے جہاں میں ایک بھی اس کا ذکر کو لیکر نہ اٹھا کہ اے مولویو تم کیا کر رہے ہو عرب ایران اور شام سے اگر نہ اٹھی تو چین ترکستان ہندوستان ہی سے
اٹھتی۔ یا کوئی افریقہ کے وسیع ملک یا ہسپانیہ کی اسلامی سلطنت کا کوئی حق پسند مسلمان ضرور پکار اٹھتا کہ یہ مجموعہ جو احادیث کا تیار ہو رہا ہے مجموعہ اباطیل ہے
یہ ہماری نماز ہے نہ زکوۃ۔ یہ کسی یہودی یا عیسائی کا کلام ہے۔
مگر کسی نے بھی یہ کام نہیں کیا کیا ساری دنیا کے مسلمانوں نے سازش کر لی تھی +
۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مین نہین آتے۔ تیرہ سو برس سے جو نماز عملی تواتر سے چلی آتی تھی جس کے لئے احادیث مین خاص اہتمام تھا۔
وہ بدل ڈالی۔ اتوار وغیرہ مین شاخسانے نکالے ہین۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی تنتیس روزونکے قائل تھے مگر
ہمارے دوست مولوی حشمت علی پنجابی اڈیٹر اشاعت القرآن صرف تین روزے بتاتے ہین۔ جیسے ایام معدودات
کی تفسیر قرار دیا ہے اسجماعت کے اصل بانی مولوی عبداللہ صاحب ہین۔ لیکن اب بہت سے اختلافات نے جگہ پاکر
کئی جماعتین کردی ہین جو ایکدوسرے برسرپیکار ہین۔ لاہور ڈیرہ اسمٰعیل خان گوجرانوالہ امرتسر مدراس وغیرہ مین
بڑی بڑی جماعتین موجود ہین چار اخبار بھی نکلتے ہین۔ اس فرقے کی تردید مین بہی علماء کرام کی تصانیف ہین۔
بالخصوص مولوی ثناء اللہ صاحب کی دلیل الفرقان اور حدیث نبوی اور تقلید شخصی وغیرہ خوب ہین۔ اور حال
ہی مین دیگر رسائل اثبات الخبر ودلیل الجلی علی وحی الوحی اور تفہیم القرآن وغیرہ بعض علماء اہلحدیث کیطرف سے نکلے ہین
مولوی محمد علی لاہوری احمدی نے بھی ایک کتاب مقام حدیث نام باستثناء چند اغلاط خوب لکھی ہے جزاہ اللہ تعالی
عاجز احقر الناس کا بھی اس فرقے کی تردید مین ایک مفصل اور مشرح کتاب لکھنے کا مصمم ارادہ ہے بشرطیکہ حیات
مستعار کو اور مہلت ملی ورنہ کوئی اور اللہ کا بندہ لکھدیگا۔ کیونکہ اس قسم کی ایک ضخیم کتاب کی ضرورت ہے جسمین مولوی
عبداللہ کے ترجمۃ القرآن اور صلوٰۃ القرآن کے علاوہ دیگر کتب مصنفہ فرقہ چکڑالویہ کے خطرات وشبہات کا مکمل جواب ہو
خدا تعالی اپنے فضل وکرم سے اس فرقے کے علما کو جلد سیدھی راہ پر لاوے یا اللہ ایسا ہی ہو۔

تنبیہ

یہانتک اسلام کے بارآور درخت کی ان سوکھی ہوئی شاخون کا بیان تھا جو درخت کے اوپر ہی سوکھ کر ٹوٹ پڑی ہوئی
تھین۔ مگر واقعی طور پر وہ جلادینے کے قابل ہو چکی ہین یہ شریعت غرا کے شجر کے تنے کو چھوڑ دیا ہے۔ حالانکہ یہ روئے زمین کا
ایک اکیلا درخت ہے جسکے اندر پھل وپھول لانیکی پوری قابلیت ہے جسکا لگانیوالا ایک بہت ہی زبردست اور ہوشیار مالی
ہے جو مالک کے بھی منظور نظر ہے لیکن اب ہم اسلام کے ان دو بڑے فرقون کو پیش کرتے ہین جو اپنی اصل سے الگ نہین
ہوئے ہین اور ایکدوسرے کسیقدر اصولاً متحد اور قریب ہین۔ اختلاف صرف اسقدر ہے کہ ایک گروہ مقلدین کا اپنے اکابر
ائمہ کی تقلید کو واجب جانتا ہے۔ اور انہی کے اتباع سے شریعت کو وابستہ خیال کرتا ہے دوسرا فریق (اہلحدیث) کہتا ہے

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

قرآن وحدیث رالبس تبہ + بگذار کلام ماسوا را + لیکن یہ اختلاف اصلی ہونیکی وجہ سے اپنی تفریعات کیساتھ صد ہا۔

فروعی اور جزوی اختلافات پیدا ہونیکا باعث ہوا ہے کاش یہ اختلاف مٹ جائے تاکہ یہ خفیف اجنبیت بھی مٹ جاوے اور دیگر گمراہ فرقوں کی راہ یابی کا ذریعہ بنا جاوے یاالہی ایسا ہی ہو۔

مقلدین

تقلیدی فرقے چوتھی صدی ہجری میں پیدا ہونے شروع ہوئے اس سے پہلے تقلید کا رواج نہ تھا۔ عامی کو جو عالم ملجاتا تھا اس سے مسئلے کی تشفی ہوجاتی۔ کسی معین عالم کی اتباع کو واجب نہیں جانتے تھے جیسا کہ حجۃ الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں اِعْلَمْ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا قَبْلَ المِائَۃِ الرَّابِعَۃِ غَیْرَ مُجْتَمِعِیْنَ عَلَی التَّقْلِیْدِ الخَالِصِ لِمَذْھَبٍ بَلْ کَانَ فِیْھِمُ العُلَمَاءُ وَالعَامَّۃُ وَکَانَ مِنْ خَبَرِھِمْ اَنَّھُمْ اِذَا وَقَعَتْ لَھُمْ وَاقِعَۃٌ اِسْتَفْتَوْا فِیْھَا اَیَّ وَاحِدٍ مِنْ غَیْرِ تَعَیُّنِ مَذْھَبٍ رحمۃ اللہ[1] یقین جانو کہ چوتھی صدی ہجری کے لوگ کسی ایک معین مذہب کی تقلید پر جمع نہ تھے بلکہ انمیں کوئی عامی تھا اور کوئی عالم۔ عامیوں کا یہ طریق تھا کہ جب کبھی انکو کوئی مسئلہ پیش آتا تو جس مفتی کو پاتے اس سے پوچھ لیتے یعنی کسی کی تخصیص نہ تھی جن ائمہ کی تقلید کیگئی وہ حسب ذیل ہیں امام ابو حنیفہ رح متوفی ۱۵۰ھ امام اوزاعی متوفی ۱۵۷ھ سفیان ثوری ۱۶۲ھ امام لیث متوفی ۱۷۵ھ امام مالک متوفی ۱۷۹ھ سفیان بن عیینہ متوفی ۱۹۸ھ امام شافعی متوفی ۲۰۴ھ اسحاق بن راہویہ متوفی ۲۳۰ھ امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ امام داؤد ظاہری متوفی ۲۷۰ھ محمد بن جریر متوفی ۳۱۰ھ وغیرہ وغیرہ۔

لیکن موجودہ زمانہ میں صرف چار مذاہب کے مقلدین کا وجود ملتا ہے جنکو حنفیہ۔ شافعیہ۔ مالکیہ۔ حنبلیہ کہتے ہیں باقی دیگر ائمہ مذکورین کے مذاہب کالمعدوم ہوگئے ہیں

مقلدین کا عقیدہ ہے کہ چاروں اماموں کے بعد کوئی ایسا مجتہد نہیں پیدا ہوا جو انکا سا اجتہاد کرے۔ مالکیہ حنبلیہ سوائے عرب کے کہیں نہیں پائے جاتے شافعیہ زیادہ تر مصر و افریقہ و عراق وغیرہ اور قدرے جاوا اور جنوبی ہند میں پائے جاتے ہیں لیکن مقلدین ابو حنیفہ کم و بیش سارے جہاں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ قدیم زمانے میں بیت اللہ میں جماعت بندی پر ہر چہار فریق میں تنازع ہوا۔ ہر ایک کی خواہش ا۔ ہر ایک کی خواہش الگ علیحدہ مصلے کی تھی۔ کہ سلاطین چراکسہ نے مصلے ہی چار کردیے اور اچھی خاصی تفریق کردی اور کل حزب بما لدیہم فرحون کے مصداق بنے (از سبیل الرشاد مصنفہ مولوی رشید احمد)

مقلدین ائمہ اربعہ نے ہر ایک امام کیطرف فقہ منسوب کی ہے جسکو بقول ان کے اصولی طور پر خود اماموں نے اور فروعی طور پر انکے شاگردوں اور شاگردوں کے شاگردوں نے مرتب کیا ہے چونکہ دیگر ائمہ کے مقلدین کا وجود ہندوستان میں کالعدم ہے اور نہ ہمیں ان کے پورے حالات دستیاب ہو سکے اسلئے صرف فقہ حنفیہ کیطرف متوجہ ہوتے ہیں۔ فقہ حنفیہ کیمتعلق ہمارا خیال ہے کہ اسکی سند باقاعدہ امام ابو حنیفہ تک نہیں پہنچ سکتی۔ کیونکہ اسکی سند اور اتصال

[1] حاشیہ صفحہ ۲۸ پر ملاحظہ فرمایئے ۱۲

کا انتظام فقہا حنفیہ کیطرف سے نہیں کیا گیا۔ کاش فقہا حنفیہ فقہ کی سند پہونچا دیتے تو آج ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ مسئلہ امام صاحب سے منقول نہیں ہے اگر ہے تو ثبوت لاؤ۔ اور پھر مقلدین کو پریشانی نہیں اٹھانی پڑتی۔ تمام فقہ کی کتابوں کو

حاشیہ صفحہ ۲۳۔ مقلدین تقلید کو واجب اور فرض جانتے ہیں جسکے لیے ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ اپنے ائمہ کو معصوم عن الخطاء اور مصیب واجب الاطاعت قرار دے بیٹھے ہیں جسکا رد قرآن نے بڑے زور کیساتھ کیا ہے چنانچہ فرمایا اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونه اولیاء اتباع کرو اس چیز کی جو منجانب اللہ ہے اور سوائے اس کے کسی کی اتباع مت کرو مگر مقلدین نے تقلید میں اتنا غلو کیا ہے کہ وہ اعتدال سے گذر گیا۔ خواہ کتنی ہی صحیح حدیث اپنے امام کے برخلاف مقلدین کو ملجائے۔ مگر وہ ماننے کیلئے تیار نہیں۔ جس سے ہم کہتے ہیں کہ مسلمان مقلدین پورے پورے یہود و نصاریٰ کی راہ پر چلے جنکی صفت قرآن نے اسطرح بیان کی ہے اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ کہ بنا لیا انہوں نے اپنے عالموں اور درویشوں کو رب اللہ کو چھوڑ کر۔ عدی بن حاتم (سابق یہودی) نے آپ سے دریافت فرمایا تھا۔ یا رسول اللہ انہوں نے اپنے عالموں اور درویشوں کو رب تو نہیں بنایا تھا تو آپنے فرمایا کہ جس چیز کو تمہارے عالم اور درویش حلال کہدیتے اس کو حلال ہی جانتے تھے اور جسکو وہ حرام کہدیتے اسکو حرام ہی جانتے تھے یا نہیں تو کہا عدی بن حاتم نے یہ بات تو تھی اے اللہ کے رسول۔ آپنے فرمایا یہی تو رب بنانا ہے۔ ہم خود ہی نہیں کہنا چاہتے بلکہ علماء احناف کے ایک جید عالم مولانا مولوی **اشرف علی** تھانوی کو گواہ پیش کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ کون اس گواہ کو غیر معتبر ثابت کرتا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں" بعض مقلدین نے اپنے ائمہ کو معصوم عن الخطاء و مصیب وجوبا مفروض الاطاعت تصور کر کے عزم بالجزم کیا کہ خواہ کیسی ہی حدیث صحیح مخالف قول امام کے ہو اور مستند قول امام کا بجز قیاس کے امر دیگر نہ ہو پھر بھی بہت سے علل اور خلل حدیث میں پیدا کر کے یا اسکی تاویل بعیدہ کر کے حدیث کو رد کر دینگے اور قول امام کو نہ چھوڑینگے ایسی تقلید مصداق ہے قولہ تعالی اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ الآیۃ اور خلاف وصیت ائمہ مرحومین کے ہے" دیکھو فتاوے امدادیہ جلد ۴ صفحہ ۹۸ مطبوعہ مجتبائی دہلی۔ نیز اسی فتاویٰ کی جلد سوم صفحہ ۱۱ میں ہے "قاعدہ کلیہ ہے کہ رسول اللہ کا ارشاد اگر کسی امتی کے قول و فعل کے معارض ہو تو آپکے ارشاد کو ترجیح ہوگی اس قسم کی تقریر امام رازی نے اپنی تفسیر تحت مذکورہ میں بھی کی ہے

کہاں ہیں وہ مقلدین احناف جو کہدیا کرتے ہیں کہ یہ آیت علماء اہلحدیث بے محل لاتے ہیں کہاں یہود و نصاریٰ کی تقلید۔ کہاں مقلدین ائمہ۔ میرے پیارے دوستو انبیاء اور معصوم ہیں جس سے وہ مفروض الاطاعۃ ہیں انکے سوا کوئی امام نہ عالم معصوم ہے بلکہ سب خطا و نسیان کے پتلے ہیں جن حنفی عالم صاحب کا ذکر ابھی آیا ہے یعنی مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنے رسالہ اقتصاد میں تقلید کے متعلق کئی امر پیش کئے ہیں آپ فرماتے ہیں" کہ تقلید نہ کرنے سے اس زمانہ میں خلل واقع ہوتا ہے۔ کیونکہ اس زمانہ میں طبائع پر فساد و غرض پرستی غالب ہے اگر تقلید نہ کیجاویگی تو بعض خرابیاں پیش آوینگی یہ آویگی وہ آویگی انتہی مختصراً" **مولانا!** یہ فیصلہ تو علیم و قدیر خدا کے ہاتھ میں ہے جسکی صفت ہے علیم بذات الصدور کہ کون اخلاص سے عمل کرتا ہے اور کون نفس پروری غرض پرستی سے + ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ جو خلل ہمارے سامنے ظہور پذیر ہو گیا ہے۔ اس کیلئے ہم **مولانا** کو تکلیف دینی چاہتے ہیں کہ اس ہنگامے کو ذرا بریلوی اور بدایونی علماء کی تصانیف دیکھ کر صاف فرما دیں شاید آپکو وقت اٹھانی پڑے۔ ہم ہی میسر کراتے ہیں۔ لیجئے بعض مقلدین احناف کے عقائد ملاحظہ فرمائیے۔ جو مقلدین کس کس طرح کے افعال شرکیہ کے مرتکب ہوئے ہیں جن کو کوئی بچا پکا حنفی **عرب کے بت پرستوں** سے کم نہیں کہیگا عقیدہ نمبر **۱** رسول خدا ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں (رسالہ انیس الطالبین ص ...) عقیدہ نمبر **۲** آنحضرت کی روح مقدس مجلس میلاد میں حاضر ہوتی ہے (فتاویٰ نظامیہ جلد ۱ ص ۳۴) عقیدہ نمبر **۳** چونکہ حضور کی روح مبارک مجلس میلاد میں تشریف لاتی ہے اسواسطے قیام کرنا واجب ہے عقیدہ نمبر **۴** استمداد یعنی مدد مانگنا اولیاء اللہ سے فرض ہے۔ (فتاوی مذکور اخبار الفقیہ) عقیدہ نمبر **۵** غیر مجتہد شخص کو مجتہد شخص کی تقلید کرنی فرض ہے (رسالہ اہلحدیث و اہل سنت ص ۵۷) عقیدہ نمبر **۶** گیارھویں کی نیاز کرنا نشان سنت ہے (رسالہ اہلحدیث و اہل سنت ص ۵۸) عقیدہ نمبر **۷** اولیاء اللہ کا عرس کرنا فضیلت کی بات ہے (ایضاً) عقیدہ نمبر **۸** صلوٰۃ غوثیہ ادا کرنا یعنی دو رکعت نماز ادا کر نیکے بعد بغداد کیطرف گیارہ قدم چلنا اور شیخ عبد القادر جیلانی کو مدد کیواسطے پکارنا (فتاوی نظامیہ ج ۱ ص ۲۹) عقیدہ نمبر **۹** اولیاء اللہ سے استمداد جائز اور ندا و پکار جائز اور شیئاً للہ جائز اور فریاد و استغاثہ جائز جہات و حاجات میں مساوی الحقیقی مدد جانے (الفضل من اللہ ص ۱) عقیدہ نمبر **۱۰** چون متحیر شوید شما در امور یعنی بر آید کار ہا ایس مدد بجوئید از اصحاب قبور۔ توضیح العقائد مؤلف تصنیف مولوی قاضی رکن الدین کوٹلوی ثم الالوری ص ۱۰۶ عقیدہ نمبر **۱۱** (سوال) غیر اللہ سے مدد مانگنا کیسا ہے (جواب) بلاشبہ درست ہے جیسا کہ اللہ نے فرمایا واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ ظاہر ہے کہ صبر و صلوٰۃ غیر اللہ ہیں اور اسکی تائید حضرت عیسیٰ کے قول من انصاری الی اللہ سے بھی ہوتی ہے۔ توضیح العقائد طبع اول در مطبع ... صفحہ ۱۵ اسی کتاب میں بر صفحہ ۱۷ بحوالہ طبرانی عتبہ بن غزوان سے روایت لائے ہیں اذا اضل احدکم شیئا و اراد عونا وھو بارض لیس بہا انیس فلیقل یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی فان للہ عبادا لا یراہم۔ جب تم میں سے کوئی راستہ بھول جائے اور مدد چاہے اور ایسی زمین میں ہو جہاں انیس نہ ہو تو اے اللہ کے بندو کہکر پکارے وہیں ایسے بندے ہیں جو دیکھتے نہیں (موضوع حدیث ہے) عقیدہ نمبر **۱۲** سجدہ تعظیمی جائز اور مستحب ہے (مرشد کو سجدہ تعظیم مؤلفہ حسن نظامی دہلوی) عقیدہ نمبر **۱۳** بوسہ قبر لینا جائز ہے

منصفو! یہ لوگ ہیں حنفی یہی لوگ کہتے ہیں کہ غیر مقلد (اہلحدیث) **کافر** ہیں اور اہل سنت سے خارج ہیں۔

ایک حیلہ تقلید کیلئے یہ بھی تراشا جاتا ہے کہ تقلید کرنے سے انسان اختلاف سے بچ جاتا ہے فلہذا ہمنے تقلید کو اختیار کیا ہے مگر یہ بھی واقعہ کے خلاف ہے۔

پڑھ جاؤ۔ مگر سند کا انتظام ہرگز نہ ملے گا صرف تاریخ کے مطالعہ سے یہ امر منکشف ہوگا۔ کہ بنی امیہ کے زوال کے بعد ۱۳۶ھ میں خلافت عباسیہ کا زمانہ آیا اور قانون (فقہ) کی ضرورت محسوس ہوئی کچھ تو سلطنت کا کاروبار چلانے اور جان و مال کی حفاظت کیلئے اور کچھ مطلق العنان بادشاہوں کی خواہشات پورا کرنے اور انکی جابرانہ اور متلون حرکات کو مسلمانان صدر اسلام کے اقوال و افعال سے تطبیق دیکر جائز رکھنے کیلئے قانون فقہ کی ضرورت داعی ہوئی تو خود رو مقننین فقہاء ٹڈی دل کے مانند اٹھ کھڑے ہوئے اور دین الٰہی کو خورد برد کرنے میں مشغول ہو گئے خدا تعالیٰ امام ابو حنیفہ کی قبر کو نور سے بھر دے جب جبیرہ حاکم کوفہ نے آپکو اس قسم کے قوانین مسائل فقہی

(بقیہ) انکو بھی چھوڑ دیا۔ اختلاف فقہ حنفیہ میں ہے یہ نہیں کہہ سکتا کہ اتنا مذ اختلاف اور مذہب یا سو سائٹی میں ہو ایک کو ہر فرقہ جسکو امام ابو حنیفہ حلال کہتے ہیں اسیکو امام ابو یوسف حرام کہتے ہیں امام محمد اس کو مکروہ کہتے ہیں امام صاحب ایک چیز کو پاک بتاتے ہیں اور ابو یوسف ناپاک ہدایہ والا کسی قول کو مفتی بہ قرار دیتا ہے کنز الدقائق والا دوسرے کو اور منیہ کچھ کہتی ہیں عالمگیری و قاضیخان کچھ لیجئے ہم ذیل میں ایک مسئلہ احتیاط الظہر پیش کرتے ہیں۔ صاحب قنیہ لکھتے ہیں جس گاؤں کے مرد دو جگہ نماز پڑھتے ہوں اگر دونوں کا جمعہ ایک جگہ ساتھ شروع ہو تو دونوں باطل ہو جاوینگے۔ اور تیسرے نکا ہوگا اسلئے ضروری ہے کہ چار رکعت احتیاطی پڑھیں یعنی صاحب قنیہ تو لیئے احتیاطی کو فرماتے ہیں جیسا کہ قول سے ظاہر ہے صاحب شامی کی سنئے جس گاؤں کے شہر ہونے میں شک ہو تو لازم ہے کہ وہاں کے لوگ احتیاطی پڑھیں بحر الرائق میں ہے وما فی القنیۃ مبنی کلہ علی القول الضعیف المخالف للمذہب یعنی جو کچھ قنیہ میں لکھا ہے ضعیف ہے اور خلاف مذہب ہے عالمگیری (جو اٹھارہ سو علماء کے اجماع سے لکھی گئی ہے) میں اسپر بڑا زور دیا ہے صاحب طحطاوی کا فتویٰ اسکے منع پر ہے تاتارخانیہ لا احتیاط الظہر پڑھنیوالے کو معتزلی قرار دیتا ہے خراسان جارے وغیرہ کے عالم پڑھتے ہیں اور علماء ہند کا فتویٰ بھی یہی ہے لیکن دیوبند گنگوہ سہارنپور وغیرہ کے علماء منع کرتے ہیں اور بدعت بتلاتے ہیں فالعجب ثم العجب نشہد میں رفع سبابہ کو تمام حنفیہ سنت بتلاتے ہیں جسکا ثبوت حدیث سے بڑے زور کیساتھ ملتا ہے کیدانی والا حرام قرار دیتا ہے جسپر کابل کے علماء کا فتویٰ ہے احناف متعددیا کے مختلف فرقے ہیں جنمیں شیشے اور تھر سے کم اختلاف ہوگا ہر ایک جماعت اپنے کو ٹھیٹھ حنفی قرار دیتی ہے۔ ایک وہ ہے جو خراسان اور شام روم وغیرہ میں ہے دوکا وجود ہندوستان میں پایا جاتا ہے جنمیں ایک کو بریلوی حنفی کہتے ہیں۔ اور ایک کو دیوبندی حنفی انمیں سے ہر ایک جماعت دوسری کو مرتد اور کافر و ضال مضل قرار دیتی ہے پیچھے جو عقائد ہمنے ذکر کئے ہیں وہ بریلوی حنفیوں کے ہیں اور ہم انصاف سے کہتے ہیں کہ یہ بریلوی حنفی بہت افراط و تفریط کے شکار ہو گئے ہیں۔ اہلحدیث اور دیوبندی کی بابت سخت سے سخت فتوی دے چکے ہیں ملاحظہ ہو۔ کتاب وقایہ اہل السنۃ عن مکر دیوبند والفتنۃ مطبوعہ بریلی ۱۳۳۲ھ مصنفہ ابو البرکات محی الدین جیلانی محمد مصطفےٰ رضا خانصاحب قادری برکاتی صلے دیوبندی عقیدہ والوں کی نسبت علماء کرام حرمین شریفین کا فتوی حسام الحرمین کتنے برسوں سے شائع ہے کہ وہ اسلام سے خارج ہیں اور فاجر بھی ایسے کہ من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر۔ کہ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔ صفحہ ۵۲ پر لکھتے ہیں دیکھو دیوبندیت کالی بلا ہے کفری بن کا پھنسا ہے پھنسنے کی دم پکڑے یار نہ ہو گے آگے تم جانو تمہارا کام اللہم احفظنا

اب ذرا تقلید کا حال سنیئے! تقلید دو قسم ہے عرفی ۱ شرعی ۲ تقلید عرفی یہ ہے کہ کسی شخص کو معتبر جانکر دنیاوی امور میں اسکے قول و فعل کی پیروی کرنا بغیر دلیل کے۔ تقلید شرعی یہ کہ کسی شخص کو معتبر سمجھ کر مسائل شریعت میں اس کے قول و فعل کی پیروی کرنا بغیر دلیل کے پہلی تقلید جسکا نام عرفی ہے یہ فطرتی ہے جسے بچہ بھی کرتا ہے بلکہ حیوانات بھی کیونکہ بچہ کیلئے اسکے ماں باپ کا قول معتبر ہے اسیطرح ایک حیوان کیلئے اس کے ابنا جنس معتبر ہیں۔ جبھی تو بھیڑ کے پیچھے بھیڑ دوڑتی ہے دوسری تقلید جسکا نام شرعی ہے جسکے ساتھ شخص کا لفظ اور اضافہ کیا جاتا ہے جسکا مجموعہ تقلید شرعی شخصی ہو گیا۔ جو آجکل کی اصطلاح میں یوں ہے کہ کسی خاص معین عالم یا امام کی بات کو اپنے اوپر واجب الاتباع جاننا جیسا کہ صاحب توضیح اسکی پہچان اور علامت بتاتے ہیں ۱۵۱ المقلد فالدلیل عندہ

بنوامیہ کی غرض سے طلب کیا۔ اور خوش کرنیکی غرض سے عہدہ قضاۃ پیش کیا تو امام ممدوح نے انکار کر دیا۔ اور اس انکار پر مصر رہے جسکی پاداش میں کوڑے پڑے اسیطرح خلیفہ منصور نے جو خاندان عباسیہ کا دوسرا تاجدار تھا آپ سے اس عہدے کے قبول کرانے کیلئے بہت کچھ اصرار کیا اور ترغیب دی لیکن آپ کیطرف سے بہی انکار رہا جسپر آپکو قید کیا گیا اور مرتے دم تک مقید ہی رہے یہی وہ زمانہ ہے جسمین قرآن کے ادھورے جملون اور ایک ایک لفظ سے نازک موشگافیان منطقی حجتین لفظی اعتبارات اور محض فضول و بے حقیقت مسائل کے استنباط کرنے مین بے انتہا محنتین صرف کیگئی (معتزلہ کی بدولت) اور نصوص صریحہ کی پرواہ نہین کیگئی۔ اور بہت سے بے سند آثار اور احادیث موضوعہ سے کام لیکر قوانین کے مختلف ڈھانچے تیار کئے گئے جنکو یہ بانیان قانون (فقہ) شہرت دینے کیلئے مشہور اماموں کیطرف منسوب کر دیتے تھے۔ ابتک یہ بات چلی آتی ہے کہ فقہ کی کتابون میں جو بعد مین مدون ہوئین منقول ہوتا چلا آتا ہے کہ یہ فلان کا مذہب ہے اور یہ فلان کا ایک دو مسئلہ کا ٹھونپنا تو ایک معمولی سی بات ہے بڑی بڑی ضخیم کتابین لکھکر ائمہ کرام سے منسوب کیگئی ہین کیا کوئی دعوی کر سکتا ہے کہ مسند شافعی اور مسند ابو حنیفہ اور فقہ اکبر وغیرہ خاص امام شافعی اور امام ابو حنیفہ کی تالیف ہین۔ اسلئے مین دعوی کرتا ہوں کہ اس قسم کی کاروائیاں ان خود رو مقننین نے اس کثرت سے کی ہین جسنے تمام فقہا کے مذاہب کی کمر توڑ دی اور صحیح طور پر یہ کہا نہین جا سکتا یہ کہ واقعی یہ فلان کا مذہب ہے۔ بالخصوص حضرت امام ابو حنیفہ رحمت اللہ علیہ کہ جنکا نظام فقہی قلمی طور پر کسیکو نہین ملا۔ نہ اس بات کا پتہ ابو یوسف دے سکتے ہین نہ امام محمد۔ کیونکہ آپکی کوئی تصنیف دنیا کے پردے پر موجود نہین ہے آپکی جو کچھ تعلیم ہوتی تھی وہ زبانی ہوتی جسقدر اصول مسائل مع قیاسات و استدلات و تخریجات و تفریعات ہین وہ سب آپکے شاگردوں کے ہین

(بقیہ) قول المجتہد فالمقلد یقول ہذا الحکم عندی واقع۔ لانہ ادی الیہ رای ابو حنیفۃ وکلما ادی الیہ رای ابی حنیفۃ فہو واقع عندی یعنی مقلد کی دلیل تو یون ہوتی کہ یہ حکم میرے نزدیک اسلئے ثابت ہے کہ امام ابو حنیفہ کی رائے یہی ہے اور جو امام کی رائے ہے وہی میری رائے ہے اب یہان غور طلب یہ ہے کہ مسائل شرعیہ مین منتہائے بحث کیا ہے جہان پہونچکر انسان کو چون و چرا کی گنجائش نہین رہتی اسکا جواب قرآن مین صاف موجود ہے فان تنازعتم فی شیٔ فردوہ الی اللہ والرسول اگر تم مسلمانوں مین کسی امر مین نزاع ہو تو اسکو اللہ اور اس کے رسول کیطرف لیجاؤ۔ اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ منتہائے بحث اللہ کا کلام ہے اور رسول کا فیصلہ لیکن توضیح کی اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ مقلد کا منتہائے کلام اور انتہائے استدلال امام کا قول ہے فقط اور بس یہان تک کہ اگر اسکا فہم امام کے خلاف ہو تو اپنے فہم کو چھوڑ دیے اور امام کے فہم کو مان لے چنانچہ اصول فقہ کی مسلم کتاب مسلم الثبوت کے الفاظ یہ ہین۔ اما المقلد فمستندہ قول المجتہد لا ظنہ یعنی مقلد کا بھروسہ اپنے امام کے قول پر ہوتا ہے اپنے گمان پر نہین۔ اب یہان ایک بات قابل الذکر یہ ہے کہ علماء اصول کا عام قانون ہے کہ المجتہد یصیب ویخطی مجتہد بعض دفعہ صحت کو پہونچ جاتا ہے اور بعض دفعہ خطا میں پڑجاتا ہے اگر ہر ایک خاص مجتہد سے ساری عمر مین بہت دفعہ غلطیان ہوئی ہونگی پھر جب اسی ایک کی تقلید ساری عمر کسی شخص نے کی جیسا کہ تقلید شخصی کا مفہوم ہے اور پھر اسکو بہمہ وجوہ منزہ عن الخطاء جانا اور اسکے کلام کو منتہائے بحث جانتا رہا تو اب فیصلہ کریجئے کہ یہ شرک فی الرسالت ہے یا نہین۔ ہم تو بلا مبالغہ کہتے ہین کہ شرک فی الرسالت کے یہی معنی ہین۔ یہ رتبہ سوائے انبیاء کے کسی کا نہین ہے کہ ساری عمر اسکا اتباع کیا جائے اور اس کے قول و فعل کو منتہائے بحث خیال کرے۔ ممکن ہے کہ ایک مقلد اسکا جواب اسطرح دیدے کہ شرک فی الرسالت یہ ہے کہ غیر رسول کو اطاعت مین رسول کے برابر جانے اور مقلد تو اسکو رسول نہین جانتا وہ تو اسکو ماہر شریعت جانکر تقلید کرتا ہے

اکثر امام صاحب کے اور امام ابو یوسف .... جنھین سے انکو امام صاحب کے سر تھوپدیا ہے

رحمت اللہ علیہ نے اسوقت تیار کئے جب وہ خاندان عباسیون کے پانچوین خلیفہ ہارون رشید کے عہد مین
بعہدہ قاضی القضات مقرر ہوئے - عباسیوں کی سلطنت مین امام ابو یوسف پہلے وہ شخص ہین جو ایک ایسے عہدے
پر مقرر ہوئے - آپنے مقدمات کی سماعت اور فیصلہ کیلئے محکمائے عدالت قائم کئے ان سے پہلے ان خودرو مفتیون (فقیہون)
کے فتوؤں اور فرضی قوانین (فقہ) کے سوائے کوئی باقاعدہ شرعی محکمہ عدالت یا قانون (فقہ) موجود نہ تھا اہل عرب
اپنے تمام جھگڑوں کو نبٹنے کیلئے شیخ قبیلہ یا شہر و ضلع کے امام کے سامنے پیش کرتے تھے جو کسی ملے ہوئے قانون (فقہ)
سے فیصل کردئے جاتے تھے امام ابو یوسف اگرچہ اکثر مسائل مین امام صاحب سے اختلاف رکھتے تھے لیکن بقول فقہا
حنفیہ علی العموم آپ ہی کی رائے پر چلتے تھے - اسوقت جو قاضی امام ابو یوسف کے مشورہ سے مقرر کئے جاتے تھے تو ان
سے یہ اقرار لے لیا جاتا تھا کہ وہ ہماری مرتبہ قانون (فقہ) کے موافق فیصلہ کرینگے اسیطرح امام ابو یوسف نے خود اپنے
رایون اور امام ممدوح کی رایوں کی اشاعت کی جو بالکل امام ممدوح کی مرضی اور وصیت کیخلاف تھا - کیونکہ آپ کا قول
تھا اذا صح الحدیث فہو مذہبی / امام صاحب کے دوسرے شاگرد امام محمد کو ہارون رشید نے خراسان کی عدالتون
کا افسر مقرر کیا جہان انہوں نے اپنی اور امام صاحب کی رایون کی (اشاعت کی) اگرچہ یہ بھی بہت سی باتون مین اپنے امام سے خلاف
رکھتے ہین بس اسطرح پر ان تینوں کی آرا بعض حصہ ایشیا مین شائع ہو گئین
انہین قانونوں (آرا) سے امام ابو یوسف اور امام محمد وغیرہ کی وہ کتابین بھری پڑی ہین جنپر فقہ حنفیہ مدون کیا گیا
مین کہتا ہون جس زمانہ مین امام صاحب کی رایون کا رواج ہوا اور یہ کتابین صاحبین وغیرہ کی لکھی گئین وہ زمانہ ہے
جب نبی صلعم کی احادیث مدون نہین ہوئی تھین - کیونکہ حدیث کی تدوین کا زمانہ پہلی صدی کے نصف تک کا زمانہ ہو
تاریخ باواز بلند پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ حدیث کی معتبر کتابین فقہ حنفیہ کے بعد مدون ہوئین اسلئے رہ رہ کر یہ سوال پیدا ہوتا ہے

مین کہتا ہون کہ یہ تعریف ایسی ہے جیسی کہ آج کل کے رسم شرکیہ کو جائز وہ مندوب ثابت کرنے والے شرک کی تعریف یون کرتے ہین کہ غیر خدا کو خدا جیسا جاننا شرک ہے مگر ہم
پوچھتے کماحق رکھتے ہین کہ غیر خدا کو خدا جیسا ماننے کے کیا معنی ہین ہو بہو ویسا جانے تو ایسا تو کوئی دنیا کے پردے پر نہ ہوگا جو غیر خدا کو خدا جیسا جانے نہ ہندوستان کے ہندو
نہ عرب کے قریش پھر کیوں اللہ نے ان کو مشرک ... الوہیت قرار دیا وہ بھی تو یہی کہا کرتے تھے ما نعبدہم الا لیقربونا الی اللہ زلفی - یہ ہمارے معبود ہم کو خدا کے
دربار مین نجات دینگے اسکی وجہ یہی ہے کہ انہوں نے ایک صفت خداوندی جسکا نام معبودیت مطلقہ ہے اسکا انکو بھی حقدار جانا تھا ٹھیک اسیطرح مقلد لوگ غیر رسول کو
سمجھے تو وصف مین یقیناً شرکت لازم آتی نعوذ باللہ -
رسول جیسا نہ سمجھے لیکن اسکی کلام کو مثل کلام رسول کے قابل اتباع سمجھے لیکن فی زمانا مقلدین فرعونیت درجہ کو پہنچ گئے
مین پاتا ہون کہ اگرچہ تقلید ائمہ کا نتیجہ دوسری صدی کے آخر سے کچھ کچھ پایا جاتا ہے لیکن اتنا تشدد نہ تھا -
حررہ ابو رشید غفر لہ ولکاتبہ عبد الحمید ١٢ آمین -

جیسا کہ پیچھے ہم اپنی تائید مین مولوی اشرف علی کی شہادت درج کر چکے ہین ١٢١٢١٢

کہ جب فقہ حنفیہ کے اندر تمام شریعت محمدیہ جسکو پروردگار عالم نے حضور پر نازل فرمایا تھا۔ مکمل ہو چکی تھی (جیسا کہ مقلدین احناف کا خیال ہے) تو محدثین نے یہ سردردی کیوں اٹھائی۔ کہ آج اگر حدیث کی تمام کتابیں اور اسماء الرجال اور اصول و لغات و شروح وغیرہ کا انبار ایک جا جمع کیا جاوے تو میں نہیں کہہ سکتا کہ کسقدر اونٹ لدے ہوں گے؟ اور پھر مدارس حنفیہ میں تعلیم الحدیث کا سلسلہ کیوں۔ اور کس مقصد کو مدنظر رکھ کے جاری کیا گیا ہے کیوں فقہ کو کافی نہیں سمجھا گیا

مقلدو! ذرا سوچو کیا یہ سارا معاملہ ایک واہی اور فضول نہیں رہ جاتا۔ حیرت! اور حیرت!!

فقہ حنفیہ کی مسلمہ کتب حسب ذیل ہیں جو ائمہ مرحومین کے کئی سو سال بعد لکھی گئیں۔ قدوری مصنفہ سنہ ۴۲۸ھ کنز الدقائق مصنفہ سنہ ۷۱۰ھ در مختار مصنفہ سنہ ۱۰۵۸ھ مختار مصنفہ سنہ ۶۸۳ھ۔ ہدایہ چھٹی صدی میں عالمگیری بعہد عالمگیر بادشاہ۔ ان کتب میں صدہا مسائل ایسے ہیں جو کہ مبسوطات وغیرہ کی کتابوں میں انکا کھوج تک نہیں لگتا۔ اور پھر ان کو ائمہ مرحومین کے سر تھوپ دیا ہے۔ الحاصل مقلدین کا التزام تقلید ایک غیر مشروع امر ہے جو لوگ اسکو فرض اور واجب جانتے ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں۔ ابتداء میں کوئی عالم کسی کا مقلد نہ تھا بلکہ ہر عالم اپنے علم کے مطابق عمل کرتا تھا خود امام ابوحنیفہ کے شاگرد بھی امام ممدوح کے مقلد نہ تھے بلکہ فروع اور اصول دونوں میں اپنے فہم کے مطابق ان سے اختلاف رکھتے تھے لہذا کسی عالم یا جاہل پر کسی دوسرے عالم یا مجتہد یا محدث کی تقلید فرض و واجب نہیں بلکہ خدا اور رسول کے احکام کی پابندی فرض ہے اور یہی اصل مقصود ہے فی الحقیقت سچا مسلمان اور پکا متبع سنت وہی شخص ہے جو بلا لحاظ اور بلا رو رعایت کسی امام مجتہد و غوث و قطب و پیر و استاد کے جب کوئی امر کتاب و سنت سے ثابت ہو جاوے تو اس کو بسر و چشم قبول کر کے عمل کرے واللہ اعلم بالصواب الیہ المرجع والمآب ۱۲۔

اہلحدیث

یہ اسلام کا وہی فرقہ ہے جو اپنی اصل نہیں بھولتے جسکی بابت آپ کا فرمان ہے لاتزال طائفۃ من امتی منصورین علی الحق لایضرہم من خالفہم۔ ہمیشہ غالب رہے گا ایک طائفہ میری امت سے جو حق پر ہوگا اس کے مخالف کچھ ضرر نہ پہونچا سکیں گے اس لیے اہلحدیث پر کوئی زمانہ نہیں آیا جس میں وہ مغلوب ہوئے اور انکا وجود نہ رہا ہو۔ بلکہ ہمیشہ دلائل کے ذریعہ سے ایک غلبہ رہا ہے۔ ہندوستان کے حنفی کہتے ہیں کہ یہ فرقہ نیا ہے۔ لیکن از روئے تحقیق یہ بات ٹھکانے کی نہیں ثابت ہوئی اس لئے ہم کہتے ہیں کہ جو لوگ ایسا کہتے ہیں انہوں نے اس آیت کو پس پشت ڈال دیا ہے یاایہا الذین آمنوا اتقوا

اللہ و قولوا قولاً سدیداً اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور ٹھکانے کی بات کہو۔

البتہ یہ صحیح ہے کہ اس جماعت نے اپنا نام اسی وقت سے جب طرح طرح کے مذاہب کا اختراع اسلام میں ہو رہا تھا اور لوگ اپنے اپنے فرضی کبراء کے پیچھے لگ گئے تھے اور تقلیدی مذاہب نمودار ہوگئے تھے۔ اپنا نام اہلحدیث اور اصحاب الحدیث رکھ لیا جسکا ثبوت کتب حدیث میں بکثرت ملتا ہے۔ دیکھو سفر السعادت مصنفہ شیخ مجدالدین صاحب قاموس۔ و مقدمہ مسلم شریف و ترمذی و مشکوٰۃ وغیرہ۔

اس گروہ کا ذکر علامہ عبدالکریم شہرستانی اپنی مشہور کتاب الملل والنحل میں لکھتے ہیں۔ ثم المجتہدون اصحاب الحدیث وہم اصحاب مالک والشافعی واصحاب الرای ہم اصحاب ابی حنیفۃ۔ مجتہد دو قسم کے ہیں ایک اصحاب الحدیث تھے جنمیں شافعی و مالک کے شاگرد بھی تھے دوسری قسم کے لوگ اصحاب الرای تھے اور وہ ابوحنیفہ کے شاگرد تھے۔ اس فرقے کا طریق استنباط مسائل ہمیشہ سے یہی ہے کہ بلا ایچ پیچ کے حدیث و آثار صحابہ کو مان لیتے ہیں کسی طرح کا حیلہ و حوالہ جائز نہیں رکھتے انہیں کا قول ہے ؎

ما اہلحدیثیم دغا را نہ شناسیم | صد شکر کہ در مذہب ما حیلہ و فن نیست

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مصفے شرح موطا میں ص۵ پر لکھتے ہیں کہ بایدانست کہ سلف در استنباط مسائل و فتاوی بر دو وجہ بودند یکے آنکہ قرآن و حدیث و آثار صحابہ جمع می کردند و ازآنجا استنباط می نمایند این طریق اصل راہ محدثین است۔ ہندوستان میں بھی اس جماعت کا وجود اسلام کے ساتھ ساتھ ہی آیا تھا چنانچہ چوتھی صدی کا ایک نامور سیاح علامہ البشاری مقدسی اپنی کتاب التقسیم فی معرفۃ الاقالیم میں رقمطراز ہے کہ ہندوستان میں ہندو بت پرست ہیں۔ ملتان میں شیعہ لوگ بکثرت ہیں حنفی بکثرت ہیں۔ شافعی کم مالکی حنبلی بالکل نہیں۔ اہلحدیث بکثرت ہیں۔ داؤد ظاہری کے پیرو بھی یہاں موجود ہیں گا۔ لیکن تواریخ کے اوراق سے معلوم ہوتا ہے کہ انقلاب زمانہ کے حوادث سے جماعت اہلحدیث کو پریشان ہونا پڑا۔ ہندوؤں کے عام تصادم سے جو مسلمانوں کو پیش آیا تھا اسلامی کمزوری ہندوستانی مسلمانوں میں عام طور پر آگئی تھی طرح طرح کے بدعات و شرکیات در سوم رواجوں میں پھنس گئے تھے کہ ناگہاں ولی اللہی خاندان کا وہ ہیرو جس نے ہندوستان میں توحید و سنت کی آواز بلند کی۔ بڑے جوش و خروش کے ساتھ اٹھا اور ہندوستان کے عوام اور خواص کو۔ چونکا دیا جنکی آواز کو سن کر وہ سنگریزے جو اس تودہ میں رل مل گئے تھے نمودار ہوگئے اس سے مراد میری حضرت مولانا مولوی اسماعیل شہید علیہ الرحمۃ کی ذات والاصفات ہے جن کے دم سے ہندوستان میں کی

وسنت کا چراغ روشن ہوا اور رسوم و رواج شرکیہ وبدعیہ ایک حد تک پگھل کر رہ گئے۔ موجودہ زمانہ میں جو علم
حدیث کا چرچا ہے اس کے دیکھتے ہوئے قرینہ کہتا ہے کہ ایک زمانے میں کتاب و سنت کی حرارت سے تمام رسوم و
رواج شرکیہ وبدعیہ پگھل کر بہ جائیں گے۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ یہی وہ فرقہ ہے جو غیر اللہ کی اطاعت سے
بچ گیا۔ ورنہ جسقدر فرقے اسلام میں پیدا ہوئے اور ہیں۔ ان سب میں تشخص پرستی کی جھلک نمودار ہے اور وہ
اپنے اپنے فرضی کبراؤں کے پیچھے لگ رہے ہیں۔ اہلحدیث اور مقلدین حنفیہ کے مابین سخت نزاع رہتی ہے حتی کہ مقلدین
اپنی مساجد سے روکتے ہیں (دیکھو اخراج الوہابیین عن المساجد) صدہا مقدمے اخراج مساجد کے ہندوستانی عدالتوں
میں ہوئے حالانکہ کتاب اللہ نے اس فعل پر اظہار خفگی کیا ہے ارشاد ہوتا ہے ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیہا
اسمہ الآیۃ جو شخص اللہ کی مسجدوں سے اللہ کا ذکر کرنے سے روکتا ہے اس سے بڑھکر ظالم کون ہے۔ میں کہتا ہوں
کہ یہ حنفیہ کا تعصب ہے اللہ رحم کرے احادیث میں آیا ہے کہ نجران شہر سے ساٹھ کے قریب عیسائی حضور
کی خدمت میں حاضر ہوئے آکر سوال و جواب کرنے سے قبل پہلے اپنے طریق پر نماز ادا کی بعد میں مجلس مناظرہ گرم ہوئی
انتہی مختصراً بقدر الحاجہ یہ واقعہ حضور کے اخلاق کا ایک ادنی نمونہ ہے وائے برحال ما اگر ہم ایسے نبی کی امت ہو
کر جو غیر دین کو بھی اپنی مسجد سے نہ منع کرے ہم ایک فریق دوسرے فریق کو باین جرم (کہ ہمارے طریق کے خلاف نماز
پڑھتا ہے اگرچہ متبع سنت اور مسلمان ہے) مسجد سے باہر نکالدیتے ہیں پھر اتنی ہی بات پر قناعت نہیں بلکہ عدالتوں
میں ہندوؤں اور عیسائیوں سے اس امر کا فیصلہ کراتے ہیں کہ کون مسجد کا حقدار ہے خدا بھلا کرے مرحوم حالی کا جو کہ
کہہ گئے ہیں ؎

صدا اہل تحقیق سے دل میں بل ہے ⁂ حدیثوں پہ چلنے میں دیں کا خلل ہے
فتاووں پہ بالکل مدار عمل ہے ⁂ ہر اک رائے قرآں کا نعم البدل ہے

کتاب اور سنت کا ہے نام باقی ⁂ خدا اور نبی سے نہیں کام باقی

تو عوام کا ذکر ہی کیا ہے تعصب کی جھلک علماء کے اندر موجود ہے بریلی بدایوں وغیرہ کے علماء و اضلاع پنجاب کے بعض
پیرزادے تو اہلحدیث پر ہمیشہ ہی سے لعن و طعن کرتے چلے آئے ہیں۔ علماء دیوبند کی طرف سے گمان تھا کہ اہلحدیث اور جماعت
دیوبندیہ کے مابین خلاف قریب ہے۔ لیکن آج ہمارے سامنے ایک کتاب دیوبندی عالم کی تصنیف موجود ہے۔ عالم بھی۔
معمولی نہیں بلکہ ٹکسالی سند یافتہ ہے جنکا نام گرامی مولوی عاشق الہی میرٹھی ہے آپنے ایک کتاب تذکرۃ الرشید
نام مولوی رشید احمد گنگوہی مرحوم کے سوانح میں تصنیف فرمائی ہے جسمیں سوانحات کے ذیل میں آپکے بعض فتووں
کو سوال و جواب کی ترکیب سے درج کیا ہے اور ان پر نمبر بھی دیئے ہیں چنانچہ کتاب مذکور کے حصہ اول میں سوال۔

نمبر ۳ کے جوابین فرماتے ہین۔ غیر مقلد تقیہ کرتے ہین۔ مولوی نذیر حسین نے مکہ معظمہ مین غیر مقلد ہونے سے تبرا اور حلف کیا۔ غیر مقلد فاسق ہین۔ ظاہر مین کوئی اہلحدیث نہین کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذ باہ

سے من از بیگانگان ہرگز نہ نالم + کہ با من آنچہ کرد آن آشنا کرد دیگی فریاد دوستان ہمہ از دوست دشمن است فریاد سعدی از دل نامہربان دوست + کاش دیوبندی علماء اس مغایرت اور تعصب کو دور فرماکر اہلحدیث سے ملجاوین اور اس خفیف اجنبیت (تقلید) کو درمیان سے اٹھادین تو پھر ہندوستان مین توحید و سنت کا ڈنکا بجا اور بدعت کافور ہوجائے۔ مذہب اہلحدیث کی بنیاد ان کتب حدیث پر ہے۔ موطا امام مالک ۱۷۹ھ صحیح بخاری ۲۵۶ھ صحیح مسلم ۲۶۱ھ سنن ابوداؤد ۲۷۵ھ جامع ترمذی ۲۷۹ھ سنن نسائی ۳۰۳ھ سنن ابن ماجہ ۲۷۳ھ مسند ابوداؤد طیالسی ۲۰۴ھ مستدرک حاکم ۴۰۵ھ صحیح ابن حبان ۳۵۴ھ سنن دارقطنی ۳۸۵ھ مسند ابوبکر بن ابی شیبہ ۲۳۵ھ مسند حمیدی ۲۱۹ھ مسند احمد ۲۴۱ھ نوادر الاصول ۲۸۵ھ سنن دارمی ۲۵۵ھ ابونعیم ابن السکن ۳۵۳ھ سنن بیہقی ۴۵۸ھ کامل ابن عدی ۳۶۵ھ ابن خزیمہ۔ ان کتب مین جو حدیث صحیح ملجائے وہی اہلحدیث کا مذہب ہے خواہ کوئی امام ساتھ ہے یا نہ ہے۔ خواہ سب موافق ہون یا مخالف۔ اہلحدیث پر اس بات کا کچھ اثر نہین پڑتا۔ اندازہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ابوحنیفہ کا خلاف عظیم ہے۔ مالکیہ اور شافعیہ کا بالکل کم۔ حنابلہ کا صفر کے قریب ہے۔ تعجب ہے علماء حنفیہ پر کہ جب اصول دین مین یہ بات داخل ہے اور امت کا اسپر اتفاق ہے کہ قرآن حدیث کے سوا کوئی امر واجب الاطاعت نہین اور ظاہر ہے کہ اہلحدیث کا بھی یہی مذہب ہے پھر کیون اہلحدیث اور مذہب اہلحدیث سے ناک بھون چڑھا کر عنداللہ گنہگار ہوتے ہین کالانعام ہین شور برپا کرتے ہین ملک کے ہر چہار طرف سے یہی آواز آتی ہے کہ وہان اہلحدیث کو مارا خارج عن المسجد کیا۔ امامت سے معزول کیا۔ لیجئے ذیل مین ہم ان مسائل حقہ کو واجب [illegible] اہلحدیث کا مابہ الامتیاز ہین جسکی وجہ سے علماء احناف اور احناف کے عوام ہمیشہ تکافضیحتی کرتے رہتے ہین [illegible] تمام تحریر کرتے ہین اور دعوے سے کہتے ہین کہ اگر سارے جہان کے احناف (خواہ وہ جنس انسان سے ہون یا جنس جان سے) ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگادین تو بھی اسکی تردید نہ کرسکین گے وباللہ التوفیق۔

امام کے پیچھے الحمد شریف پڑھنے کی تحقیق

اتنا تو قرآن کریم مین بھی مذکور ہے کہ فاقرؤا ما تیسر من القرآن (نماز مین قرآن شریف کچھ ضرور پڑھ لیا کرو) بخاری مسلم اور قریب
قریب حدیث کی تمام کتابون مین یہ حدیث مختلف الفاظ سے مروی ہے کہ لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب یعنی بغیر الحمد شریف پڑھے کوئی
نماز نہین ہوتی خواہ وہ فرض نماز ہو یا نفل وغیرہ اور خواہ اس نماز مین نمازی امام ہو یا مقتدی ہو یا اکیلا ہو اس حدیث کی صحت مین
چارون مذہب والونکو کوئی کلام نہین اس سے بھی بڑھکر وضاحت اور صراحت والی وہ حدیث ہے جو مختلف الفاظ سے ابو داؤد ترمذی -
نسائی ابن ماجہ موطا مالک مسند احمد وغیرہ مین مروی ہے جسمین ہے کہ نبی صلعم نے ایک مرتبہ صبح کی نماز پڑھائی فارغ ہوکر مقتدیون سے دریافت
فرمایا کیا تم اپنے امام کے پیچھے پڑھا کرتے ہو مقتدیوں نے عرض کیا کہ ہان حضور پڑھا کرتے ہین آپنے فرمایا لا تفعلوا الا بفاتحۃ
الکتاب فانہ لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بہا (مشکوٰۃ نظامی ص۸۳) یعنی سوائے الحمد شریف کے اور کچھ نہ پڑھو کیونکہ بغیر الحمد شریف کے
نماز نہین ہوتی یہ حدیث بالکل صاف ہے مقتدیونکو خدا کے نبی صلعم فرماتے ہین کہ جب تم میرے پیچھے نماز پڑھو اور مین بلند آواز
سے قرأت پڑھون پھر بھی تم الحمد کا پڑھنا نہ چھوڑو اگر الحمد نہین پڑھو گے تو تمہاری نماز نہین ہوگی اس کے علاوہ بہت سی -
حدیثین ہین + ان حدیثوں کے مطابق اہلحدیث کا مذہب ہے کہ جبتک مقتدی امام کے پیچھے سورہ الحمد شریف پوری ہر ہر رکعت مین
نہ پڑھے اسکی نماز نہ ہوگی اب دیکھئے کہ کتب فقہ حنفیہ مین اس مسئلہ کی بابت کیا لکھا ہے ہدایہ جو حنفی مذہب کی بڑی معتبر کتاب ہے
اسکی جلد اول ص۱۰۰ مین لکھا ہے ویستحسن علی سبیل الاحتیاط یعنی احتیاطاً الحمد شریف کا امام کے پیچھے پڑھ لینا ہی بہتر ہے
حنفی مذہب کے بہت بڑے امام علامہ عینی شرح صحیح بخاری مین تحریر فرماتے ہین بعض اصحابنا یستحسنون ذالک علی سبیل الاحتیاط فی جمیع
الصلوات یعنی ہمارے حنفی مذہب کے بعض پیشواؤں نے ہر نماز مین الحمد شریف کا احتیاطاً پڑھ لینا ہی بہت بہتر سمجھا ہے اسی طرح مولانا عبدالحی
لکھنوی حنفی عمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح وقایہ مجتبائی کے ص۱۷۱ اخیر ایک مین لکھتے ہین روی عن محمد انہ استحسن قراۃ الفاتحۃ
للموتم فی السریۃ و روی مثلہ عن ابی حنیفۃ صرح بہ فی الہدایۃ والمجتبی شرح مختصر القدوری وغیرہما وہذا ہو مختار کثیر
من مشائخنا و علی ہذا فلا ینبغی ان ینکر استحسانہا فی الجہریۃ ایضاً اتباعاً لثلاث الائمۃ + یعنی امام محمد فرماتے ہین جن نمازونمین امام
قرأت آہستہ پڑھتا ہے مقتدی کو بھی الحمد شریف پڑھ لینی چاہئے امام ابوحنیفہ کا فرمان بھی یہی ہے ہدایہ اور مجتبی وغیرہ مین مروی ہے
اور ہمارے حنفی مذہب کے اکثر مشائخ نے بھی اسی بات کو پسند کیا ہے اور عجب یہ ہے تو جن نمازون مین اونچی آواز سے امام پڑھے انمین بھی
مقتدی کا الحمد شریف پڑھ لینا کچھ برا نہین ملا جیون صاحب تفسیر احمدی مین لکھتے ہین فان رأیت الطائفۃ الصوفیۃ و
المشائخ الحنفیۃ تراہم یستحسنون قراۃ الفاتحۃ للموتم (امام الکلام ص۳۶) یعنی صوفیاء کرام کی جماعت اور حنفی مذہب کے بڑے
بڑے امام سب کے سب سورہ فاتحہ کا امام کے پیچھے پڑھنا بہتر جانتے ہین ناظرین کرام ذرا غور سے سنئے یہ تو ظاہر ہے اور مشہور ہے
کہ مقتدی کو امام کے پیچھے الحمد شریف پڑھنیکا حکم تینوں مذہبون مین ہے یعنی امام شافعی امام مالک امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ

تینوں کے نزدیک مقتدی کو الحمد پڑھنی چاہئے ملاحظہ ہو جامع ترمذی جلد اول صفحہ ۴۱ وغیرہ وغیرہ اب اگر یہ بھی ثابت ہو جاوے کہ ہمارے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک بھی مقتدی کو امام کے پیچھے الحمد پڑھنی چاہئے تو میرے نزدیک غالباً یہ مسئلہ بالکل طے ہو گیا اور پھر کسی برادر اسلام کو بھی اس میں لڑنے جھگڑنے کی گنجائش باقی نہیں رہیگی دیکھئے مولانا عبدالحی لکھنوی حنفی اپنی کتاب غیث الغمام مطبوعہ یوسفی کے صفحہ ۱۵۶ میں لکھتے ہیں لابی حنیفة ومحمد قولان احدهما عدم وجوبها على الماموم بل ولا تسن وهذا قولهما القديم وادخله محمد فی تصانیفه القدیمة وانتشرت النسخ الی الاطراف وثانیهما استحسانها علی سبیل الاحتیاط وعدم کراهتها عند المخافة للحدیث المرفوع لا تفعلوا الا بام القرآن وقال عطاء کانوا یرون علی الماموم القراءة فیما یجهر فیه الامام وفیما یسر فرجعا من قولهما الاول الی الثانی احتیاطاً ۔ یعنی امام ابو حنیفہ اور آپکے شاگرد رشید امام محمدؒ کے اس مسئلہ میں دو قول ہیں ایک تو یہ کہ مقتدی امام کے پیچھے الحمد شریف نہ پڑھے پہلے ان دونوں بزرگوں کا یہی فتویٰ تھا جو بہت مشہور ہو گیا اور اسی قول کو امام محمد نے اپنی اگلی کتابوں میں بھی داخل کر دیا مگر دوسرا قول ان دونوں بزرگوں کا یہ ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے الحمد شریف پڑھ لے کیونکہ امام صاحبؒ کے استاد امام عطاؒ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام کا فتویٰ یہی ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے الحمد شریف پڑھے امام نے بلند آواز سے قرأت پڑھی ہو جب بھی اور آہستہ سے پڑھی ہو تو بھی اسیطرح مرفوع حدیث میں آچکا ہے کہ نبی صلعم نے مقتدیوں سے فرمایا کہ تم الحمد کے سوا اور کچھ اپنے امام کے پیچھے نہ پڑھا کرو ۔ غرض ان دلائل کیوجہ سے امام ابو حنیفہ اور امام محمد دونوں نے رجوع کر کے اپنے اگلے قول کو چھوڑ کر یہ فتویٰ دیا کہ مقتدی الحمد شریف پڑھ لے ۔ میرے پیارے بھائیو! ایمان اور انصاف سے تعصب اور ہٹ دھرمی چھوڑ کر اپنے مرنے اور قیامت کے آنے کو آنکھوں کے سامنے رکھکر کہو کہ کیا اب بھی امام کے پیچھے مقتدی کے الحمد شریف پڑھ لینے میں کوئی شک باقی رہا قرآن حدیث سے ثابت خود امام ابو حنیفہؒ سے ثابت حنفی مذہب کی نہایت معتبر کتابوں سے ثابت چونکہ مضمون بہت بڑھ جائیگا ورنہ ہم فقہ حنفیہ کی اور کتابوں سے بھی حوالہ دیتے اب میں بڑے پیر صاحبؒ جیلانی کا ایک فیصلہ کن قول نقل کر کے اس بحث کو ختم کرتا ہوں آپ اپنی کتاب غنیة الطالبین مطبوعہ لاہور کے صفحہ ۲۳ میں لکھتے ہیں فاما قرأ الفاتحة وهی رکن تبطل الصلوة بترکها یعنی سورہ فاتحہ کا پڑھنا فرض اور نماز کا رکن ہے سو نہ پڑھنے سے نماز باطل ہو جاویگی

بلند آواز سے آمین کہنے کی تحقیق

ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ دارمی نسائی مسند احمد ابن خزیمہ دارقطنی حاکم وغیرہ کتب احادیث میں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اور دوسرے صحابہ سے باختلاف الفاظ یہ حدیث منقول ہے اور بہت سے ائمہ حدیث نے اسکو صحیح اور حسن کہا ہے اور اصل اسکی صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں بھی ہے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سنا پیغمبر صلعم نے غیر المغضوب علیهم ولا الضالین پڑھکر باواز بلند آمین کہی الفاظ حدیث کے یہ ہیں عن وائل بن حجر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ غیر المغضوب

علیہم ولا الضالین فقال آمین مد بہا صوتہ (مشکوٰۃ نظامی ص۳۷) بعض روایات میں رفع اور بعض میں جہر وغیرہ الفاظ بھی مروی ہیں اسکے سوا اور حدیثیں بھی ہیں صحیح بخاری مصری ص۹۹ میں ہے امن ابن الزبیر ومن وراءہ حتی ان للمسجد للجۃ یعنی حضرت عبداللہ بن زبیرؓ اور انکے مقتدی اس بلند آواز سے آمین کہتے تھے کہ مسجد گونج اٹھتی تھی۔ اہلحدیث کا مذہب یہ ہے کہ ان احادیث کے مطابق جس نماز میں بلند آواز سے قرأت پڑھی جاوے اسمیں آمین بھی بلند آواز سے کہی جاوے امام ابو حنیفہؒ کے استاد جنکی بابت امام صاحب فرماتے ہیں ما رأیت مثلہ (میزان ذہبی) یعنی میں نے ان جیسا کوئی نہیں دیکھا حضرت عطا بن رباحؒ تابعی فرماتے ہیں۔ ادرکت مأتین من اصحاب النبی صلعم فی ھذا المسجد یعنی مسجد الحرام اذا قال الامام ولا الضالین رفعوا اصواتہم بآمین۔ بیہقی و ابن حبان
میں نے دو سو صحابہ کرام کو پایا کہ وہ اس مسجد حرام میں امام جب ولا الضالین کہتا تو بلند آواز سے آمین کہتے حنفی مذہب کے مایۂ ناز قابل فخر عالم امام ابن الہمام اپنی کتاب فتح القدیر شرح ہدایہ میں لکھتے ہیں لو کان الی فی ھذا شئ لوفقت بان روایۃ الخفض یراد بہا عدم القرع العنیف وروایۃ الجہر بمعنی قولہا فی زیر الصوت وذیلہ یعنی اس مسئلہ میں فیصلہ یہ ہے کہ جن روایتوں میں پست آواز سے آمین کہنا ہے ان سے مراد بہت سخت نہ چلانا ہے اور بلند آواز سے کہنے کی روایتوں سے مراد بالکل پست نہ کرنا ہے بلکہ گونج والی درمیانہ اونچی آواز سے کہنی چاہئے بحر العلوم مولانا عبد العلی حنفیؒ ارکان اربعہ میں تحریر فرماتے ہیں واما الاسرار بالتامین فھو مذھبنا ولم یرد فیہ الا ما روی الحاکم وھو ضعیف جدا یعنی آمین پست کہنے کے بارہ میں صرف حاکم کی ایک روایت ہے اور وہ بہت ہی ضعیف ہے اسیطرح مولانا عبدالحی حنفی لکھنوی تعلیق الممجد شرح موطا محمد میں لکھتے ہیں والانصاف ان الجہر قوی من حیث الدلیل یعنی انصاف یہ ہے کہ اونچی آواز سے آمین کہنے کا ثبوت بہت پختہ ہے بلکہ آپ اپنے ایک فتوی میں لکھتے ہیں۔ باوصف علم اس امر کے کہ آمین بالجہر کہنا فعل نبوی ہے اس سے ناراض ہونا مسلمان کا کام نہیں مجموعہ فتاوی ص۔۔ میں ہے آمین بالجہر کہنے والے کو کہ جس نے ایک فعل موافق احادیث صحیحہ اور مطابق ایک جماعت ائمہ مجتہدین محدثین کے کیا مارنا حرام ہے مارنے والا قابل مؤاخذہ کے ہے ابن ماجہ میں حدیث ہے رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں آمین سے چڑنا یہود یونکا کام ہے امام سندی حنفی اس حدیث کی بابت حاشیہ ابن ماجہ مصری میں لکھتے ہیں اسنادہ صحیح ورجالہ ثقات اس حدیث کی اسناد صحیح ہے اور اسکے سب راوی ثقہ ہیں ناظرین کرام غور فرماویں کہ تینوں مذہبوں میں آمین اونچی کہنا ثابت ہے حنفی مذہب میں بھی اسے ثابت رکھا گیا بلکہ زور دیا گیا اور قوی بتلایا گیا ہے اب ہم بڑے پیر جیلانی کا ایک فیصلہ کرنیوالا قول نقل کر کے اپنی اس بحث کو ختم کرتے ہیں آپ غنیۃ الطالبین مطبوعہ لاہور کے ص۔ پر لکھتے ہیں والجہر بالقرأۃ والآمین یعنی مغرب عشا فجر کی نماز میں اونچی آواز سے قرأت پڑھنا اور بلند آواز سے آمین کہنا چاہئے میرے دوستو! خدا لگتی کہو کیا یہ مسئلہ بالکل صاف اور واضح نہ ہو گیا پھر اب جھگڑا کیا تھا جو طلسماتی پردے ہماری آنکھوں پر ڈالدئے گئے تھے الحمد للہ وہ اب اٹھنے لگے

اور یہیں معلوم ہوگیا کہ خود ہمارے مذہب کے علماء اونچی آواز سے آمین کہنے کے قائل ہیں ہمارے مذہب کی نہایت معتبر کتابوں سے باواز بلند کہنا ثابت ہے اب ان خطرناک تفرقوں کی راہوں کو چھوڑ کر پرامن شاہ راہ محمدیہ پر آجاؤ وما علینا الا البلاغ

رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھنے کیوقت رفع الیدین کرنے کی تحقیق

صحیح بخاری صحیح مسلم وغیرہ قریب قریب حدیث کی کل کتابوں میں حضرت عبداللہ بن عمر وغیرہ صحابہ کرام سے مروی ہے ان رسول اللہ صلعم کان یرفع یدیہ حذو منکبیہ اذا افتتح الصلوٰۃ واذا کبر للرکوع واذا رفع راسہ من الرکوع رفعہما کذالک یعنی نبی کریم صلعم جب کبھی نماز کو شروع کرتے اور جب رکوع میں جاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے رفع الیدین کیا کرتے تھے مشکوٰۃ نظامی ص٥٩ بخاری مصری ص٩٥ میں ہے واذا قام من الرکعتین رفع یدیہ یعنی جب آپ دو رکعتوں کے بعد تیسری کیلئے کھڑے ہوتے تو بھی کھڑے ہوکر رفع یدین کیا کرتے تھے بلکہ بیہقی میں ہے فمازالت صلوٰتہ حتی لقی اللہ تعالیٰ (تلخیص الحبیر ص٨١) یعنی رسول کریم صلعم اسیطرح رفع الیدین سے ہی نماز پڑھتے رہے انتقال فرمانیکے وقت تک۔ ابو داؤد دارمی ترمذی ابن ماجہ وغیرہ میں حدیث ہے جسکی اصل صحیحین میں بھی ہے جسے امام ترمذی وغیرہ نے حسن صحیح کہا ہے جسمیں ہے کہ حضرت ابو حمید صحابی رض دس صحابہ کے مجمع میں دعویٰ کرتے ہیں کہ میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلعم کی نماز کو جانتا ہوں وہ کہتے ہیں ایسا نہیں ہوسکتا۔ نہ تو آپ ہم سے زیادہ نبی صلعم کی تابعداری میں تھے نہ ہم سے پہلے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اچھا فرمایئے تو سہی آپکی نماز کسطرح تھی حضرت ابو حمید آپکی نماز کا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں اذا قام الی الصلوٰۃ رفع یدیہ ثم یکبر ورفع یدیہ ثم رکع ثم یرفع راسہ فیقول سمع اللہ لمن حمدہ ثم رفع یدیہ ثم اذا قام من الرکعتین کبر ورفع یدیہ یعنی آپ پہلی تکبیر کیوقت اور رکوع میں جانیکے وقت اور رکوع سے سر اٹھانیکے وقت اور دو رکعتوں کے بعد تیسری کیلئے کھڑے ہوکر رفع الیدین کیا کرتے تھے وہ سب صحابہ فرماتے ہیں صدقت ھکذا کان یصلی بیشک آپ سچے ہیں آنحضرت صلعم ہمیشہ اسیطرح نماز پڑھا کرتے تھے (مشکوٰۃ نظامی ص٥٩) ان بہت سی دیگر صحیح حدیثوں کے مطابق اہلحدیث کا مذہب ہے کہ ان چار جگہ یعنی پہلی تکبیر کیوقت اور رکوع میں جانیکے وقت اور رکوع سے سر اٹھانیکے وقت اور دو رکعت کے بعد تیسری رکعت کیلئے کھڑے ہوکر رفع الیدین کرنا چاہئے اب حنفی مذہب کی معتبر کتابوں اور حنفی مذہب کے بڑے بڑے علماء کرام کا فیصلہ سنیئے حجۃ الہند حضرت شاہ ولی اللہ کی کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں تحریر فرماتے ہیں والذی یرفع احب الی ممن لا یرفع فان احادیث الرفع اکثر واثبت یعنی رفع الیدین کرنے والوں کو میں نہ کرنے والوں سے بہت زیادہ اچھا سمجھتا ہوں اس لئے کہ

رفع الیدین کرنیکی حدیثین بہت زیادہ ہین اور بہت صحیح ہین حاشیہ موطا محمد صفحہ ۸۹ مین مولانا عبدالحی لکھتے ہین ان ثبوتہ عن النبی صلعم اکثر وارجح واما دعوی نسخہ فلیست بمبرھن علیہا کما یشفی العلیل ویروی الغلیل یعنی رفع یدین کرنیکا ثبوت ۔۔۔۔ نبی صلعم سے بہت کافی اور نہایت عمدہ ہے جو لوگ کہتے ہین کہ رفع الیدین منسوخ ہے انکا قول بے دلیل ہے امام ابوالحسن سندی حنفی حاشیہ ابن ماجہ مصری جلد اول صفحہ ۱۴۶ مین لکھتے ہین واما قول من قال ان ذالک الحدیث ناسخ لرفع غیر تکبیرۃ الافتتاح فہو قول بلا دلیل (الی ان قال) والرفع اقوی واکثر دلیلا یعنی جو لوگ کہتے ہین کہ رفع الیدین کرنا منسوخ ہو گیا ان کا قول غلط ہے رفع یدین کرنیکی حدیثین بہت زیادہ ہین اور بہت قوی ہین حنفی مذہب کی بہت بڑی معتبر کتاب شامی جلد اول صفحہ ۵۰۹ مین ہے ورفع یدیہ عند الرکوع والرفع منہ وما روی من الفساد فشاذ یعنی جس نے کہا ہو کہ رفع الیدین کرنیسے نماز مین کچھ نقصان آتا ہے اسکا قول مردود ہے رفع الیدین لا تفسد الصلوٰۃ رفع الیدین کرنیسے نماز مین کچھ فساد نہین پڑتا (فی الذخیرہ) ناظرین! ذرا غور سے سنئیگا مولانا عبدالحی حنفی اپنی کتاب الفوائد البہیہ صفحہ ۱۱۸ مین لکھتے ہین وکان یرفع یدیہ عند الرکوع وعند رفع الراس منہ یعنی امام عصام بن یوسف حنفی جو امام ابوحنیفہ کے شاگرد رشید قاضی ابویوسف اور امام محمد کے شاگرد رشید ہین (شامی) وہ رکوع مین جانے اور رکوع سے اٹھنے کیوقت رفع الیدین کیا کرتے تھے اس واقعہ کو بیان فرما کر مولانا ممدوح تحریر فرماتے ہین ان الحنفی لو ترک فی مسئلۃ مذہب امامہ لقوۃ دلیل خلافہ لا یخرج بہ عن ربقۃ التقلید بل ہو عین التقلید فی صورۃ ترک التقلید الا تری الی ان عصام بن یوسف ترک مذہب ابی حنیفۃ فی عدم الرفع ومع ذالک ہو معدود فی الحنفیۃ یعنی اگر کوئی حنفی کسی مسئلہ مین اپنے امام کے مذہب کو چھوڑدے اور دلیل یعنی حدیث پر عمل کرے جو امام صاحب کے مذہب کے خلاف ہے تو وہ تقلید سے نکل نہین جائیگا بلکہ یہ عین تقلید ہے اگرچہ بظاہر تقلید کا چھوڑدینا ہی معلوم ہوتا ہے عصام بن یوسف کو نہین دیکھتا کہ باوجود حنفی مذہب ہونیکے رکوع مین جاتے اور رکوع سے سر اٹھانیکے وقت رفع یدین کیا کرتے تھے بڑے پیر جیلانی غنیۃ الطالبین مطبوعہ لاہور کے صفحہ ۱ پر لکھتے ہین ورفع الیدین عند الافتتاح والرکوع والرفع منہ یعنی نماز مین پہلی تکبیر کیوقت اور رکوع مین جانے اور رکوع سے اٹھنے کیوقت رفع الیدین کرنا چاہئے +

میرے بھائیو! الحمد امام کے پیچھے پڑھنی چھوڑ کر کیون اپنی نمازین برباد کرو رفع الیدین اور آمین بالجہر کو چھوڑ کر کیون سنت کے تارک بنو رسول خدا صلعم فرماتے ہین صلوا کما رایتمونی اصلی یعنی نماز اسیطرح پڑھا کرو جسطرح مین پڑھتا رہا وہ مسلمان ہی کیا جو فعل نبی کا عاشق زار نہ ہو وہ احمق ہی کیا جسکے رگ و پے مین ادا محمدی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی نہ ہو اللہ تعالیٰ قرآن مجید مین ارشاد فرماتا ہے لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ یعنی تمہارے لئے ہمارے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اچھا نمونہ ہین

فقط واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب + ماخوذ از رسالہ الانصاف بین اہل الحدیث والاحناف

(مصنفہ مولوی محمد جونا گڈھی اڈیٹر اخبار محمدی دہلی)

الدعوت

اے اہل اسلام آؤ! اور ایک راہ پر جمع ہو کر حبل اللہ (قرآن و حدیث) کو پکڑ لو یہ آپس کی پھوٹ اور تفرقہ بازی اچھی نہیں ہے اس نے اتنی صورتیں اسلام میں قائم کر دیں کہ اسلام کی پہچان مشکل پڑ گئی تعصبات مذہبی نے صدہا قسم کے جھگڑے اور فساد کھڑے کر دیے آؤ! اور سچائی کے طالب بن کر آؤ! غلطی و صحت کو جانچو! اپنے سامنے کتاب اللہ اور اسکے عمل کا دستور (...... حدیث) رکھو کر وزن کر لو اور تفرقہ پر دھول ڈالو پھر دیکھو وہ رب العالمین اپنی ہدایت اور رحمت اور حکمت اور نور اور برکت سے فیضیاب کریگا۔ نجات سے محروم نہیں رکھے گا اب اگر نجات ہے تو وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ہی میں ہے۔ تم خالص اسلام کی کشتی میں سوار ہو جاؤ فوراً پار ہو جاؤ گے اب نجات نہ شیعیت میں ملسکتی ہے نہ خارجیت میں نہ اعتزالیت میں نہ سر سید نجات دلا سکتا ہے نہ مرزا غلام احمد قادیانی۔ نہ بہاء اللہ ہماری کشتی کا ملاح ہے اگر جنت الفردوس لیا چاہتے ہو تو تمام ماسوا اللہ سے منہ موڑ کر و من یطع الرسول فقد فاز فوزاً عظیماً کے مصداق بن جاؤ +

آپ نے تمام موجودہ فرق اسلامیہ کے حالات معائنہ فرمائے اب خود ہی فیصلہ کریں کہ حق کیا ہے اور ناحق کیا۔ کیا شیعہ مذہب کامل نجات کا دعویدار ہو سکتا ہے یا خارجی کو جنت الفردوس کی راہ مستقیم ملگئی ہے یا واصل بن عطا کے پیرو اپنی حقانیت کا ثبوت دے سکتے ہیں یا احادیث رسول کی بے ادبی کر کے مولوی عبد اللہ کے متبعین ہمپر یہ روشن کر سکتے ہیں کہ نجات صرف مولوی عبد اللہ کی اتباع سے ملیگی۔ یا کوئی بریلی کا حنفی ہمکو اس بات کی تسلی کرادیگا کہ عقل اور نقل کی رو سے نجات مولوی احمد رضا خان کے فتوے سے ملیگی نہیں! نہیں! نہیں! اگر آج کامل و مکمل اسلام کی ٹوہ کسیکو ہے تو وہ خالص اہلحدیث ہو جاوے۔ میرا مقصد یہ نہیں کہ اسلام کے تمام فرق اہلحدیث کے سوا ہیں ان میں کوئی بات بھی اسلام کی نہیں بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ اور فرقے اختلاف اور جھگڑوں کی سموم ہوا سے متاثر ہو کر اسلام کی روح کو صدمہ پہنچا رہے ہیں! کوئی کہتا ہے کہ علی خلیفہ رسول بلا فصل ہے اور نبیوں سے افضل ہے یا خود خدا نے علی میں حلول کیا ہے کوئی اس (علیہ السلام) بیچارے کو انسانیت سے بھی گراتا ہے کوئی قرآن کو انسانی کلام کہتا ہے دیدار کا منکر ہے کوئی جنت و دوزخ کا منکر ہے معجزات کا منکر ہے کوئی مرزا کو نبی اللہ اور نبیوں سے بھی افضل جانتا ہے کسی نے خدا کے پیارے رسول کی بے ادبی کی ہے کوئی غیروں سے مدد مانگنے کو جائز بتلاتا ہے اور غیر اللہ کی نماز پڑھتا ہے مگر اہلحدیث کہتا ہے کسی کا ہو رہے کوئی نبی کے ہو رہیں گے ہم۔

اہلحدیث کی نظر ہمیشہ کیا اعتقادات کیا عبادات کیا معاملات کیا سیاسیات قرآن و سنت صحیحہ پر رہی ہے جو عقیدہ کتاب و سنت صحیحہ سے ثابت ہوجائے وہی اسکا دستور العمل ہے جو مسئلہ عبادات اور معاملات کا قرآن و حدیث سے ملجائے بلا چون و چرا اسپر عامل اور قائل ہوجاتا ہے برخلاف جسقدر فرق جنکا بیان ہماری اس ناچیز تالیف میں آیا ہے کیا شیعہ کیا خارجی ۔ کیا نیچری کیا مرزائی کیا چکڑالوی کیا بہائی کیا مقلد اعتقادات میں عبادات میں معاملات میں اپنے اپنے بڑوں کے اقوال پیش کرتے ہیں اور اسیکو معمول بہا جانتے ہیں آے شیعیان علی ! اور آے نیچریو ! اور مرزائیوں ۔ مگر اے مقلدو ! میں آپکو نہایت اخلاص اور محبت سے مشورہ دیتا ہوں کہ جب مدار نجات قرآن و حدیث ہیں تو پھر کیوں نہ اسکے عامل کامل بن کر فلاح دارین حاصل کرو

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

تکملہ فی ذکر الادیان

ہمارا منشا ابتدا میں یہی تھا کہ صرف اسلامی فرقوں کے اعتقادات اور حالات قلمبند کئے جاویں اور اسلامی پبلک پر واضح کردیا جائے کہ فرقہ بندیاں کرکے مسلمان بیدینی کیحد تک پہنچ گئے ہیں ۔ دیگر ادیان عالم کے حالات بیان کرنیکا اصلاً ارادہ نہ تھا لیکن جونہی یہ مسودہ ختم ہوا اور بعض دوستوں نے اسکو ملاحظہ فرمایا تو مصر ہوئے کہ کیا اچھا ہوتا اس کتاب میں مختصر ادیان عالم کا تذکرہ ہوتا لہذا اتمام کیطور پر ہم اس کتاب میں ادیان عالم کا تذکرہ کرتے ہیں اور جمیع مذاہب کے پیروں سے امید کرتے ہیں کہ ہماری اس ناچیز تالیف کو بلحاظ غور ملاحظہ فرماویں ہم نے ہر مذہب کیلئے جو بات لکھی ہے بالتحقیق لکھی ہے اور بنی نوع کی ہمدردی کا لحاظ کرکے لکھی ہے تعصب اور حسد کو بالائے طاق رکھدیا ہے کوئی صاحب مندرجہ بالا پر محمول نہ فرماویں اگر کوئی بات محقق معلوم ہو تو فوراً اسپر عامل ہوں دنیا کی زندگی حباب آب سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی و باللہ التوفیق و ہو خیر الرفیق و بیدہ ازمۃ التحقیق

یہودی

یہودی کہتے ہیں اولاد یہودا بن یعقوب علیہ السلام کو ذال کو دال سے بدل لیا ہے یا یہ تہود سے مشتق ہے جسکے معنی توبہ کرنیکے ہیں کیونکہ انا ہدنا الیک سے جو تفسیر یا تہود کہتے ہیں ہلنے کو یہودی لوگ توریت پڑھتے وقت ہلا کرتے تھے جسطرح مکتب کے لڑکے ہلتے ہیں اسلئے یہود کہلائے یہ ایک جابر و سرکش قوم ہے ہمیشہ اپنے نبیوں سے جھگڑتی رہی اسی قوم کا پتہ ملتا ہے کہ انبیاء اللہ

کو بھی قتل کر ڈالتی تھی۔ اسی قوم کے بزرگوں نے اللہ سے پکی پکائی روٹی مانگی جب اللہ کے ہاں سے من اور سلویٰ ملا۔ تحریف کتاب اللہ
ان کا ہی شعار رہا ہے۔ روپیہ دھیلی لیکر غلط مسئلے انکے علماء بنا دیا کرتے تھے زبان پیسٹ کر بات بنا لیتے تھے ایشیا کوچک میں ان
کا دور دورہ رہا ہے۔ خدا کے اس نبی کو جسکو اس نے کلمۃ اور روح فرمایا ہے عجب عجب طعن یاں کی ہیں اور اسکی ماں صدیقہ
پر قسم قسم کے بہتان لگائے ہیں۔ صدہا نبی اور رسول اس قوم کیلئے خدا برتر نے بھیجے اور ہر قسم کے انعاموں سے اسے مشرف کیا لیکن
سرکشی سے باز نہ آئی۔ اپنی شریعت کے اندر ہزارہا اختلافات پیدا کر لئے صدہا مسائل ان کے مولوی لوگوں نے چھپا لئے بہت سی
کتابیں بنا کر اللہ اور اسکے برگزیدہ نبیوں کے سر تھوپیں۔ بہت سی چیزیں جو حلال تھیں خود حرام کر لیں جو حرام تھیں حلال کر لیں
تعصب میں یہ قوم اپنا نظیر نہیں رکھتی۔ حضور رفیع المقام صلعم کے عہد مبارک پر شہر مدینے میں یہودیوں کے بہت سے قبائل آباد تھے۔
جنمیں بنو نضیر اور بنو قریظہ اور بنو قینقاع بہت زور آور تھے اندرونی نفاق کیوجہ سے حضور کے مدینے پہنچتے ہی انہوں نے
معاہدے کرا لئے لیکن تھوڑے ہی عرصے بعد تمام معاہدے توڑ ڈالے اور طرح طرح کے مکر و فریب اور حضور سے کینہ نفاق انکے رگ
و ریشہ میں گھر کر گیا تھا اہل مدینہ کا لڑا دینا انکی معمولی بات تھی۔ سر ولیم میور لائف آف محمد کے صفحہ ۲۰ پر لکھتا ہے کہ یہود بڑے
قسی القلب تھے چونکہ وہ اعلیٰ درجے کے تعلیم یافتہ بھی تھے اور عقیل بھی اور فرقہ منافقین سے بھی انکا اتفاق تھا اور باہمی بھی اتفاق
رکھتے تھے ابو عفک اور عمرو بن جحش یہودی نے بمشورہ قوم یہود آپکو قتل کے منصوبے کئے آخر اس بچے حافظ حقیقی نے جس نے
کہا تھا واللہ یعصمک من الناس خبر دیدی یہودیان مدینہ کے قبائل جنگ آزمالوگ تھے اس جنگ آزمائی کے بھروسے حضور سے لڑائیاں
لڑیں اور منہ کی کھائی جب ان منافق و شکست خوردہ یہودیوں نے دیکھا کہ ہماری دال نہیں گلتی یہ سوچ عرب کے دیگر قبائل کو چڑھا لائے
اور مسلمانوں سے بھڑا کر مروا دیا مسلمانوں نے سخت تعصب کرتے ہیں اسیواسطے کتاب اللہ نے خبر دی ہے کہ قوم یہود ہمیشہ مسلمانوں سے
عداوت رکھیگی اسلئے مسلمانوں کو حکم ہے کہ وہ مخالفت کریں انکی اسی تعصب کیوجہ سے انکا کوچ جزیرہ عرب سے کھودیا کچھ بھاگ گئے کچھ
جنگوں میں مسلمانوں کے ہاتھ مارے گئے بچے کچھ مسلمان ہو گئے یہودیوں کے یوں تو صدہا فرقے ہیں مگر بڑے بڑے پانچ ہیں جنکا پتہ امام رازی نے
دیا ہے۔ عنانیہ [1] عیسویہ [2] جو ابو عیسیٰ اصفہانی کے تابع ہیں۔ مقاربیہ [3] سامریہ [4] یہ قدیم فرقہ ہے مشبہیہ [5] اکثر یہودی مشبہیہ ہی
ہیں۔ یہودی آجکل زیادہ شام وغیرہ میں آباد ہیں کچھ ہندوستان میں بھی کلکتہ بمبئی مدراس کراچی وغیرہ شہروں میں آباد
ہو گئے ہیں۔ ہندوستان کے یہودی متمول اور تجارت پیشہ ہیں۔ یہودی حسب ذیل کتب کو منزل من اللہ تسلیم کرتے ہیں سفر پیدائش [1]
سفر خروج [2] احبار [3] سفر عدد [4] سفر استثنا [5] ان پانچ کتابوں کا نام توریت رکھا ہے۔ یشوع۔ قاضیون۔ روت۔ سموئیل نمبر ۱
سموئیل۔ سلاطین نمبر ۱ سلاطین نمبر ۲۔ تواریخ۔ تاریخ عزرا نمبر ۱۔ عزرا نمبر ۲ ایوب۔ زبور۔ امثال سلیمان۔ واعظ۔ غزل
الغزلات سلیمان۔ یسعیاہ۔ یرمیاہ۔ نوحہ یرمیاہ۔ حزقیل۔ دانیال۔ ہوسیع۔ یوئیل۔ عاموس۔ عبدیاہ۔ یونہ۔۔

تاحوم - حبقوق - صفنیاہ - حجی نبی کی کتاب - ذکریاہ - کبھی اس سارے مجموعے کا نام توریت بھی رکھ دیتے ہیں ان ۳۸ کتابوں کو اہل کتاب بالاتفاق مانتے ہیں - یہود کا سامریہ فرقہ صرف موسیٰ کی پانچ کتابوں کو مانتا ہے اور کتاب یوشع اور کتاب القضاۃ کو مانتا ہے باقی سب کا منکر ہے - سامریہ کا عام یہود سے علیحدہ ہو جانا کتب یہود میں بہت سے اختلافات اور افتراؤں کا باعث ہوا۔ انہوں نے ایک دوسرے کے عقائد اور مسلمہ بزرگوں کے خلاف ایک دوسرے کی تکذیب میں عمداً داخل کر دیئے - قوم یہود نے بھی ابنیت کا عقیدہ گھڑا تھا چنانچہ قرآن نے خبر دی ہے قالت الیہود عزیر ابن اللہ مگر آجکل ایک فرقہ عقیدہ ابنیت کا قائل ہے ان کتب میں بعض ایسے فحش مسائل ہیں کہ وہ کلام الٰہی تو کیا کسی مہذب انسان کا کلام بھی نہیں ہو سکتا - پھر ان تمام کتب میں اسقدر اختلافات ہیں کہ بیان سے باہر ہیں یہ بھی پتہ نہیں چلتا کہ یہ کتابیں کب تصنیف و تالیف ہوئیں اور حقیقت میں کون مصنف ہے اور زمانہ تصنیف کون ہے سچ فرمایا فویل للذین یکتبون الکتاب بایدیہم ثم یقولون ہذا من عند اللہ لیشتروا بہ ثمناً قلیلا -

(پ البقرہ) یعنی خرابی ہے ان لوگوں کی (یہود) جو کتاب اپنے ہاتھوں سے لکھ کر دنیا کمانے کیواسطے اللہ کے ذمے تھوپ دیتے ہیں ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ توریت کی گذشتہ تواریخ اور موجودہ حالات پر نظر کرتے ہوئے کوئی منصف یہ فیصلہ کئے بغیر نہ رہیگا کہ زیادہ سے زیادہ توریت ظنیات کا درجہ رکھتی ہے - ان الظن لا یغنی من الحق شیئا - کاش یہودی لوگ اس پاک نبی کے سہارے آکر لگیں جو سارے بنی نوع کی نجات کیلئے آیا ہے جسکو وہ اور انکے بزرگ پہچانتے ہیں اور مسلمہ کتب میں اسکی خبر دیگئی ہے

نصاریٰ یا عیسائی

یہ بھی اہل الشرائع ہیں قرآن انکی حالات و بیانات سے بھرا ہوا ہے انکی حالات زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ جو شخص قرآن پڑھتا ہے اسپر اس گروہ کے حالات بخوبی روشن ہیں - مختصراً یہ کہ یہ قوم حضرت عیسیٰ کلمۃ اللہ کو ابن اللہ قرار دیچکی ہے جسکو بے قرآن نے سخت ملزم کیا ہے اور ابن اللہ ہونیکی تردید کی ہے عیسائی مذہب کا مسئلہ کفارہ مسلمہ مسئلہ ہے جس سے کسی فرقے نے انکار نہیں کیا عیسائیوں کا حضرت عیسیٰ کو خدا بنانا تو ظاہر ہے لیکن مریم صدیقہ کو بھی بعض فرقوں نے صفات الوہیت دی ہیں چنانچہ رومن کیتھولک عیسائی اسکو بت بناکر انکی پرستش کرتے ہیں خدا کی ماں اسکا خطاب ہی بتاتا ہے کہ اسکو کیا مرتبہ دیا گیا ہے انکلو پیڈیا بریٹینکا میں ہے کہ تھریس وغیرہ مقامات میں بعض عورتیں مریمؑ کو پوجتی تھیں اور مریمؑ سے دعاؤں کا مانگنا بھی جائز رکھا گیا ہے - گو قرآن شریف نے مریم کو کہیں تثلیث کا اقنوم ثالث کرکے بیان نہیں کیا مگر اسمیں شک نہیں کہ اگر باپ بیٹے روح القدس کی بجائے تثلیث کے تین اقنوم ماں - باپ - بیٹا تجویز کئے جاتے تو بہت موزوں تھا - آیت ہذا سے اسکی تائید ہوتی ہے

لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ہو المسیح ابن مریم وقال المسیح یا بنی اسرائیل اعبدوا اللہ ربی وربکم انہ من یشرک باللہ فقد حرم اللہ

علیہ الجنۃ وماواہ النار وما للظالمین من انصار لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلاثۃ وما من الٰہ الا الٰہ واحد (پ ۶)
یقیناً وہ کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ مسیح ابن مریم اللہ ہے۔ اور مسیح نے کہا اے بنی اسرائیل اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے کیونکہ
جو اللہ کیساتھ شرک کرتا ہے یقیناً اللہ نے اس پر جنت کو حرام کردیا ہے اور اسکا ٹھکانا آگ ہے اور ظالموں کیلئے کوئی مددگار
نہیں۔ یقیناً وہ کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ تین میں کا تیسرا ہے اور معبود سوا ایک کے کوئی نہیں سورہ نساء میں اور بھی تشریح کر
دیا ہے جہاں فرمایا ولا تقولوا ثلاثۃ انتھوا خیرا لکم اور مت کہو تین ہیں باز آجاؤ تمہارے لئے بہتر ہے یعنی عیسائی کہتے ہیں خدا
باپ خدا بیٹا خدا روح القدس۔ تین ہیں مگر اللہ نے فرمایا تین مت کہو بلکہ خدا ایک ہے۔ یہ تین میں ایک اور ایک میں تین۔
تین بھی ہیں اور ایک بھی۔ ایک ایسا معمہ ہے جو آجتک کسی سے حل نہ ہوا اور نہ ہوگا عیسائیوں سے دلیل پوچھی جاتی ہے......
تو کہتے ہیں مذہب میں عقل کو دخل نہیں۔ سارے جہان کے عیسائی جمع ہو کر اگر اس عقدے کو حل کرنا چاہیں تو بھی حل نہ
ہوگا ناظرین! آجتک...... ایسا عقدہ لاینحل دیکھا بھی ہے۔ یہ بھی عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ چونکہ انسان فطرتی گنہگار
ہے وہ گناہ سے بچ کر نجات نہیں حاصل کرسکتا اسلئے خدا (کا بیٹا) آیا اور وہ مصلوب ہو کر تین دن جہنم میں رہکر خدا کے پاس
چلا گیا۔ جو کوئی اس کے مصلوب ہونے اور جہنم میں جانے پر ایمان لاوے وہ بخشا جاویگا۔ یہ ہے وہ کفارے کا مسئلہ جس
کی اشاعت کیجارہی ہے۔ یہ دونوں مسئلے تثلیث و کفارہ۔ ایسے بودے ہیں جن پر خود عیسائیوں کو ایمان نہیں اور جنکو اندر کی خبر ہے
وہ اسلام کیطرف آرہے ہیں چنانچہ حال ہی میں جرمنی کا ایک نامور عالم ڈاکٹر شورب ڈائرکٹر تعلیمات اور ڈاکٹر فیرنس مشہور یونیورسٹی کا
پروفیسر اور ڈاکٹر ہولبرٹ فلسفہ امریکن اور لارڈ ہیڈلے وغیرہ داخل اسلام ہوئے ہیں۔ یہ دونوں مسئلے پولوس نے (جو مروجہ
عیسائی مذہب کا بانی ہے) قدیم یونانیوں اور رومیوں سے لئے ہیں جو ان میں جاری تھے جو اصحاب غیر شرائع میں سے تھے ورنہ
اصحاب الشرائع میں اس قسم کے عقائد کا وجود نہیں ملتا۔ اور اسکی وجہ یہ ہوئی جب اسنے (پولوس) نے دیکھا کہ حضرت عیسیٰ
کو یہودی تو قبول کرتے نہیں تو اسنے حضرت مسیح کے بعض الفاظ کو جو مجاز اور استعارہ کے طور پر تھے لیکر حقیقت پر محمول کرکے اور اصل بنا
مذہب قرار دیکر بت پرستی سے ملتا جلتا ایک مذہب بنا دیا جسکی وجہ سے غیر یہودی اقوام (جو اعلیٰ درجہ کی مشرک تھیں) کا میلان اسطرف ہوگیا
اور یہ قومیں جذب ہوتی چلی گئیں کتاب اللہ سے بھی ہماری تائید ہوتی ہے چنانچہ فرمایا وقالت النصاری المسیح ابن اللہ ذلک قولہم بافواہہم
عیسائیوں اور یہودیوں کا ان کتب ۳۸ پر اتفاق ہے جنکا بیان یہود کے حالات میں گذر چکا ان کو دونوں معتبر جانتے ہیں لیکن عیسائی
انجیل کے سوا اپنی نو کتابیں اور بتاتے ہیں جو یہ ہیں کتاب استر بہ۔ کتاب باروق۔ ایک حصہ کتاب دانیال کا۔ کتاب توبیاس
کتاب یہودیت۔ کتاب ایکلزی کتاب وزدم۔ مقابیس اول مقابیس دوم۔ انجیل صحیح کا وجود دنیا کے پردے پر نہیں کیونکہ
اول انجیل عبرانی زبان میں تھی جو نہ کبھی دیکھی نہ سنی۔ زبانی روایت مشہور ہے کہ عبرانی سے یونانی میں ترجمہ کیگئی اگر مترجم کا نام

اور جائے سکونت کا پتہ نہین اور واقعہ یہ ہے کہ مسیح کے بعد صدہا انجیلین لکھڈالی گئین یقینی ورالگ الگ فرقے بننے شروع ہو گئے تھے بالآخر ایک کمیٹی نے بیٹھکر فیصلہ کر دیا کہ انجیلین صرف چار ہین۔ انجیل مرقس۔ انجیل متی انجیل لوقا انجیل یوحنا ان انجیلون کے اختلافات کا کچھ حد وحساب ہی نہین ہے کوئی دس ہزار بتلاتا ہے کوئی تئیس ہزار کوئی کتنے کوئی کتنے الحاصل انجیل کا اصلی نسخہ تو دنیا مین موجود نہین جسپر کوئی ایمان لاوے اگر کسی عیسائی کو دعوی ہو تو پیش کرکے ہمارے اس دعوے کی تکذیب کرے عیسائی تقریبا ساری دنیا مین پھیلے ہوئے ہین آدھی دنیا سے زیادہ پر یہی حکمران ہین اشاعت کا تو اسقدر شوق ہے جسکی نظیر نہین واللہ اعلم

صابی

یہ لفظ مشتق ہے صباء سے جس کے معنی ہین ایکدین سے نکل کر دوسرے دین مین چلے جانا اور اسکے اصلی معنی ظاہر ہوا اسیوجہ سے کفار آنحضرت کو صابی کہتے تھے۔ صابی کون لوگ تھے اسکے متعلق مختلف اقوال ہین صحیح بات جسکیطرف اکثر اہل التفاسیر کا رجحان ہے یہ ہے کہ یہ فرقہ یہود ونصاری کے بین بین ہے اللہ نے جہان اس فریق کا ذکر کیا ہے وہان یہود ونصاری کا کیا ہے جس سے پوری تائید ہوتی ہے کہ یہ فرقہ بھی اہل الشرائع سے ہے چنانچہ فرمایا رب العالمین نے

ان الذین آمنوا والذین ھادوا والنصاری والصابئین من آمن باللہ والیوم الآخر وعمل صالحا فلھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم

امام ابوحنیفہ اور اسحاق ابن راہویہ کا قول ہے کہ صابی کا ذبیحہ حلال ہے اور انسے نکاح درست ہے ایک جماعت مفسرین اور اہل تاریخ کا قول ہے کہ یہ قوم فرشتہ پرست تھی۔ زیادہ کہتے ہین کہ یہ نماز بھی پڑھتے تھے۔ صحیح یہ ہے کہ یہ تین طرح پر تھے ایک فرقہ ستارہ پرست تھا جو دنون اور ستارون کی خواص کا قائل تھا تعویذ گنڈے بھی یہ لوگ کیا کرتے تھے دوسرا فرقہ وہ تھا جو اہل الشرائع سے میل جول رکھکر کئی شریعتون کی باتون کو ملا کر ایک مجموعہ بنالیا تیسرا فرقہ وہ تھا جسکا ذکر شیخ الاسلام ابن تیمیہ اپنی کتاب رد منطقین مین لکھتے ہین کہ شہر حرانین قوم صابئین کا گھر تھا یہ جگہ اس قوم کی منڈی تھی ابراہیم اسی جگہ پیدا ہوئے تھے یا عراق سے چلکر یہان آئے تھے یہ صابئین فلاسفہ تھے اور اسمین غور وخوض کرنیوالے جسے انہون نے یونانیون سے لیا تھا۔ حتی کہ ۳۳۰ھ مین جب فارابی شہر حرانین آیا ہے تو یہان اسنے حکما کا دور پایا اور یہین سے اسنے فلسفہ حاصل کیا۔ انمین اہل توحید بھی تھے اور اہل شرک بھی آجکل یہ قوم کہین نظر نہین آتی زیادہ تر اسلام مین اور کسیقدر عیسائیت مین جذب ہو گئی ہے واللہ اعلم بالصواب

مجوس یا ثنویہ

یہ دین بھی پرانا ہے اسکے مختلف فرقے ہین۔ مانویہ۔ زردشتیہ۔ مرقونیہ مزدکیہ۔ ہر ایک فرقے سے جدا جدا شاخین نکلی ہین تمام فرق کا یہ مسئلہ متفق علیہ ہے کہ خالق دو ہین ایک خالق خیر ہے جسکو خدا مانا ہے دوسرا خالق شر ہے جسکا نام اہرمن ہے اسیطرح نور وظلمت کے خالق بھی الگ الگ ٹھیرائے ہین نور کا خالق خدا ہے ظلمت کا خالق اہرمن ہے اسی دین مین ایک فرقہ صدیقی کے نام سے موسوم تھا جو اپنے کو صوفی کہتا تھا اور زیادہ تر یہ لوگ فرقہ مانویہ سے ہوتے تھے یہ لوگ مسکینی اختیار کرتے تھے۔

حرص وشہوت کو قطع کر دیتے تھے تارک دنیا بنکر زاہد بن جاتے تھے لگاتار روزے رکھتے تھے صدقہ بکثرت کرتے تھے ایکدن کی خوراک اور ایک سال کا لباس رکھتے تھے زیادہ حاصل کرنیکو حرام جانتے تھے حجامت کو ترک کر دیتے تھے تبلیغ دین کیلئے ساری دنیا میں پھرتے تھے (البیرونی) مانی (فرقہ مانویہ کا بانی) اپنی کتاب شاپورکان مین کہتا ہے کہ ہمیشہ سے خدا کے پیغمبر وقتاً فوقتاً حکمت واعمال انسانکو پہنچاتے رہے - کبھی وہ ہندوستان مین گوتم بدھ کی معرفت کبھی وہ ایران مین زردشت کی معرفت - کبھی وہ ارض مغرب مین عیسیٰ کے ہاتھ پہنچے اب اس قرن اخیر کی نبوت اور وحی مجھ پر (یعنی مانی پر) اتری ہے ارض بابل مین خدا کا رسول مین ہون - وہ اپنے صحیفہ مین دعوی کرتا ہے کہ انجیل کا فارقلیط مین ہون، اسیطرح زردشت بھی دعوی نبوت کرتا ہے جسکی کتاب زند ہے زندیق کی اصطلاح اسی سے منسوب ہے کیونکہ زندیق کے معنی ہین پیرو زند عباسیونکے عروج کے زمانہ مین اسلام کے ظاہری لباس مین یہ فرقہ گھر کر گیا تھا بہت سے لوگ ظاہر مین حصول دولت کیوجہ سے مسلمان ہو جاتے تھے لیکن باطن مین زردشتی اور زندی ہوتے تھے اسیواسطے ہارون کے باپ المہدی نے عارفوا الزنادقہ کے نام سے ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا تہا کہ وہ ایسے لوگونکا پتہ لگا کر سزا دے - زردشتیونکی کتابین اوریہی ہین جنکو وساتیر اور زنامہ وغیرہ بولتے ہین جنکو یہ لوگ چھپا کر رکھتے ہین زردشت اپنی امت کو توالد وتناسل سے روئے زمین کو بھر دینے کی ترغیب دیتا ہے زردشتی احکام یہ ہین - چار یا سات نمازین ہر ماہ مین سات روزے بت پرستی جھونٹ طمع قتل چوری زنا فنون سحر وشعبدہ کی تعلیم وتعلم - تعصب - مذہبی فرائض روزمرہ مین غفلت ممنوع تہی جانوروں کا ذبح کرنا یا انکو تکلیف دینا آگ اور پانی اور نباتات کو نقصان پہنچانا قطعاً حرام تھا ثنویہ کے دیگر فرق زردشتیہ اور مانویہ مین جذب ہو گئے ہین ہمارا خیال ہے کہ یہ قوم بہی اہل الشرالہ سے تہی ہندوستان مین یہ لوگ بڑے بڑے شہروںمین آباد ہین جنکو پارسی

ہندو

یہ لفظ ایسا ہے کہ اسکا صحیح اطلاق کسی فرقہ ہند پر آنا عقل قیاس نہین کیونکہ ہند نام ملک کا ہے (تاریخ کی رو سے ہند بن یافث بن نوح کا نام ہے دیکھو تاریخ میوات) ہندو مذہب کیلئے یہ لفظ اتنا وسیع ہے کہ چوہڑے بہی ہندو چمار بہی ہندو پرانی قومین بہی ہندو - آریہ بہی ہندو جینی بہی ہندو دیو سماج بہی ہندو برہمو سماج بہی ہندو بدھ مت کے پیرو بہی ہندو غرض مسلمانون اور سکھوں اور عیسائیون کے سوا جو کوئی بہی ہے سب ہندو ہیں چارہ نہ وید کو ماننے والے بہی ہندو ہین ان ہندوؤن مین تہوڑے ہی فرقے ہین اکثر فرقے وید کو نہین مانتے - آریونکے مہرتاج سوامی دیانند ہندو مذہب کے متعلق فرماتے ہین کہ ہندو دھرم سمندر کا حکم رکھتا ہے جسطرح اسمین بیشمار لہرین آتی ہین اسی

طرح اس دھرم میں دیکھئے۔ اس دھرم میں ایسے لوگوں کا بھی ایک مت ہے جو چھانکر پانی پیتے ہیں تاکہ پانی کے ذریعہ سے کوئی ایسا جانور جو نظر نہ آتا ہو ان کے پیٹ میں نہ چلا جاوے اور منہ پر کپڑا باندھے رکھتے ہیں تاکہ کوئی جرم ہوا کے ذریعہ اندر نہ چلا جاوے ایک مت ایسے لوگوں کا بھی ہے جو دودھادھاری ہے یعنی صرف دودھ پیتے ہیں اور کوئی چیز نہیں کھاتے پیتے ساتھ ہی ایسے لوگوں کا بھی ہے جو بام مارگی کہلاتے ہیں جو کچھ پاتے ہیں بلا امتیاز پاک و ناپاک، حرام و حلال کھا جاتے ہیں ایک مت ایسے لوگوں کا بھی ہے جو عمر بھر ننگے رہتے ہیں یعنی نہ تو کسی عورت سے بیاہ کرتے ہیں اور نہ کسی عورت پر بدنظری کرتے ہیں اور ایک مت ایسے لوگوں کا بھی ہے جو بیگانی عورتوں سے منہ کالا کرتے ہیں ایک مت ایسے لوگوں کا بھی ہے جو کیوں نرا کار پرماتما کو ہی پوجتے ہیں اسی کا دھیان کرتے ہیں اور ایک مت ایسے لوگوں کا بھی ہے جو تو ماروں کی پرستش کرتا ہے ایک مت ایسے لوگوں کا بھی ہے جو صرف گیانی ہیں اور ایک ایسا ہے کہ وہ صرف دھیانی ہے اسی دھرم میں وہ لوگ بھی ہیں جو چھوت چھات کا ایسا پرہیز رکھتے ہیں کہ غیر مذہب کے لوگ تو ایک طرف شودر وں کے ہاتھ سے نہ پانی پیتے ہیں نہ کھانا کھاتے ہیں اور ایک مت ایسے لوگوں کا بھی ہے جو شودروں کے ہاتھ سے پانی پیتے ہیں اور انکا بھوجن کھاتے ہیں (سر بھنگی) سوانح عمری سوامی دیانند صفحہ ۲۲ ہمیں اپنی اس تھوڑی سی تحقیقات کی بنا پر کہتا ہوں کہ اگر ہندوؤں کی فرقہ شماری کیجائے تو کئی ہزار سے کم نہ ہوگی ایک زمانہ میں صدہا گرو ہوتے ہیں ہر ایک گرو کا ایک جداگانہ مت بن جاتا ہے کوئی شومی ہے کوئی ویشنوی ہے کوئی رامانندی کوئی مادھو اچاری کوئی شنکر اچاری کوئی لالداسی۔ بہت سے گروہ اپنا کھان پان بہت سے الگ رکھتے ہیں۔

ایک فرقہ برہمنوں کا ایسا بھی ہے جو بیر دتیوہار کے روز اپنے داماد کو دھوکہ سے مار دینے کو ثواب سمجھتا ہے لکھوکھا قسم کے بیہودہ رسم و رواج ایسے ہیں جنکو بیان کی تہذیب اجازت نہیں دیتی عام طور پر ہندو لوگ بت پرستی و آب پرستی و شجر پرستی میں محو ہیں دنیا کی ہر قسم کی چیزیں آگ ہوا و دریا پتھر پہاڑ درخت وغیرہ سب انکے معبود اور رشیوں نے انسانوں میں تینتیس کروڑ دیوتاؤں کے قائل ہیں بڑے بڑے مندروں کی جاترا کیلئے سینکڑوں اور ہزاروں کوس کا سفر کرتے ہیں۔ متھرا، بنارس، گیا جی، ہردوار، بدری ناتھ وغیرہ مقامات انکے بڑے زیارتگاہ ہیں۔

چونکہ ہندوؤں کے بہت فرقے ہیں اسلئے ہم سب کا ذکر نہیں کرسکتے لیکن مشہور مشہور فرقوں کے حالات لکھتے ہیں جس سے ہندو مذہب کا حال بخوبی واضح ہو جائیگا

سناتن دھرمی

یہ وہی فرقہ ہے جو قدیم روش پر چلا آتا ہے اور دور جدید کے رنگ کو پسند نہیں کرتا زیادہ تر فرقے اسی میں ہیں سناتنی چار وید چھ شاستر اور اٹھارہ پرانوں کو اسطرح مانتے ہیں کہ وید کو اصل کتاب قرار دیتے ہوئے شاستروں اور پرانوں کو تفاسیر وید قرار دیتے ہیں حالانکہ شاستروں اور پرانوں اور ویدمیں بہت بڑا تخالف ہے اسیواسطے سوامی دیانند نے بعض شاستروں اور پرانوں سے انکار کیا ہے یہ فرقہ بہت سیدھا سادہ ہے آریوں نے انکو بھی اپنی طرح کا بنانیکی بہت کوشش کی ہے جسکے لئے یہ قرینہ بھی ہے کہ آج سے چند سال پہلے آریوں سے جلتے تھے نہ آریہ کا نام ہی سننے کیلئے تیار نہ تھے مگر اب بدلتا جاتا ہے یہ فرقہ اعلیٰ درجے کا بت پرست و دیوی دیوتا پرست ہے ہندوستان کا سب سے بڑا فرقہ یہی ہے ہندوؤں کے لیڈر مہاتما گاندھی بھی سناتنی ہیں جنھوں نے اسلام کی تعریف میں باالفاظ اپنی زبان سے ارشاد فرمائے ہیں کہ اسلام کو میں سچا مذہب جانتا ہوں اس فرقے کے لوگ سری کرشن اور رام چندر کو اپنا نبی مانتے ہیں اسی فرقے کے لوگ زیادہ اسلام میں داخل ہوتے ہیں چنانچہ حال ہی میں پنڈت شو ناتھ بی ایس سی لا اکسفورڈ یونیورسٹی ایم اے مشرف باسلام ہوئے ہیں جو نہ

آریہ سماج

ہندوستان کا ایک نیا عظیم الشان فرقہ ہے اسکا بانی سوامی[1] دیانند ہے جو کاٹھیاواڑ صوبہ بمبئی کے قصبہ سنجن پور میں پیدا ہوئے جنہوں نے علوم مذہبیہ کی تحصیل کیلئے ہندوستان کا سفر کیا برج کے عظیم الشان شہر متھرا میں قیام کیا جہاں ایک قیاتوسی پنڈت نے جملہ مذاہب و اقوام عالم کیلئے میگزین بنا رکھا تھا لیکن اسے قابل سپاہی اور افسر نہ ملے تھے اسلئے وہ اس میگزین کے پٹ بند کئے ہوئے اگلے سفر کی تیاری کر رہا تھا کہ سوامی جی پہنچ گئے پنڈت نے تالی کنجی سوامی جی کو سونپی اور خود چلتے بنے سوامی دیانند نے دنیا کی کسی قوم اور مذہب کو نہ چھوڑا جس پر آزار حملہ نہ کئے ہوں جملہ پیشوایان مذاہب عالم کو مفتری قرار دیا عیسائیوں محمد مسلمانوں اور یہودیوں کے مقدس انبیاء کی تحقیر و تذلیل کر کے ایک برا نمونہ اپنی قوم کیلئے چھوڑ گئے خود ہندوؤں کے مقدس دیوتاؤں اور اوتاروں رشیوں کو وہ وہ نقط سنائیں جنکو سنکر اہل ہند چونک گئے اور سارے ہندوستان میں کھلبلی مچ گئی۔ کہیں کرشن جی پر مطاعن کئے ہیں کہیں انکی بھاگوت پر مضحکہ اڑایا ہے کہیں مورتی پوجا پرستی کی ہجو کہیں مقلدوں کو بیادو نگر پر طعن کیا ہے۔ ہندوؤں کے ہاں جو آتش پرستی و آب پرستی و آفتاب پرستی دیوتا پرستی دیوی پرستی شجر و حجر پرستی ہزاروں برس سے چلی آتی تھی جو انکی خود تراشیدہ نہ تھی بلکہ ویدوں کی پیروی سے مخلوق کی یہ پوجا انمیں جاری تھی سوامی جی نے اس خیال سے کہ اب وہ زمانہ آگیا ہے کہ مشرکانہ تعلیم ہر سلیم العقل کو بری معلوم ہوتی ہے ہندوستان میں یہ غلغلہ بلند کر دیا کہ ویدوں میں مخلوق پرستی نہیں ہے اور دعوی کر دیا کہ اگرچہ ویدوں میں بظاہر مشرکانہ تعلیم معلوم ہوتی ہے مگر در پردہ اس کے اندر توحید بھری ہوئی ہے مگر جب دیکھا کہ تمام پنڈت جنمیں بڑے بڑے وودان تھے کہ وہ سب میرے دعاوی کے خلاف ہیں تو جھٹ سے یہ تدبیر سوچی کہ ایک مصنوعی وید بھاش یونیورسٹی میں درسی کتاب بنانے کو سرکار انگریزی کو دی جائے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ پنڈت صاحب نے چند جز اپنی وید بھاش بمع ایک درخواست صاحب لفٹنٹ گورنر اس سال کی درخواست میں لکھا تھا کہ یہ وید بھاش یونیورسٹی کے لڑکوں کو پڑھایا جاوے یہ ایسا ہے جس میں توحید بھری ہے اسمیں سائنس بھری ہوئی ہے میرے اس دعوے کے خلاف جو پنڈت کہتے ہیں جھوٹے ہیں صاحب لفٹنٹ نے وہ وید بھاش یونیورسٹی کے قابل پنڈتوں کو برائے تصویب بھیج دی لیکن اس استصواب کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام پنڈتوں نے بالاتفاق یہ رائے لکھی کہ یہ وید بھاش مصنفہ دیانند سراسر غلط ہے اور پوچ اور لغو ہے ویدوں میں یہ دعوے نہیں ہیں نہ یہ باتیں انمیں ہیں اس سے ویدوں کو کچھ تعلق نہیں ہاں یہ دیانند جی کا مصنفہ وید ہے اس رائے کے پہنچتے ہی لفٹنٹ گورنر نے پنڈت دیانند کی درخواست کو نامنظور کر دیا اور اطلاع دی کہ تمہارا وید بھاش پنڈتوں کی عام رائے کے خلاف ہے اسلئے قابل منظوری نہیں۔ سوامی دیانند نے ویدوں سے بت پرستی کے داغ ملامت یا کلنگ کے ٹیکے کے مٹانے کی جو کوشش کی ہے وہ قابل تعریف ہے لیکن وید جو اپنی مشرکانہ تعلیم کے باعث سپاہی خلائق میں اعتراضوں کا نشانہ بنا ہوا ہے اور ضرب المثل ہے وہ پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ سوامی جی غلط کہہ رہے ہیں اپنی تراشیدہ بات کہہ رہے ہیں چنانچہ ہندوستان اور یورپ وغیرہ کے بڑے بڑے نامی علماء نے ویدوں کو اس غرض سے کھنگال مارا کہ ویدوں میں توحید کی تعلیم پائی جاوے اور خلائق پرستی کی تردید لیکن ایسی ایک بھی نہ ملی۔ برہمو سماج کے بڑے زبردست عالم پنڈت شیو نرائن[2] نے اپنی تصنیفات میں بڑی تنقیح کیساتھ یہ امر ثابت کیا ہے کہ ویدوں میں مخلوق پرستی کی تعلیم بکثرت ہے

[1] سوامی جی کا اصل نام بحوالہ اخبار الاعتصام مول شنکر تھا آپ کے استاد کا نام ورجانند تھا ۱۲ از مصنف

[2] اگنی ہوتری

تمام سناتنی پنڈت بھی یہی کہتے ہیں جرمنی کا مشہور عالم جسنے وید کی شرح بھی لکھی ہے اور جسکا نام موکس مولر ہی اسکی رائے ہے کہ جہانتک ہمنے وید کو دیکھا ہی ان تمام واقع پر مخلوق پرستی بھری ہوئی ہی آنریبل الفنسٹن گورنر بمبئی جسنے ہندوستان کی قابلقدر تاریخ لکھکر اہل ملک پر احسان کیا ہے ویدوں کے متعلق حسب ذیل خیالات ظاہر کرتا ہے ویدکی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے کہ اگرچہ مقامات ویدمین خدا کا ذکر ہے لیکن اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ خدا تعالی نے اپنی مخلوقات مین سے بعض کو انسان سے بہتر پیدا کیا ہے سوان دیوتا وٴنکی پرستش کرنی چاہیے اور وہ دیوتا جنکی پرستش کا وید کے اندر حکم ہے یہ ہین پانی آگ خاک ستارے وغیرہ اب تمام عالم برخلاف سوامی دیانند کی کون سنے۔ آریوں کا مسلمہ عقیدہ ہے کہ عالم قدیم ہے جوہر پرکرتی (مادہ) اور جیو (روح) ملکر بن گیا ہے مادہ اور روح کا خالق کوئی نہین۔ آواگون (تناسخ) مسلمہ مسئلہ ہے نیوگ کو جائز اور واجب جانتے ہین انکا عقیدہ ہے کہ ایشور نے شروع سرشٹی (جسے تخمینا دو ارب برس ہوئے) مین ایک انسان پیدا کرے۔ ایک قول مین سوامی جی کا یہ ہے کہ چار انسان پیدا کئے اور انکو چار وید دیے جنکے نام یہ ہین رگوید یجروید سام وید اتھربن وید آریہ لوگ براہمنوں کو غلط کہتے ہین البتہ بعض شاستر و یجروید کی تفسیر قرار دیتے ہین سوامی دیانند نے اپنی ایجاد کردہ مت کی تائید اور تمام مذاہب عالم کی تردید مین ایک کتاب بنام ستیارتھ پرکاش تصنیف کی ہے یہ کتاب تقریبا پانچسو صفحے کی ضخیم کتاب ہے ہمنے یہ کتاب ساری پڑھی ہی اسلیئے ہم اس نتیجے پر پہنچے ہین کہ یہ کتاب کسی بھلے آدمی کے پڑھنے کے لائق نہین نانک پنتھیونکی دل آزاری الگ کی ہے عیسائیوں یہودیوں پر غضب کے گولے مارے ہین ہندوٴں کی جدا دل آزاری کی ہے مسلمانوں پر وہ فضول اور لغو اعتراض کئے ہین سوامی جی نے اپنی تحریروں مین دعوی کیا ہی کہ دوسرے مذاہب کو برا کہنا انکا شیوہ نہین لیکن اس کتاب مین سوامی جی نے اپنے اس نیم ہی کا خلاف نہین کیا بلکہ انصاف و دیانت کا خون کردیا ہے۔ آریہ سماج کے نزدیک چار وید کے سوا کوئی کتاب معتبر نہین کیونکہ قدیم بتلاتے بعض شاستروں اور منو سمرتی کو مانتے ہین لیکن انمین بھی بہت کچھ تاویلات کا جال پھیلا دیا ہے اور اب آریہ لوگ انمین بہت کچھ ترمیم اور تنسیخ پر تلے ہوئے ہین دیکھا چاہیئے کہانتک ہندوٴں کے قدیم مذہب کو ٹھیس لگاتا ہے کاش یہی کا پرچار بھی آریہ قوم کی بدولت ظہور مین آکر ملک ہند کی تباہی اور بربادی کا باعث ہوا +

۱؎ دیکھو رگوید ادھیائے ... دیکھو یجروید ادھیائے ...

۱؎ جن کتابوں کو وید کہا گیا ہے یہ ایک شخص کی تالیف نہین ہین بلکہ مختلف لوگوں نے مختلف وقتوں مین انکو تالیف کیا ہے اور مولفین کے نام ایک منتروں کے سرے پر جدا جدا لکھے پائے جاتے ہین اور وہ منتر بطور شعر کے ہین جو دیوتاوٴں کی تعریف مین خوش اعتقاد لوگوں نے بنائے تھے جو شخص ان کتابوں کو از اول تا آخر پڑھے گا وہ فوراً یہ فیصلہ کئے بغیر نہ رہے گا کہ وید الہامی کتابین نہین کیونکہ خود انمین منجانب اللہ ہونیکا کہین تذکرہ نہین پایا جاتا جابجا منتروں پر یہی لکھا ہوا ہے کہ یہ منتر فلان شخص نے تالیف کیا ہے اور یہ فلان شخص نے یہی وجہ ہے کہ زمانہ حال کے مصنفین نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ وید ایسی کتاب نہین جو یہ دعویٰ کرتی ہو کہ مین آسمانی کتاب ہون اور فلان پیغمبر پر نازل ہوئی تھی بلکہ یہ مجموعہ اشعار ہے جسکو کئی شاعروں نے مختلف اوقات مین جوڑا ہے چوتہا وید جو اتھربن کے نام سے مشہور ہے اسکی بابت اکثر پنڈتوں کی رائے ہے کہ وہ پیچھے سے وید وں کے ساتھ ملا دیا ہے اور کسی برہمن نے اسکو لکھا ہے وید وں کی اندرونی حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالی کی ذات مین ایک ذرہ بھی رحم و عفو نہین اور کسی گنہگار کے گناہ کو توبہ و استغفار سے کبھی ہرگز نہین بخشتا جبتک جدا جدا اسی لاکھ جونین ڈالکر شخص مجرم کو سزا یا وجہ عذاب نہ پہنچا لے اسکا غصہ ٹھنڈا نہین ہوتا۔ خواہ انسان اپنے گناہ سے توبہ کرکے پرمیشور کی اطاعت اور محبت مین فنا کیون نہ ہو جاوے تب بھی جبتک پرمیشور اسکو لاکھون جونون مین ڈالنے کی سزا نہ دے ہرگز اسکا پیچھا نہین چھوڑتا اس اصول سے یہی نہین معلوم ہوا کہ آریونکا پرمیشور سنگدل ہے بلکہ یہ بھی معلوم ہوا کہ اس اصول کی رو سے نجات کا راستہ بالکل مسدود ہے۔ لہذا جب انسان سے بوجہ کمزوری جو انسانی فطرت کا مادہ موجود ہے اگر کوئی ایک گناہ بھی ہو جائے تب عذاب خواہ وہ کتنا ہی ریاضت کا بہرہ اطاعت اور عبادت مین دل لگاوے اسکو کچھ فائدہ مند نہین کیونکہ یہ بات ظاہر ہے کہ انسان اپنی کمزوری کیوجہ سے قصور اور خطا سے محفوظ نہین رہ سکتا ۱۲ منہ

- اللھم اغفر لمصنفہ ولکاتبہ ولمن الدیہم اجمعین -

برہمو سماج

یہ فرقہ بھی ہندوستان میں نیا ہی پیدا ہوا ہے اسکا بانی راجہ موہن رائے ہے جو کلکتے کے رہنے والے تھے یہ فرقہ
دراصل ہندوؤں میں نئی روشنی آنے کی وجہ سے پیدا ہوا اور اسکے پیدا ہونیکے بھی تقریباً وہی وجوہات تھے جو اسلام
میں نیچریہ کے تھے ہر دو مذہب کے بانیان (سر سید اور موہن رائے) جدید فلسفہ سے متاثر ہو کر گھبرا اٹھے اور یہ سمجھ بیٹھے کہ یہ مذاہب جو ہندوؤں اور مسلمانوں
کے مسلمہ ہیں جدید فلسفہ کا ساتھ نہیں دیتا اسلئے نئے مذاہب کا اختراع ہونا چاہئے چنانچہ برہمو سماج کی بنیاد ڈالدی گئی آجکل ہندوستان میں انکی جماعت بہت
پھیل گئی ہے کلکتہ وغیرہ میں بڑی تعداد میں موجود ہیں پنجاب میں خاصی ترقی ہے یہ لوگ کتب الہامیہ کے منکر ہیں اگرچہ ہندو ہیں مگر وید کو نہیں مانتے نہ اسکی
تعلیم کو اچھا سمجھتے ہیں انہی کا قول ہے کہ انسانی ترقی میں قیمتی روک وحی اور الہام ..... اور نبیوں رشیوں نے کی اور کسی نے نہیں بکی الغلطہ لعنۃ
یہ لوگ آریہ سماج کی نسبت ذی علم اور دانا ہیں اور کئی اصول انکے اسلام سے ملتے ہیں مثلاً یہ تناسخ کے قائل نہیں ہیں بت پرستی کو برا سمجھتے ہیں خدا کو صاحب اولاد
اور متولد ہونے سے پاک سمجھتے ہیں الہام صرف الہیہ یا انکا نام رکھتے ہیں جنکو انسان خود عقل یا فکر کے ذریعے سے پیدا کر لے یا معمولی طور پر اسکے دل میں
گذر جائیں اور انبیاء کی متابعت کو ضروری نہیں خیال کرتے صرف عقل کو کافی قرار دیتے ہیں تمام کتب انبیاء و مرسلین کو انسانی اختراع جانتے ہیں
اور خدا کے پیغمبروں کو نعوذ باللہ مفتری قرار دیتے ہیں چونکہ انسان کا خاصہ ہے کہ معقولات سے زیادہ جلد متاثر ہو جاتا ہے اسلئے جسطرح انگریزی تعلیم یافتہ
مسلمان نیچریت کیطرف بہت جلد مائل ہو گئے تھے اسیطرح ہندو نئی الطفال اور نو تعلیم یافتہ لوگ ان سوفسطائی تقریروں تحریروں سے متاثر ہو گئے
حقیقت یہ ہے کہ جسطرح ہندوؤں کے دیگر فرقے گمراہ اور کافر اور مردود ہیں اسیطرح یہ بھی ہے کیونکہ جب خدا کو مانتے ہیں تو اتنا نہیں مانتے کہ خدا متکلم بھی ہے
اور جب اسنے گویائی انسانوں کو بخشی ہے تو وہ خود کیوں گونگا بن بیٹھا ہے انکو تو اتنا بھی ایمان نصیب نہیں کہ وہ خدا کی نسبت یہ اعتقاد رکھیں
اپنی ہستی اور الوہیت کو اپنے ارادے اور اختیار سے دنیا میں ظاہر کیا ہے بر خلاف اسکے وہ تو یہ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ایک مردہ یا پتھر کیطرح کسی
گوشہ گمنامی میں پڑا ہوا تھا عقلمندوں نے آپ تحقیق کر کے اسکے وجود کا پتہ لگایا اور اسکی خدائی کو دنیا میں مشہور کیا۔

دیو سماج

یہ فرقہ بھی نیا ہے جسکا بانی دیو گرو ابھی تک لاہور میں موجود ہے اور بہت زور کیساتھ اپنے مذہب کی اشاعت میں لگا
ہوا ہے یہ فرقہ ناستک (دہریہ) ہے خدا کو ہی نہیں مانتا ہے پھر وحی و الہام کو ماننے کیوں لگا بڑی تیز رفتاری کیساتھ
ترقی کر رہا ہے اس مذہب میں وہی داخل کئے جاتے ہیں جو پہلے سے اسکی تمام تجویز پر عامل ہوں اسلئے اپنے مانے ہوئے مذہب کے پختہ اور عامل ہوتے ہیں
ایک دیو کا بھی جو ہمارے ضلع میں قانونگو رہ چکے تھے وہ پچیس سال بعد اپنے وطن لاہور سے پچیس تیس روپیہ خرچ کر کے اسغرض سے آئے ہیں کہ
انہوں نے ایک زمیندار کے کھیت سے تربوز توڑ کر کھالیا تھا اس زمیندار سے معافی مانگیں یہ فرقہ بھی اپنے آپکو عقلی بتاتا ہے لیکن
درحقیقت نہ عقلی ہے نہ نقلی ہے جبکہ کائنات عالم کا ایک ایک ذرہ اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ کوئی ہستی سب سے بالاتر ہے جسکے وہ بھی ایک
طرح سے قائل ہیں پھر کیوں نہ یہ بات مانی جائے اور کیونکر اسکا نہ ماننے والا صحیح العقل والرائے خیال کیا جاسکتا ہے کہ جو ہستی سب سے اوپر ہے
وہ سب پر متصرف بھی ہے اور پھر اگر وہ متصرف ہے تو وہ کیوں روحانی اور جسمانی پرورش نہیں کرتا ہے نہیں وہ ہستی ہی ایسی ہے

اور جسطرح اسنے تمام مخلوقات کی پرورش کا انتظام کیا ہے اسیطرح سے اپنے روحکی تربیت کیلئے بہی بہکو کہا پیغامبر اور رسول بہیجے
اور ان کے قلوب پر اپنے کلام کا مینہ برسایا ربنا ما خلقت ہذا باطلا سبحانک فقنا عذاب النار

بدھ

یہ بہی ہندوستانکا قدیم مذہب ہے تخمینا پچیس سو برس ہوئے کہ بہی ساکی من گوتم بدھ پیدا ہوا یہ راجہ کا بیٹا تہا جو اس زمانہ میں گیا جی میں حکمران تہا جنگلونکی گہاس کو بستر بنایا اور درختونکی پتیونکو خوراک محلونکے عیش و آرام کو خیر باد کہدیا اپنے کو ریاضتونکا تختہ مشق بنایا ہندوستان میں قسم قسم کے ظلم اور اسراف رائج تھے انکو موقوف کیا اور علانیہ طور پر جو اہل ہنود بر ہمنونکے خلاف صد الا فتجاج بلند کی بدھ مذہب کے پیروؤنکا عقیدہ ہے کہ بدھ خدا ہے یہ بہی انکا عقیدہ ہے کہ گوتم بدھ معمولی کہیطرح پاکی اور ناپاکی کی راہ سے نہیں پیدا ہوا انہوں نے کسی قسم کی نجاست کہائی تہی بلکہ انکا یہ اعتقاد ہے کہ وہ منہ کے رستے سے پیدا ہوا تہا۔ فقط یہ لوگ نہیں کرتے
کوئی کتاب نہیں مانتے اور انمیں اور قدیم برہمنوں میں بڑی بڑی معرکہ آرائیاں ہوتی رہی ہیں مہاراجہ اشوک اسکا خوب تابع تہا یہ ایک عظیم الشان راجہ ہوا ہے جس سے بدھ مذہب کو بڑی ترقی ہوئی لیکن تہوڑے ہی روز بعد شنکر اچاریونے ملک میں واویلا مچادی اور بدھ مذہب کو ملک ہند سے خارج کر دیا بدھ
خود بہی چین جاپان اور شام میں گیا اور مذہب کو پہیلا دیا یہ واقعی یہ ایک دیوتا اور گویا سروپ الفضل تہا لوگو نے بہت جلد اسکا مذہب قبول کر لیا۔ انہیں لوگوں نے جو بدھ مذہب کے بادشاہوں کے ماتحت سکھ کی زندگی بسر کرتے تہے بدھ مت والوں کو وطن سے بیوطن کر دیا اور انکو تلوار کے گھاٹ اتارا انکے معبدوں کو مسمار کیا انکی کتابونکو راکھ بنا کر ہوا میں اڑا دیا۔[1] بدھ مذہبونکا مایہ ناز کالج جو سارناتہ میں بنارس کے قریب واقع تہا برہمنونکے اشارے کاندہ سوا جسمیں ڈیڑہ ہزار واعظ علماء و فضلا تعلیم و تدریس میں مصروف تہے بدھ لوگ ہندوستان سے چہوڑ گئے اسلئے بدھ کی تعداد ہندوستان میں تہوڑی ہے گیا میں گوتم بدھ کا مندر بنا ہوا ہے جیئن میں پچاس کروڑ کے قریب بدھ مذہب کے پیرو موجود ہیں الحمد للہ کہ مبلغین اسلام نے چین جاپان کیطرف بہی توجہ فرمائی ہے امید ہے کہ جلد اسلام کی شعاعیں اپنی روشنی پہیلاوینگی یا الہی لیبا ہو جو محمد رسول اللہ کے ماننے والوں ایک خدا کو جاننے والوں توحید کے پہچاننے والوں دور دراز ممالک میں کہ کروڑہا انسانی بہائی گمراہی کے بحر الکاہل میں غوطے کہا رہے ہیں۔ اپنی کشتی لگاؤ اور انکو پار اتارو اللہم اہدہم فانہم لا یعلمون

جین مت

یہ بہی ہندوؤں کا ایک پرانا مذہب ہے اسکا بانی گوتم بدھ سے پہلے ایک شخص مہاتما نامی ہوا ہے یہ فرقہ دہریہ سے قریب ہے دیوتا جیو کہیں اور جینیوں میں اس اعتقاد میں کچہ زیادہ فرق نہیں ہے کہ خدا کا وجود نہیں ہے یہ لوگ بہی نجات کی راہ برہمو سماج کیطرح گیان سے حاصل کرنا چاہتے ہیں کل اہل انوں کے ہاتہ میں نجات کی باگ ڈور دیتے ہیں جن کو ناتہ کہتے ہیں جو باتیں ان ناتہوں نے اپنے گیان اور سمجھ سے پیدا کر لی ہیں انکو کتابی صورتیں لا کر اپنی مذہبی کتب قرار دیدیا ہے دعوی الہام کے قائل نہیں وید کو نہیں مانتے تناسخ آواگون کے ہندوؤں کی طرح یہ بہی قائل ہیں یہ لوگ اپنے مذہب کو بہت زیادہ چہپاتے ہیں مذہبی تصانیف کالعدم ہیں سوا چند کتابونکی کسی کتاب کا وجود نہیں ملتا قدامت کے باعث جینیوں اور عام اہل ہنود

[1] وہ ہندو ذرا غور کریں جو کہہ دیا کرتے ہیں کہ عالمگیر ظالم تہا سفاک تہا قزاق تہا اور محمود غزنوی نے ملک ہند کو یوں کیا اور شہاب الدین غوری نے سطح ہند و پامال کئے ہیں تاریخ کے اوراق موجود ہیں پڑھ جاؤ اور انصاف سے فیصلہ کرو کہ جتنا ظلم شنکر اچاریوں نے بدھ مت والوں پر کیا تہا کیا۔ اتنا ہی مسلمانوں نے ہندو پر کیا ہے ہماری تو تم کب مانو گے عیسائیوں ہی کی تاریخیں دیکھ لو اور امثلہ سابقہ کتب بودہ سے منہ پیکر کتنی ہی کتابیں تصنیف کر ڈالی ہیں ۲ اصنہ

زیادہ نفرت نہیں ہے بخلاف دیوسماج اور آریہ سماج وغیرہ کے جنکو عام ہندو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں بڑے فرقے دو ہیں ڈگمبری سیتمبری جینیوں کے ناتھ اور سادھو منہ پر کپڑا باندھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہوا لطیف کیڑے سکڑ باریک جاندار کیڑے جو ہوا اور پانی میں پائے جاتے ہیں منہ کے اندر داخل ہو جاتے ہیں اسلئے منہ کھولنے کو پاپ سمجھتے ہیں جینی عموماً صفائی پسند ہیں تمامی ہند میں کم و بیش پھیلے ہوئے ہیں

نانک پنتھی یا سکھ

جینیوں کے شادی و غمی کے رسومات اہل ہند سے الگ ہیں اپنی ذات ۲ یہ فرقہ اگر بالکل نیا نہیں تو بہت زیادہ پرانا بھی نہیں ہے اسکا بانی گرو نانک ہے تاریخ کے مطالعہ سے یہ امر ثابت ہے کہ یہ شخص ایک کامل اور نیک انسان تھا سادھو اتہ رنگ کا عالم اجل تھا اسکا وعظ تھا سوا فقط گرو حسن خدا ہی صلح کن یا خاص عام بہا مسلمان اہل اسلام بابو سندرام آریہ ہو کر سرتاج سوامی دیانند نے ستیارتھ پرکاش کے گیارھویں باب میں نانک پنتھی کے عنوان سے گرو نانک جی کا ذکر کیا ہے لیکن وہی اپنی عادت کیمطابق دل آزار الفاظ لکھیں چنانچہ لکھتے ہیں نانک پنجاب میں نانک جی نے ایک طریقہ چلایا ہے کیونکہ وہ بت پرستی کی تردید کرتے تھے مدعا تو اچھا تھا لیکن علمیت کچھ بھی نہ تھی۔ آہ تعصب ترا ستیاناس ہم کہتے ہیں کہ گرو نانک ایک زبردست عالم سنسکرت و فارسی وغیرہ کا تھا لیکن ویدوں کو نہیں مانتا تھا آپکے مذہب کی خوب ترقی ہوئی۔ نانک پنتھی فقتہ نہیں کراتے بت پرستی نہیں کرتے لیکن گرنتھ کی پرستش ضرور کرتے ہیں سر پر تمام بال رکھتے ہیں گرو نانک کے مرنیکے بعد پے در پے گرو ہوتے چلے آئے ہیں جنمیں ہر قسم کے لوگ تھے چنانچہ دسویں نامور پیرو گرو گوبند سنگھ صاحب جنکی ساری عمر شاہانہ داؤ گیر اور سلطنت کے ولولوں میں گذری۔ سنگ زیب سے لڑائیاں لڑیں اس زمانہ سے ہر نانک پنتھی اپنا نام سنگھ پر یکٹ لگ گیا۔ ان کے بعد اور بھی دو چار گرو ہوئے ہیں جو بہی دنیادار تھے اب کوئی باقاعدہ گرو نہیں لیکن سپاہیانہ رنگ اب بھی اس قوم میں موجود ہے شجاعت اور استقلال اس فرقے کی عدیم المثال ہے زیادہ تر لوگ پنجاب میں آباد ہیں اور علاقوں میں آباد ہوتے چلے ہیں چند مذہبی کتابیں بھی رکھتے ہیں شہر در شہر گاؤں گاؤں ان کے گوردوارے وغیرہ بنے ہوئے ہیں انکا صدر مقام اور تیرتھ شہر امرتسر ہے۔ آجکل اس فرقے نے بھی تبلیغ پر کمر باندھی ہے

دہریہ

یہ فرقہ قدیم ہے دنیا کا بدترین فرقہ ہے اسکا بانی کوئی نہیں جو لوگ غفلت کے نیچے حد سے زیادہ دب جاتے ہیں تو انکے ناپاک قلوب اس قابل نہیں رہتے کہ توحید سما سکے اسلئے اللہ تعالیٰ نے انکے عقائد وغیرہ خود بیان کئے ہیں۔ وقال الملأ من قومه الذين كفروا وكذبوا بلقاء الآخرة واترفناهم في الحياة الدنيا ما هذا الا بشر مثلكم ياكل مما تاكلون منه ويشرب مما تشربون ۝ ولئن اطعتم بشرا مثلكم انكم اذا لخاسرون ۝ ايعدكم انكم اذا متم وكنتم ترابا وعظاما انكم مخرجون ۝ هيهات هيهات لما توعدون ۝ ان هي الا حياتنا الدنيا نموت ونحيا وما نحن بمبعوثين ۝ ان هو الا رجل افترى على الله كذبا وما نحن له بمؤمنين یہ فرقہ بدو انسان سے چلا آتا ہے کوئی زمانہ ایسا نہیں آیا جسمیں دہریہ نہ رہے ہوں اور ہمیشہ انبیاء سے لڑتے جھگڑتے رہتے

۲ کے سوا دوسروں سے کھانا نہیں کرتے (ماخوذ از رسوم اہل ہند وغیرہ)

ہیں۔ موجودہ زمانہ میں دہریت کا بڑا زور ہے جسقدر مذاہب دنیا کے پردے پر موجود ہیں سب میں دہریت کے پیرو چھپے ہوئے ہیں یورپ آجکل دہریت کا مرکز بنا ہوا ہے بڑے بڑے عالم اور فاضل دہریت کیطرف جا رہے ہیں یورپ والوں میں دہریت پھیلنے کی بڑی وجہ یہ ہے کہ فلسفہ کو بالکل صحیح اور قطعی اور یقینی سمجھ لیا گیا ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ جب بات عقل کی نکالی مذہب سے اسکا توفق ذہن میں سمایا نہیں بس فوراً اسے خلاف مذہب قرار دیکر اسے چھوڑ دیا۔ اور عقل انسانی کو سب سے بڑا اقرار دیکر خدا تعالےٰ سے دست بردار ہو گئے انسان جو اتنا ناقص العلم ہے کہ حقائق الاشیاء کے علم سے محروم ہے بھلا وہ خالق الاشیاء کا پتہ لگا سکے قاتلہم اللہ انی یوفکون حضور صلعم کو اس بات کا علم تھا کہ اسلام میں بھی دہریت پھیلے گی جیسے کہ حدیث میں آیا ہے آپنے فرمایا میری امت کی ایک قوم ایسی ہوگی جو یہ کہیگی کہ اگر ہمارا خالق اللہ ہے تو خدا کا خالق کون ہے۔ فقولوا ایہا الناس اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد فقط

فیصلہ

اے ناظرین دیکھا آپنے کہ اس کائنات عالم میں کتنے گوناگون مذاہب ہیں کیا آپکو مسلم ہے کہ یہ سارے راستے لمبی آسمان اور زمین کیطرف لیجاتے ہیں اور یہ سب بولیاں اسکی مرضی کی ہیں نہیں انہیں۔ البتہ اسکی مرضی کی ایک راہ ہے جسکا کچھ نہ کچھ حصہ شرائع سابقہ میں بھی وافر اور ساری ہے لیکن من کل الوجوہ اگر سلامتی اور نجات کسی مذہب میں ہے تو فی الواقع وہ اسلام ہے جسطرح اکیلا اسلام نجات دلانیوالا ہے۔ اسیطرح اسکا نازل کرنیوالا بھی اکیلا ہے ذات سے اور صفات سے۔ تمام مذاہب عالم پر نظر کر جاؤ کوئی مذہب دنیا کا سوائے اسلام کے ایک خدا کو نہیں مانتا بلکہ طرح طرح سے خدا کو چھوڑ کر کئی کئی خدا بنالئے ہیں اور کتنے ادیان تو خدا کے قائل ہی نہیں العظمۃ للہ عیسائی عیسیٰ کو خدا کا بیٹا قرار دیکر اور مریم صدیقہ کو اسکی جورو بنا کر ایک خدا کو جاب بٹے بیٹھے ہیں یہودیوں نے بھی عزیر کو ابن اللہ قرار دیا ہے صابی ستاروں کو خدا سمجھتے ہیں۔ مجوس (زردشتیوں) نے دو خدا ظلمت و نور خود ہی بنا لئے ہیں ہندوستان کے آریہ مادہ (پرکرتی) روح (جیو) کو انادی اور قائم بالذات مانکر توحید کا خون کر چکے ہیں دیو سماج دہریے بدھ خدا کے قائل ہی نہیں ہیں ہنود کا خدا گونگا بہرا اور سناتنی ایک خدا کو ہی نہیں بلکہ تیس کروڑ دیوتاؤں کو خدا بنائے بیٹھے ہیں اگر خالص توحید کوئی دین پیش کر سکتا ہے تو وہ اسلام ہے جس نے یہ کہہ کر تمام باطل خداؤں کو مٹا دیا قل ہو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد اسلئے ہم دعوی سے کہہ سکتے ہیں کہ دین اسلام ہی وہ دین ہے جسنے توحید خالص کو سکھلایا پس اسلام ہی سچا دین ہے جس کو قبول کرنے کے سوا کوئی شخص توحید خالص پر قائم نہیں ہو سکتا

جسکی صداقت ہماری اس کتاب سے واضح طور پر ہوگئی ہوگی اور صاف طور پر معلوم ہوگیا ہوگا کہ بعض میں تو توحید ہے ہی نہیں اور جسمیں ہے بھی اسمیں شرک کیساتھ اختلاط ہوگیا ہے۔ کیا کوئی یہودی یا عیسائی یا آریہ یا سناتنی یا زردشتی وغیرہ کوئی اپنے دین میں توحید خالص پیش کرکے ہمارے اس بیان کی تکذیب کرنیکی جراءت کریگا ہرگز نہیں! ہرگز نہیں!! پس اے انسانی گروہ! اب سارے عالم کیلئے اگر نجاتکی راہ ہے (اور ضرور ہے) تو وہ اسلام ہے اسکے سوا کوئی دین مقبول نہیں ہوگا بلکہ مردود ہوگا کیونکہ یا تو وہ جھوٹا ہے خدا پر یا آدمیوں نے بگاڑ لیا ہے سچ فرمایا ہے ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه وهو فی الآخرة من الخٰسرین اس آیت میں اسلام کے عالمگیر ہونیکی طرف اشارہ ہے حضور فخر عالم صلعم کے پہلے جسقدر انبیاء تشریف لائے سب مخصوص اور قوموں کیلئے پیغام الہی لیکر آئے تھے مگر کافۃ للناس بشیرا ونذیرا ہوکر حضور ہی آئے جیسا کہ قرآن میں بار بار ذکر آتا ہے کہ اللہ نے ہر قوم میں - (ولکل قوم ہاد) اور ہر ایک امت میں (وان من امة الا خلا فیها نذیر) ایک رسول مبعوث کیا یا بعض قوموں کیطرف ایک سے زیادہ بھی بھیجے کل دنیا کیطرف مبعوث ہونا یہ صرف ایک ہی رسول کیلئے مخصوص رکھا گیا تھا جو سب سے آخر اور سبکو ایک دین پر جمع کرنے کیلئے آیا تو چونکہ اس رسول کو ساری دنیا کو ایک دین پر جمع کرنا تھا اسلئے اللہ تعالی نے جملہ اقوام سے بذریعہ انکے نبیوں کے یہ عہد لیا کہ جب وہ رسول آجاوے تو تم سب اسکے دین پر چلنا (واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما آتیتکم الایة) کیونکہ اصل غرض یہی تھی کہ نسل انسانی کی تفریق کو مٹایا جاوے اور سبکو [illegible] بنا دیا جاوے یہ بات نسل انسانی میں گھر کر چکی تھی کہ جب کوئی نبی کسی قوم میں آتا تو ہر قوم ہدایت کیلئے اپنے ہی نبی کو دیکھتی تھی اور اسکو دوسرے قوم کے نبی کی تعلیم سے کوئی سروکار نہ تھا اور چونکہ تعلقات بین الاقوام بھی اسوقت کامل طور پر نہ تھے سب قومیں اپنے اپنے الگ میں پڑی ہوئی تھیں اسلئے ان حالات کا اقتضا بھی یہی تھا کہ ہر قوم کے اندر جدا جدا نبی مبعوث ہوں یہ سلسلہ [illegible] کون اور نبیوں کی حدبندی سے پیدا ہوئی تھی ہمیشہ کیلئے نہ تھی اسلئے جب وہ وقت آجاوے کہ تعلقات بین الاقوام کی راہیں کھل جاویں تو قومی رسولوں کی بجائے ایک ہی رسول ساری دنیا کیطرف مبعوث فرمایا یہی وجہ ہے کہ ایک ہی رسول دنیا میں ہو اور ایک ہی شریعت - قابل قبول ہے اور وہ اسلام ہے آپ الشر الحر اس سارے بنی آدم کے نبی نے علی الاعلان بار بار کہا کہ میں کل ممالک یورپ وایشیا وافریقہ وامریکہ وآسٹریلیا رعالمین کیلئے آیا ہوں جسکی شہادت اللہ نے اپنے کلام میں دی چنانچہ ارشاد ہوا کہ ہم نے تمکو کافۃ للناس بشیرا ونذیرا بناکر بھیجا ہے جسنے قوموں کی تفریق کو مٹا دیا اور نسل انسانی کو بحکم خداوندی [illegible] انکو بھائی بھائی بنانے والا تھا یا ایہا الناس انا خلقنکم من ذکر و انثی و جعلنکم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند الله اتقکم اس رسول کی سب سے بڑی علامت یہی ہے جو قرآن نے بار بار بتائی ہے اور اسکو صداقت کیواسطے ایک امتیازی نشان قرار دیا ہے کہ وہ مصدقا لما معکم ہے یعنی اسکی تصدیق کرتا ہے جو پہلی قوموں کے پاس ہے اب نجات صرف اسلام میں ہے اور کوئی مذہب نجات نہیں دلا سکتا -

کیونکہ وہ ادیان اپنے ماننے والوں کے ہاتھوں کا شکار ہوگئے اور ہر قسم کی تحریفات ہوگئی یا جیسا کہ یہود و النصاری فقد بروا

یہ بات صاحبان بصیرت پر واضح ہے کہ میرے اس کہنے سے کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ میں کلیۃً تمام مذاہب عالم کا منکر اور مکذب ہوں نہیں بلکہ اصحاب الشرائع کے پاس جو شریعتیں ہیں وہ واقعی طور پر اللہ کے پاس سے نازل ہوئیں تھیں اور انکے اندر بہی کچھ نہ کچھ صداقت کا حصہ ضرور باقی ہے ہم یہود و نصاری اور آریہ سماج کیطرح نہیں جو کہتے ہیں کہ اسلام بدؤں کا دین ہے۔ یہ جاہل لوگوں کا کام ہے کہ اپنے مذہب کی صداقت بیان کرتے ہوئے دوسرے مذاہب کو سراسر باطل اور تمام قسم کی خوبیوں سے خالی کہدیا۔ یہی بات کتاب اللہ میں پائی جاتی ہے کہ اسنے لانفرق بین احد من رسلہ کہکر فیصلہ کر دیا ہے کہ جسقدر انبیا اور رسل دنیا کے پردے پر آئے وہ سب سچے رسول تھے خواہ وہ یورپ میں ہوں یا ایشیا یا کسی اور براعظم میں اور جو کچھ انکو خدا کیطرف سے ملا ہے وہ سب سچا ہے لیکن چونکہ عادت انسانی رہی ہے کہ جب کوئی نبی کتاب لیکر آیا تو اسکے پیروں نے تہوڑا عرصہ گذرنے پر اس کتاب اور نبی کی شریعت کو درہم برہم کر دیا اور اسمیں انسانی عقل و علم کو دخل دیدیا جس سے وہ دستور العمل بنانیکے قابل نہ رہی حضور کی بعثت کیوقت دنیا کو یہ سمجھ آچکی تہی کہ خدا کی کتابوں میں انسانی دست اندازی نہ ہونی چاہئے چنانچہ قرآن کے نزول سے لیکر آجتک جبکہ ۱۳ سو برس ہونیکو آئے کتاب اللہ کے اندر ایک زیر اور زبر اور نقطے کا بہی فرق نہیں آیا اس لئے اگر کوئی شریعت دنیا میں محفوظ ہے تو وہ قرآنی شریعت ہے محمدی دین ہی سچا ہے

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دین دین محمدی سا نہ پایا ہم نے

حضور انور کا نمونہ تعلیم اسلام کا ملاحظہ فرمائیے

آدمی جب پیدا ہوتا ہے تو اسوقت الہی علوم سے محض عاری ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا واللہ اخرجکم من بطون امہاتکم لا تعلمون شیئا (پ ۱۴ نحل) اللہ نے تمکو پیدا کیا ماؤں کے پیٹوں سے اور تمہیں کسی چیز کا علم نہ تہا۔ جب بالغ و عاقل ہو جاتا ہے اسوقت کے آداب مختصر الفاظ میں بیان فرمائے کلوا و اشربوا و لا تسرفوا انہ لا یحب المسرفین ۵ (پ ۸ اعراف) کہاؤ اور پیو اور بیجا کہانے پینے سے پرہیز کرو اللہ بیجا خرچ کرنیوالوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور پہر یہ دیکھتے ہوئے کہ انسان فطرتی آزاد ہے اور آزادی کیطرف الیسا نہ ہو کہ ان چیزوں کو بہی اپنے لئے غذا قرار دے جو ناپاک ہیں اور انسانی زندگی کو نقصان پہنچاتی ہیں چنانچہ فرمایا۔ کلوا من الطیبات۔ حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر و ما اہل بہ لغیر اللہ (پ ۶ مائدہ)

انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان (پ مائدہ) پاک چیزین کہاؤ اور مردار خون اور گوشت سور کا اور غیر اللہ کے نام کا پکارا ہوا اور شراب وجوا وغیرہ حرام اور حیوانات ناپاک ہین یہ تو حیوانیت کے متعلق احکام تہے اب بہیمیت کیطرف توجہ ہوئی۔ ایسا ہو کہ انسان خالص بہیمیت سے کام لیکر فقط اپنی نوع کے اصول کو چہوڑ دے اور جو دنیا کے گندے لوگ بہیمیت کا استعمال بیجا اور بیجا کرتے ہین اسکا سبب ہوجاوے چنانچہ ہندوستان کے متنگی وردام مارگی ماں سے بیٹیاں سے بہن سے بھوگ (جماع) کرلیتے ہین اور دو بہنونکو ایک کے نکاح مین جمع کرلیتے ہین فرمایا حرمت علیکم امہاتکم و بناتکم الآیۃ (پ نساء) حرام کیگئی تمپر تمہاری مائین بیٹیاں بہنین پہوپہیان خالائین بہائی کی بیٹیان۔ اور تمہاری دود پلانے والی مائین اور دود کی بہنین اور تمہاری ساسین اور وہ لڑکیان جو تمہاری گود مین ہین ان عورتونسے جن سے تمنے جماع کیا۔ اور اگر تمنے انسے جماع نہین کیا تو تمپر کوئی حرج نہین اور حرام ہوئین تمپر صلبی بیٹونکی بیبیان اور حرام کیا تمپر ایک وقت مین دو بہنونکا جمع کرنا ہان جو گذر چکا اسلام سے پہلے وہ معاف ہے پہر شادیونمین قسم قسم کے جہمیلے ہوتے ہین انکی روک تہام کیلئے (اول) فرمایا فانکحوا ما طاب لکم من النساء (پ نساء) جو عورت تمکو پسند آئے اسسے نکاح کرلو (دوم) وان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ (پ نساء) اگر بے انصافی کا خوف ہو تو ایک ہی سہی (سوم) محصنین غیر مسافحین ولا متخذی اخدان (پ مائدہ) نکاح سے یہ غرض ہے کہ تم پابندی مین رہنے والے ہنو مستی نکالنے والے نہو اور نہ یارون کیطور پر رنڈیونکو رکھنے والے (چہارم) ولا تمسکوہن ضرارا اگر تمہارے مزاج موافق نہو اور ان بن رہتی ہو تو طلاق دیدو اور خواہ مخواہ اپنے تئیں یا اونکو مت پنجم وعاشروہن بالمعروف انکو اچہی طرح رکہو (پ ن) ششم فعظوہن واہجروہن فی المضاجع واضربوہن نافرمان عورتنکو پہلے نصیحت کرو پہر انکا بستر الگ کرو پہر بہی اگر نہ مانین تو مارو (پ ن) وان خفتم شقاق بینہما فابعثوا حکما من اہلہ وحکما من اہلہا ان یریدا اصلاحا یوفق اللہ بینہما اگر تم مین (میان بیوی) مین ان بن سے ڈرو کسیطرح تم مین سلوک نہو تو دونون خاندانونکے چودہریونکو اکٹہا کرو اگر تمہارا (میان بیوی کا) ارادہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ موافقت کرادیگا۔ حفظ نفس اور تربیت اولاد پر فرمایا ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ (پ بقر) اپنے تئین ہلاک مت کرو ولا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق (بنی اسرائیل) اپنی اولاد کو قتل مت کر ڈالو تمدنی امور پر فرمایا ولا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی تستانسوا وتسلموا علی اہلہا (پ نور) اپنے گہرون کے سوا دوسرون کے گہرونمین مت داخل ہو جبتک اجازت نلو اور سلام نہ کرلو گہر والونپر واتوا البیوت من ابوابہا (پ بقر) اور گہرونمین دروازونسے داخل ہو واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منہا (پ نساء) جب تمہین سلام کہی جاوے تم بہتر سلام کہو واقصد فی مشیک (پ لقمان) چالمین میانہ روی اختیار کرو وبالوالدین احسانا وذی القربی والیتامی والمساکین وقولوا للناس حسنا (پ بقر) ماں باپ سے

سلوک کرو اور قرابت مندوں سے اور یتیموں سے اور مساکین سے اور لوگوں سے اچھی بات کہو ترک شر پر فرمایا ولا تاکلوا اموالکم
بینکم بالباطل وتدلوا بہا الی الحکام لتاکلوا فریقا من اموال الناس (پ۲ بقرہ) آپس میں ایک دوسرے کے مالوں کو ناحق نہ کھاؤ
اور حکام تک مت پہنچاؤ کیونکہ یہ لوگ دوسروں کے اموال کو خورد برد کر ڈالتے ہیں قل للمومنین یغضوا من ابصارہم
ویحفظوا فروجہم وقل للمومنات یغضضن من ابصارہن ویحفظن فروجہن (پ۱۸ نور) مومن مردوں اور عورتوں کو
کہہ دو کہ نیچی نگاہ رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں ولا تقربوا الزنا انہ کان فاحشۃ (پ۱۵ بنی اسرائیل) زنا کے پاس مت
جاؤ یہ بے حیائی کی بات ہے ایصال صبر پر فرمایا والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس اللہ کے بندے غیظ اور
غضب کو پی جانے والے اور معاف کرنیوالے اور احسان کرنے والے ہوتے ہیں امانت اور دیانت پر فرمایا ولا تؤتوا السفہاء
اموالکم (پ۴ نساء) کم عقلوں اور نشیب و فراز نہ سمجھنے والوں کو اپنے مال مت سپرد کرو ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اہلہا
اللہ تمکو حکم دیتا ہے کہ ادا کرو امانتیں طرف ان کے جنکی وہ ہوں۔ صلح پر ارشاد فرمایا والصلح خیر (پ۵ نساء) صلح خیر و برکت ہے
واصلحوا ذات بینکم (پ۹ انفال) آپس کی عداوتوں اور کینوں کو دور کرو حسن خلق پر فرمایا لا یسخر قوم من قوم عسی ان یکونوا
خیرا منہم ولا نساء من نساء عسی ان یکن خیرا منہن ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب (پ۲۶ حجرات) مرد و عورتیں
ایک دوسرے سے ہنسی اور تمسخر نہ کریں ہوسکتا ہے کہ وہی اچھے ہوں۔ ایک دوسرے کی نکتہ چینی اور عیب گیری مت کرو برے
برے ناموں سے مت پکارو مومن ہونے کے بعد برا نام پکارنا برا ہے شجاعت پر فرمایا الصابرین فی البأساء والضراء اولئک
الذین صدقوا واولئک ہم المتقون صبر کرنیوالے سختیوں اور آزمائش میں یہی لوگ سچے اور متقی ہیں صدق پر فرمایا واجتنبوا
قول الزور (پ۱۷ حج) جھوٹ سے بچو بنی نوع کی ہمدردی پر فرمایا تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان
ایک دوسرے کی مدد کرو نیکی میں اور خدا ترسی میں اور مت مدد کرو برائی گناہ اور زیادتی پر سیاست پر فرمایا
اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (پ۵ نساء) اطاعت کرو اللہ رسول کی اور حکام کی شرک پر فرمایا ومن
یشرک باللہ فقد ضل ضلالا بعیدا جس شخص نے شرک کیا وہ بہت ہی گمراہ ہو گیا۔ ظاہری باطنی طہارت پر فرمایا
ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنیوالوں کو اور پاکی رکھنے والوں کو توحید پر زور دیکر فرمایا
الہکم الہ واحد لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار الآیۃ تمہارا معبود ایک ہے کوئی معبود نہیں
سوائے اسکے وہ رحمن رحیم ہے آسمانوں اور زمینوں کی بناوٹ اور رات دن کے اختلاف یا آگے پیچھے آنے میں اور جہازوں میں
جو سمندر میں دیتی ہیں لوگوں کو نافع چیزیں۔

ناظرین! یہ ہے وہ اسلام جسکی تعلیم کا نمونہ مشتے از خروارے پیش کیا ہے جو شخص قرآن ؏

واحادیث صحیحہ کو پڑھے گا اسپر بخوبی روشن ہوجاویگا کہ دین اسلام کن کن خوبیوں کا جامع ہے
اور کیونکر نجات دلاتاہے فقط

یابنی آدم لاتعبدوا الشیطان انہ لکم عدو مبین
وان اعبدونی ہذا
صراط مستقیم
سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد
للہ رب العالمین وعہا انا الراجی رحمت
ربہ المغفور البورشید المدعو بعبد الشکور
المیواتی غفر اللہ ذنوبہ و
ستر عیوبہ
آمین ثم آمین

تمت الخیر



کتبہ العبد الحقیر الراجی الی رحمت ربہ الودود ابی السعود المدعو بدا کو المیواتی
ساکن موضع رہیوہ ڈاک خانہ پنگوان
ضلع گوڑگانوہ میوات

تقریظ

حضرت مولانا حافظ الکتاب والحدیث حکیم ابو تراب عبد الوہاب صاحب محدث دہلوی۔

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی جمیع الانبیاء والمرسلین وعلی عباد اللہ الصالحین۔ اما بعد کتاب ہذا کے دیکھنے اور سننے سے میں جس نتیجہ پر پہونچا ہوں وہ یہ ہے کہ یہ کتاب بڑی محنت اور عرق ریزی سے لکھی ہے۔ جس سے ہر مذہب وملت کے اردوداں اصحاب استفادہ کر سکتے ہیں۔ فجزاہ اللہ خیرا فی الدارین۔ فقط۔

تقریظ مولوی عبد الحکیم صاحب جیوری

کتاب ہذا کو اس عاجز نے از اول تا آخر دیکھا ماشاء اللہ کتاب کیا ہے دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ مصنف ممدوح نے یہ کتاب لکھکر مذہبی دنیا پر بڑا احسان کیا ہے۔ مسلمانوں کے ایک ایک فریق کو لیکر خوب خوب تنقیحات کی ہیں۔ ادیان باطلہ کی جو تاریخی تحقیق کی ہے وہ بے مثل ہے اور پھر ان پر تنقید کر کے جو مناسب فیصلہ کیا ہے۔ اور دین اسلام کی جو افضلیت ثابت کی ہے اُسے دیکھکر بے اختیار منہ سے مصنف کے لئے دعا نکلتی ہے۔ اللہ تعالی اوسکی یہ سعی بلیغ قبول فرمائے۔ آمین۔

الراجی رحمۃ ربہ الرحیم عاجز عبد الحکیم جیوری۔ سابق واعظ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس۔

{حال وارد علاقہ۔ میوات}

تقریظ بزبان عربی

مولوی ابو محمد عبد الجبار صاحب ناظم و مدرس مدرسہ اشاعۃ الکتاب والسنۃ سوکھپوری (میواتی)

الحمد للہ الذی لا یقبل توحید الربوبیۃ من العباد حتی یفردوہ بالتوحید الالوھیۃ
سب تعریف اُس ذات پاک کیلئے ہے جو اپنے بندوں سے توحید ربوبیت کو قبول نہیں کرتا جبتک کہ وہ اکیلا کریں اسکو توحید الوہیت کیساتھ ہر ایک طرح سے اکیلا کرنا۔

کل الافراد والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد الذی لا تحصل النجاۃ بدون اتباعہ للانس والجان
اور درود و سلام نازل ہو جو اوپر رسول اُسکے کے جو محمد ہیں وہ رسول کہ بغیر اتباع کے نہیں کسی انسان و جن کو قیامت کے دن نجات حاصل ہوگی

یوم المعاد وعلی آلہ واصحابہ الامجاد: اما بعد فانی رأیت ھذا الکتاب المستطاب من المبدأ
اور اُسکے آل و اصحاب پر جو بزرگ ہیں بعد حمد و صلوۃ کے میں نے اس کتاب کو اول سے آخر تک دیکھا پس ...... میں نے

والمآب فوجدتہ ناطقا بالحق والصواب ومبصرا طریق النجاۃ لاولی الالباب والفیتہ باحسن
راستی اور سچائی کیساتھ ناطق اور عقلمندوں کو راہ نجات دکھانیوالی پایا...... اور میں اس کا ایک نہایت اچھا لقب

الالقاب اعنی سیر المذاھب للحواضر والاعراب فیا ایھا الاخوان اتقوا ربکم المنان وازیلوا الکنان
رکھتا ہوں یعنی سیر مذاہب تمام شہریوں اور دیہاتیوں کے لئے۔ پس اے بھائیو اپنے رب منان سے ڈرو اور اپنے دلوں اور آنکھوں

والغطاء والوقر عن القلوب والابصار والآذان وتفکروا وتدبروا واعلموا انہ لا یحصل الحکم الفوز
اور کانوں سے غلاف اور پردے اور ڈاٹوں کو دور کردو اور غور و فکر کرو اور جان لو کہ تمکو جنت نصیب نہوگی اور نہ دوزخ

بالجنان والفلاح عن النیران حتی تؤمنوا باللہ الرحمان ورسولہ الذی ارسل الی الانس والجان وتدخلوا
سے چھٹکارا ہوگا...... تا وقتیکہ تم اللہ تعالی اور اُسکے اس رسول پر جو انسانوں اور جنوں کی طرف بھیجے گئے ایمان لاؤ اور

فی زمرۃ اصحاب الحدیث والقرآن والا یصیبکم الذل والخسران یوم یشیب بفزعہ الولدان والشبان
زمرہ اہلحدیث میں داخل نہو جاؤ ورنہ تمکو ذلت اور خسارہ پہنچیگا اُس دن کہ جسکی گھبراہٹ سے بچے اور جوان بوڑھے ہو جاوینگے۔

فحاصل الکلام ان المصنف احسن علی الانام خصوصا علی اھل الاسلام حیث نقد علی جمیع الفرق الاسلامیۃ
پس حاصل کلام یہ ہے کہ مصنف نے مذہبی دنیا خصوصاً اہل اسلام پر بڑا ہی احسان کیا کیونکہ مصنف نے اسمیں جمیع فرق و ادیان باطلہ پر

والادیان بالتنقید التام فجزاہ اللہ المصنف عنا وعن جمیع المسلمین من الخواص والعوام۔ وھا انا الراجی رحمۃ ربہ
پوری تنقید کی ہے اللہ تعالی مصنف کو ہماری اور سب مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر دے۔

الفقیر ابو محمد عبد الجبار سوکھپوری۔

اشتہار

تاریخ میوات

یہ دراصل چھتری نسل کے میواتیوں کی تاریخ ہے جسمین ضمناً ہندوستان
کے صحیح ترین حالات اور ہندوستانی قوموں کا خروج کرنا اور
اور دیگر قوموں سے ان کا تعلق اور اہل ہند مین اسلام کے آنیکی مفصل
کیفیت بیان کی ہے تاریخ کے متعلق بعض ایسی باتین بالتحقیق بیان کی ہین جن
سے کتب تاریخ معتبر امین ہندوستان کی تاریخ سے یونانی تاریخ کو تطبیق دی ہے قیمت عہ

براہین الہدیٰ یہ رسالہ گاؤن مین جمعہ ادا کرنیکے ثبوت مین لکھا گیا ہے
۸ پیسے کے ٹکٹ آنے پر مفت ارسال ہوتا ہے

یہ کتاب اور نیز مصنف کی دیگر تصانیف پتہ ذیل سے طلب فرماوین

مسلم خان موضع نیمکا ڈاکخانہ پچہور ضلع گوڑگانوہ پنجاب
۱۳۴۳ھ